

جیمس ہیڈ لے چیز کے شہکار

جلاد



جیمس بیٹے اجیز کے ایک سنسنی خیز ناول کی تلخیص



www.PakistaniPoint.Com



وہ

ہاٹی دے بغیر ہم کو چھوڑ کر
رات گزارنے کیلئے کسی مقام
کی تلاش میں اس اجازت اور

غیر آباد مکان تک آنکھیں تھیں گولڈز کا قصبہ چھوڑنے سے پہلے ہی ان کی جیبیں
خالی ہو چکی تھیں، ٹیک نے کئی جگہ ملازمت کرنے کی کوشش کی، مگر اس سے
کنہیوں تک بڑھے ہوئے باطل، بھارتیہ بنگالی طرح آگے ہوئی داڑھی،
اور سر کے زیادہ اُس کے جسم کی سڑاڑی نے (وہ جین دلی سے روانہ ہونے
سے لے کر اب تک نہیں نہایا تھا) اُسے کہیں کاباب نہ ہونے دیا۔ میگ
اس اجازت مکان میں شب بھر کیلئے آباد نہیں تھی، مگر جب کہ اس نے
اُسے دم مارنے کی مجال نہیں تھی، انہوں نے دوسری منزل پر سونے کا فیصلہ
کیا کیونکہ علی منزل کی کھڑکیاں دروازے وغیرہ شکستہ ہونے کی وجہ سے
غیر محفوظ تھیں۔

ابھی ان دونوں کو سوئے ہوئے ایک گھنٹہ بھی نہیں گزرا
تھا کہ اچانک میگ کی آنکھ کھل گئی، کمرے میں ابھی ایک چاندنی آ رہی تھی اس
نیم تاریکی میں مگڑی کے جالوں اور گرد و غبار سے آلودہ کمرہ کوئی بھوتوں
کا مسکن معلوم ہو رہا تھا، اُس نے جب کی طرف دیکھا تو ٹھٹ سے بل پلا ہوا
سے غرور ہوا تھا، وہ جہاں لٹی تھی وہاں ایک چمک کے ہم کی لو آ رہی تھی۔
سیکن اب یہ بوا سے نالوں کو ان کی گزرتی تھی وہ اس لالہ بلی زندگی کی عادی
ہو چکی تھی کہ وہ اپنی مرضی سے پہنچنے پہنچنے آئے جانے کیلئے آزاد تھی۔
اُس کا باب ایک انٹرنس سلیڈ میں تھا اور اُس کے گھر ملازمات ایک متوسط
طبقے کے حالات سے مختلف نہ تھے، میگ اس زندگی سے اُن کی جی
نہیں اُسنے جب ایک رات پچھراؤ میں اُس کی ملاقات چیک سے ہوئی
اور وہ اُسے اپنے ہی جیسے خیالات و جذبات کا انسان محسوس ہوا۔
تو وہ اپنے گھر اور عزیزوں کو چھوڑ کر اُس کے ساتھ چلنے پر آمادہ ہو گئی، اور
ایک دن وہ اپنی شکل سے عجیب کی ہوئی رمل تین سو ڈالر کے چمک کے
ساتھ چل دی۔

چیک کو دوسری برائیل کے علاوہ قمار بازی کا بھی چمک تھا،
اور یہ تین سو ڈالر جن کے بلے میں اُس نے کہا تھا کہ وہ انہیں ایک مدت
کیلئے کافی ہوں گے، جلدی جو سے یہیں بار گیا، جب کوڑی بھی پاس نہیں
رہی تو انہوں نے کھینچوں میں کام کر کے تیس ڈالر جن کے اور بھی آگے
چل دیے، وہ کوڑی لایا جانتے تھے، مگر فلو ریڈا ابھی بہت دور تھا۔
تیس ڈالر جن بہت جلد سبوں کے کرانے اور کھانے پینے
کے اخراجات کی ضرورت تھے، اور اب تیرہ یا بارہ کھنچے اُنہوں نے کچھ
نہیں کھا تھا، مگر میگ کو چمک پچھو دہ تھا، وہ سوچ رہی تھی کہ کل
تک ضرورت کی کوئی آمد یا فرا صورت نکل آئے گی۔

میگ نے دوبارہ سونے کی کوشش کی مگر اچانک اُسے
ایسا محسوس ہوا کہ جیسے مکان کی علی منزل میں کوئی شخص چل پھر رہا
ہے۔ اُس نے آہستہ سے چیک کو اُٹھایا۔

”تم ٹھیک کہہ رہی ہو“ چیک نے کان لگا کر آہٹ
سننے ہوئے کہا۔ ”شاید کوئی پولیس میں ہے۔ ہم لوگ دوسرے
کے مکان میں موجود ہیں نا، ممکن ہے کسی پولیس والے نے ہمیں اس طرف
آئے دیکھ لیا ہو۔“

”مگر ہمیں اُس سے ڈرنے کی کیا ضرورت ہے۔“
”وہ ہمیں آوارہ گردی کے خرم میں پھنسا سکتا ہے“ چیک
نے کوئی چیز اپنے پھیلنے سے نکال کر میگ کے ماتھ میں دیدی۔ ”اسے
اپنے پاس رکھ لو۔“ اُس نے سرگوشی میں کہا۔ ”اگر وہ کوئی کانسیبل ہے
تو اُسے چیچر میسر پاس نہیں ملے گا۔“

”یہ ہے کیا؟“
”جا تو ہے اُحق۔“ چیک نے جواب دیا اور دروازہ کھول کر
نیچے تاریکی میں دیکھنے کی کوشش کی۔

نیچے کوئی شخص ہال میں موجود تھا، اُس کے منہ میں جلتا ہوا
سگریٹ دبا ہوا تھا، یہ دیکھ کر چیک نے اطمینان کی سانس لی، پولیس
والے کی ہجوم کو تلاش کرتے ہوئے سگریٹ نہیں بیکارتے۔
”کون ہے۔۔۔؟“ اُس نے ملنگواڑ میں پکارا۔

جواب میں ایک لمحے کیلئے خاموشی چھا گئی، پھر ایک طاقتور
ٹارچ کی روشنی اُن کے منہ پر پڑی۔ اور اُن دونوں کی آنکھیں جھپکیاں
”لاؤ جا تو مجھے دیدو“ چیک نے آہستہ سے کہا اور
میگ نے چاقو واپس کر دیا۔ ٹارچ کی شعاع بھی اُن پر سے ہٹ گئی۔
”میلے دروازہ کھلا دیکھا اور اندر چلا آیا۔“ مال میں
کھڑے ہوئے آدمی نے کہا۔

”تب پچھرائی دونوں سے واپس چلے جاؤ“ چمک نے سخت
لہجے میں کہا۔ ”ہم یہاں پہلے آئے ہیں، ہمارا حق زیادہ ہے۔“
”مگر مکان آنا ہی ہے کہ ہم یہاں آرام کر سکتے ہیں؟“
آدمی نے جواب دیا۔ ”میسر پاس کھانا بھی ہے اور میں اکیلے کھانا
پسند نہیں کرتا۔“

کھانے کا نام سُن کر میگ کے منہ میں پانی بھر آیا، چمک
بھی بھوکھا تھا، اُس نے اُن شخص کو اور آگے کی اجازت دیدی۔ پھر وہ
جب اوپر گیا، تو اُس کے ماتھ سے ٹارچ نے کراسی صورت دیکھی، میگ
اُسکی صورت دیکھ کر چونک پڑی، وہ ایک سینٹرل انٹن تھا، جسے سیاہ
بالی، کالی زکمت، گالوں کی بڑی ابھری ہوئی اور چھوٹی سیاہ آنکھیں۔

مگر یہ حیثیت مجموعی اُس کے خدو خالِ خوبصورت تھے اُسکی عمر تیس، چوبیس سال کے لگ بھگ معلوم ہوتی تھی۔

”تم کون ہو؟“ حک نے پوچھا۔

”میرانا بیو کی تھو لو ہے، اور تمہارا؟“

”میں چمک رہا ہوں اور یہ میری گرل فرینڈ سیک ہے!“
 وہ کھانا کھانے بیٹھے پوچھنے لگے اپنے بھتیجے سے ”جینا ہوا مرخص“
 اور گورنمنٹ کے کسی پارچے نکالے۔

”ارے یہ سب چیزیں تمہیں کہاں سے مل گئیں؟“ چکے نے کہا، ”اُسے مُرخا کھانے ہوئے دُمت ہو چکی تھی۔“

”تمہیں اس سے کیا کہیں گے بھی ملی ہوں؟ پورکی نے پھیلے سے ددوم قبیل نکال کر روشن کر دیں۔

انہوں نے بڑی خاموشی کے ساتھ کھانا ختم کیا۔

”تم کہاں جا رہے ہو؟“ کھانے سے فارغ ہو کر مچک نے
 لپچی سے سوال کیا۔

”پیراڈائنزسٹی! اور تم؟“

”مسیامی!“ حکیم نے جواب دیا۔

”کیا تمہیں وہاں کوئی کام مل گیا ہے؟“

”نہیں، تلاش کروں گا۔“

”تم جلسے آوارہ گرد کو ملازمت کو دے دے گا؟“

میں نے جانتے سے حملہ کر دیا مگر چونکہ اس طرح پیشہ ہوا

”میں ایک حبشی غلام کی بہ نسبت آوارہ گرد ہونا پسند کرتا ہوں نہ وہ لڑکا۔“ تنہا احوال سے کہ تمہیں کام چھوڑنا چاہیے۔“

”مجھے نہ کری کی ضرورت ہی نہیں ہے۔“

”تو تمہارے پاس دولت ہونی چاہئے؟“ جبکہ نے
 ”جی ہاں“ سے کہا۔ ”کتنی رقم ہے تمہارے پاس؟“

”میں کل ایک کاغذ پڑھا ہوں،“

”کار۔!“ تک ترنوں سے لہجہ

”ہاں۔ کوئی سستی سیکینڈ ہینڈ کار۔ مجھے ایک کار

”ہم تم ملکیوں نہ جائیں، ہم مل کر پراڈاؤنر سٹی جلیں —
کسا خال ہے؟“

”میں سہجہ کر جواب دوں گا۔“ پوکی نے کہا۔ ”ابھی تو مجھے
نہیں آ رہی ہے۔“

۱۰- سب سے بڑے کسلہ رطبت گندم کے پکڑنے کا طریقہ

نفسیہ نہیں تھی، وہ سوچ رہا تھا کہ اگر اُس انڈین کا ارادہ کار خیر بنے گا بے
تواں کے ہاں کس سے کم دروٹھانی نوڈار تو ضرور ہو جائیں، وہ اس
انڈین کو قتل کر کے اس کی قبر قبضہ کرنے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔
قتل عیب کے لئے کوئی اذہنی بات نہیں تھی، اس سے پہلے وہ دروٹھل کر چکا
تھا، مگر دیک شاید اس کے لئے تیار نہ ہو۔ وہ اب اُسے ساتھ لئے بچھتا
رہا، اُس نے سوچ بیکہ اگر دیک اُس کا ساتھ نہ دی تو وہ اُسے پھینک
چلا جائے گا۔ اور جا تو دے پڑے گی گزند مضبوط ہوگی۔ مگر اس سے
پہلے کہ وہ اٹھ کر کوئی قدم اٹھاتا، ایک آواز نے اُسے چونکادیا۔

”حک۔“ یہ انٹرن تھا جسے وہ گہری نیند میں سویا ہوا خیال کر رہا تھا۔ ”میں بہت لمبی نیند سوتا ہوں اور مسیکر پاس ایک ریلوے گری ہے۔“ چوکی کہہ رہا تھا۔

”ریو الوور۔“ ”جپ کا تاج و شروش دودھ کے اُبال کی طرح بیٹھ گیا۔ یہ انڈین تو بہت زیادہ ہوشیار و معلم ہوتا تھا، اُس نے حکیم کے خیالات بھی پڑھ لئے۔“

”بیکو اس مت کرو۔!“ وہ بولا۔ ”میں سونے کی کوشش

کر رہا ہوں۔“
ہم کل بات کر چکے! یوکی نے کہا۔ اور جلد ہی یوکی کے
ساتھ جاک بھی گری نہیں سونگا۔

حسبے ناشتہ میں پوکی نے اپنے تھیلے سے کچھ اور کھا نا نکالا، سب نے ناشتہ کیا، اُس کے بعد پوکی نے اپنے تھیلے سے سامان نکال کر رکھ دیا۔ اور تو یہ صابن لے کر نہلنے کے ارادے سے چلا، اُس کے کہنے کے مطابق قریب ہی ایک نہر بہتی تھی، جہاں غسل کیا جاسکتا تھا، اُس نے حاکم کو بھی چلنے کی دعوت دی، اور حاکم اس خیال سے اُس کے ساتھ چھوڑا، کہ شاید نہر نہلنے کے لیے اُس کو کھانے لگانے کا موقع مل جائے مگر پوکی بہت شوہر بنا، ثابت ہوا اُس نے حاکم سے چاقو پھینک کر رخصت کر دیا۔

”تم مجھے قتل کرنا چاہتے تھے نا؟“ یو کی نے کہا۔ ”جھوٹ
سب بولتا!“

”مجھے رستم کی ضرورت ہے“ چمک نے جواب دیا۔
 ”اور اس کے لئے مجھے قتل کرنے پر تیار ہو گئے۔“ یو کی

نے کہا۔ اور چاقو کا پھل پکڑ کر کچ کی طرف بڑھتا ہے ہوئے بولا۔ ”یہ لو چاقو۔ میری کمرے خیر ہوئی تھی میں دو سو میں ڈالر ہیں“ اگر کہتا ہے
مندر بہت ہے تو مجھے سے ہیں لو“

جیکے نے جاقولے سا، یوکی اُسے بڑے عورے دکھار تھا۔

تک سوچتا رہا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ میرا وہ پلان ضرور کامیاب ہوگا۔
لیکن میں اُسے اکیلے لانچا نہیں دے سکتا، مہلے سے ساتھ جوڑی ہے وہ
مجھ کا راز رکھتی ہے۔
”مگر وہ قتل وغیرہ کرنے کیلئے آمادہ نہیں ہوگی۔“

”اُسے تیار کرنا تمہارا کام ہے۔“
”لیکن جب تک مجھے معلوم نہ ہویں اُسے کیا بتا سکتا ہوں۔“
”میں تمہیں بتا دوں گا، مگر یاد رکھو کہ ایک مرتبہ میرا راز جاننے
کے بعد یا تو تم میرا ساتھ دو گے یا میرے ساتھ مجھ سے ملے جاؤ گے۔“ پولی
نے کہا اور اپنا رویہ بالورینا کر چک کر طرف تان لیا۔ ”ابھی طرح سوچ کر
فیصلہ کرو۔ اگر میرا ساتھ نہیں دینا چاہتے تو اٹھاؤ اور چلے پھرتے نظر آؤ،
میں کسی اور کو تلاش کروں گا۔ اور اگر میرے ساتھ آنا چاہتے ہو تو یہ بات
سمجھ لو کہ اس کے بعد کام پورا ہونے سے قبل تم بھی نہیں بٹ سکتے۔“

”میں تمہارے ساتھ ہوں۔“ جب نے کہنے کے بعد جواب
دیا۔ ”اور جہاں تک اس لڑکی کا تعلق ہے تو میں اُسے بھی سنبھال لوں گا۔“
اُسکے بعد پولی نے جب کو اپنے منصوبے کی تفصیلات بتائیں
جب عجز سے سننا رہا درمیان ہی کسی مترن اُس کے دل نے کہا کہ وہ اس
انڈین کو بے گتھ کو کرنے سے روک دے اور یہاں سے اتنی دور چلا جائے
کہ جہاں اس جونی آدمی کا خیال تک نہ پہنچ سکے۔ مگر دوزار ڈالر کے لالچ
نے اُسکی زبان روک لی اور وہ آخر تک خاموش بیٹھا رہا۔

”ہیں ایک ٹارگٹ رائلٹی کی ضرورت پڑے گی۔“ آخر میں پولی
نے کہا۔ ”پیراڈاکسٹس میں ایک اسلحہ سازی دوکان ہے، رائلٹی بڑی آسانی
سے نکالی جاسکتی ہے اور رائلٹی ہاتھ میں آتی ہے ہمارا منصوبہ کام کرنے
لگے گا۔“

”تمہیں کیا معلوم کہ وہاں کی دوکان ہے اور کس کی نہیں کیا
تم پیراڈاکسٹس میں رہ چکے ہو؟“ جب نے پوچھا۔
”ہاں میں بھی وہاں رہ چکا ہوں۔“ پولی نے جواب دیا۔ ”میں
اب کاروبار نہ چاہا ہوں، تم جا کر اس لڑکی کو آمادہ کرو۔ اگر تمہیں اس کے
بائے میں پورا اطمینان نہ ہو تو اُسے چلیا کرو۔“

جب نے پولی کو کوٹائی دے کی طرف جاتے دیکھا، اور دوس
اجاڑ مکان کی طرف چل پڑا، جہاں میگ اس کا انتظار کر رہی تھی۔



جب میگ بھی نہادھوکر فارغ ہوئی تو جب اپنے
اُسے بتایا کہ وہ پولی کے ساتھ جا رہا ہے، اس پر میگ نے گھبرا کر پوچھا کہ
کیا وہ اُسے ساتھ نہیں لے جا رہا ہے، جب نے جواب دیا کہ بہتر ہو گا کہ اب
وہ اُس کا ساتھ چھوڑ دے، وہ اس فلسفے کی زندگی سے تنگ آ چکا ہے۔

اُس کی جھکرا آنکھیں جب کسی سانپ سے مشابہت محسوس ہوئی اور وہ
اندیشہ انداز کا لبہ اٹھا، اس اندیشہ میں وہ شروع سے کوئی ایسی بات محسوس
کر رہا تھا جو اسے خوفزدہ کر رہی تھی، اُسکی ہمت جواب دے گئی اور چاقو لے
ہاتھ سے چھوٹ کر پٹے کر پڑا۔

پولی اُنکی یہ حالت دیکھ کر مسکرایا اور اُسے کہا کہ وہ پہلے قتل
کرائے اُس کے بعد وہ اُس سے بات کرے گا، جب خاموشی سے پہلے چلا
گیا، جب وہ نہادھوکر فارغ ہوا تو پولی نے اُسے بتایا کہ اُسے جب جیسے
آدمی کی تلاش میں جو صرف دوسو میں ڈالر کیلئے میری کی تلاش کے بغیر انسانی
خون بہانے پر آمادہ ہو جائے۔ اُس نے کہا۔

”ذرا اپنی اوریمری حالت کا مقابلہ کرو، تمہارے پاس کچھ
نہیں ہے اور میرے پاس سب کچھ ہے، جب کبھی مجھ کی چپری ضرورت
ہوتی ہے تو میں اُسے جھپٹ لیتا ہوں، میں شیونانے میں اُسے کامیاب ہوا
کہ میں نے بلڈ چرائیا تھا، وہ مجھنا ہوا لڑخ اور گوشت کے پارے بھی میں نے
ایک اسٹور سے چلے گئے اور یہ دوسو میں ڈالر کی میں نے ایک شخص کو اپنے
ریولور سے خوفزدہ کر کے حاصل کیے ہیں، جب لگ خوفزدہ ہوئے تھے تو وہ
وہ دوسو دے کر اپنی جان بچانا چاہتے ہیں، میرا اصول بہت سیدھا سا ہے
خوف دہ کبھی ہے جو لوگوں کے بڑے، بیک اور سیف محول سکتی ہے تم
مجھے اپنے بائیں میں بتاؤ، میرا خیال ہے کہ میں تمہیں اپنی اسکیم میں استعمال
کر سکتا ہوں اور اس کا کام دے رہے تمہیں دوزار ڈالر ملیں گے۔“

دولت کے لالچ میں جب نے پولی کو اپنے بائیں میں سب
کچھ بتا دیا، اُس نے کہا کہ وہ قدرتی جاہل ہے، بڑھ سکتا ہے، مگر خشک سے
نکھ نہیں سکتا، اُسکی ماں ایک طوائف تھی اور اُسے اپنے باپ کے بارے
میں کوئی علم نہیں، آٹھ سال کی عمر میں وہ ان لوگوں کا سوار تھا جو دوکانوں سے

چیزیں چوری کیا کرتے تھے، بعد میں وہ اپنی ماں کا دلال بن گیا، اٹھارہ سال
کی عمر میں اُس سے ایک کاسٹل کا خون ہو گیا، پھر تیس سال کی عمر میں
اُس کا ایک نوجوان سے مقابلہ ہوا جو اُس کے چیلے کردہ کا سردار بننا چاہتا
تھا اور چاقو کی دست بہت جنگ میں جب نے اُس نوجوان کو ختم کر دیا۔
پھر کچھ دن کے بعد اُسکی ماں لڑکی کسی نے تیرہ ہزار سترے سے اُس کا گلا گٹا

دبا تھا، ماں کی موت کے بعد کچھ دن میں جڈ سٹوڈار رکھے ہوئے ملے۔ پھر
جو کچھ اس شہر کی پولیس کی طرح اُسکے پیچھے پڑی تھی اُس نے وہ سب کچھ چھوڑ
چھا کر فرار ہو گیا اور اس طرح گزشتہ ایک سال سے آوارہ گردی کر رہا ہے۔
”گو یا تم اب تک درجنوں کو کچھ ہو۔“ پولی نے کہا۔ ”میں تمہے

جو کام دینا چاہتا ہوں اُس میں بھی درجنوں افراد کو قتل کرنا شامل ہے اور چونکہ
تم پہلے ہی پستہ کار ہوا ہے یہ بات تمہیں میرا ساتھ دینے سے نہیں روک
سکتی، میرے ذہن میں ایک ایک پلان ہے جس کے بائیں میں کئی ماہ

اور یوپی کے ساتھ مل کر دولت حاصل کرنا چاہتا ہے، مگر اس کا پس بہت سے خطر ہیں۔ اور وہ ان خطرات میں ایک کو ٹوٹ کرنا نہیں چاہتا۔
 ایک نادان نہیں تھی وہ کچھ کی کہ ایک اور یوپی مل کر کوئی مجرا نہ کام کرنا چاہتا
 ہیں۔ مگر اس کیلئے ایک سے جدا ہونے کا تصور بھی نا قابل برداشت تھا۔
 اُس نے چاہا کہ ایک یوپی کا ساتھ چھوڑے اور جس طرح وہ اب تک سفر کرتے رہے ہیں اسی طرح سفر کرتے ہوئے فلورڈا تک پہنچ جائیں۔ مگر ایک ایسا کوئی شور بھی سننے کے لئے تیار نہیں تھا۔ مجبوراً اُسے بھی ایک کے ساتھ چلنے پر آمادہ ہونا پڑا۔

”آخر مجھے کیا کرنا پڑے گا؟“ اُس نے پوچھا۔
 ”وہی جو تیرے کرنے کیلئے کہا جائے۔“ ایک نے جواب دیا۔
 ”تفصیلات میں جلتے کی ضرورت نہیں ہے، اس بارے میں تیرے جتنا کم معلوم ہو اتنا ہی سہلے سنیں۔ اچھا ہے یوپی کو ایک لڑکی کی بھی ضرورت ہے، اگر تم بغیر چوں دھڑلے اور بغیر سوالات دریافت کئے اُس کے کہنے کے مطابق عمل کرتی رہیں تو وہ آپ کو چھپا کر اپنے زلزلہ زدہ گاؤں واپس لے کر آئے ہوں گے، پھر جب ہمارا کام ختم ہو جائے گا تو میں اور کم لاس اکیلے رہیں گے اور وہاں غلط سے رہیں گے۔“

”لیکن ایک! یہ کوئی انصاف کی بات تو نہ ہوئی، اچھے یہ تو معلوم ہونا چاہئے کہ آخر مجھے کس قسم کا کام لیا جائے گا۔“ ایک نے اعتراض کیا۔ ”تم کہتے ہو کہ وہ خطرناک کام ہے، اگر وہ ایسا ہی ہے تو میں سزا بھی بخواتی ہے، ہمارا شریک ہونے میں وہ سزا بھی چھٹکوں گا پھر کیا مجھے یہ حتی نہیں پہنچا کہ.....“

”ٹھیک ہے، اگر تم جانا نہیں چاہتے تو میں زبردستی تو نہیں کر رہا۔“ ایک نے بات کاٹ دی۔ ”میں سیکر ساتھ چلنے کی شرط یہ ہے کہ تم کوئی سوال نہیں کر دو گی، تمہیں یہ شرط منظور نہیں تو اپنا راستہ پتہ دو جہاں دل چاہے چلی جاؤ۔ کوئی تمہیں نہیں روکے گا، لیکن ایک باذلیل ساتھ دینے کی حامی بھر لی تو پھر ساتھ نہیں چھوڑ سکو گی۔“

ایک یوپی دیر تک سوچتی رہی اُسے عموں پر ہاتھ لگا کر یوپی کا ساتھ دینا اُسے اور ایک دونوں کو مصیبت میں مبتلا کر دے گا۔ اُس انٹرنی کے بارے میں کوئی ایسی بات تھی جسے وہ خوفزدہ کر رہی تھی، مگر وہ بھی جانتی تھی کہ ایک یوپی طرح یوپی کا ساتھ دینے پر تیار ہو چکے ہیں، اور اب اگر اُس نے انکار کیا تو وہ ایک جاک کو کھو دے گی۔ اور تصور بھی اُس کے لئے ناقابل برداشت تھا، اُس نے اپنے آپ کو یہ کہہ کر مطمئن کر لیا کہ اگر حالات ایسے ہی خطرناک ہوتے تو وہ اپنے ہاتھوں اپنی زندگی کا فائدہ کرے گی، کم سے کم اُسے اپنی زندگی پر قوت اختیار حاصل ہے۔

نصف گھنٹے کے بعد یوپی کو ٹوٹا ایک سیکٹر ہڈیوں کا کار

لے کر واپس آگیا، ایک نے اُسے بتایا کہ ایک اُس کا ساتھ دینے پر یوپی طرح آمادہ ہے۔ اور یہ کہ وہ اس کے بارے میں پریشانی نہ ہو وہ اُسے سنبھال لے گا۔

”ہمارا پہلا اسٹاپ ہینڈ ہو گا۔“ یوپی نے بتایا۔ ”تم وہاں اپنے ان لمبے بالوں اور داڑھی سے پھٹکارا حاصل کرو گے، تاکہ جب ہم پیرائز سٹی میں داخل ہوں تو اچھے خاصے شریف آدمی معلوم ہوں۔“ ایک نے نمٹ نہ لیا۔ وہ اپنے لمبے بالوں اور داڑھی پر بڑا فخر کرتا تھا۔

”ابھی بات ہے۔“ وہ کندھے اچکاتے ہوئے بولا۔ ”جیسا تم کہتے ہو، تو دوسرا ہی ہو گا۔“

اور پھر اپنا اور ایک کا تھیلہ اٹھاتے ہوئے وہ یوپی کے ساتھ اگلی سٹی پر ٹیچر گیا۔ ایک کچھ دور گھڑی دیکھ رہی تھی، کاٹیں بھی کر چکے تھے اُس کی طرف دیکھا اور ایک، ایک ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے کا کرچا کرتے آئے گی۔

۲

پولیس کا ماسکس نام لیسپ کی ایسی آکر بیٹھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ اٹھارہ ماہ کے طولی انتظار اور مسلسل کوشش کے بعد اُسے سیکٹر سے فرسٹ گرڈ میں ترقی دی گئی تھی، ترقی کا آرڈر گزشتہ روز ہی آیا تھا، خوشخبری چونکہ تازہ تھی اس لئے اس کا موقع ہیے موقع اظہار کچھ میں اُسے دانی دانی تھی۔

”پولیس سپر کوارٹرز!“ لیسپ نے ریسور..... کان سے لگاتے ہوئے جواب دیا۔ ”میں ڈیٹیکٹو فرسٹ گرڈ لیسپ کی بات کر رہا ہوں۔“ ڈیٹیکٹو سیکٹر گرڈ چوکی جو قریب ہی تھا ہوا تھا یہ سن کر مسکرائے بغیر نہ سکا۔

”میں سارجنٹ سیگلر سے بات کرنا چاہتا ہوں۔“ دوسری جانب سے ایک مردانہ آواز نے کہا۔

”سارجنٹ سیگلر یوپی ختم کر کے چلے گئے ہیں۔“ لیسپ نے کچھ ناگوار سے کہا۔ ”کیا بات ہے؟“

”میں ہارٹلے ڈوائز بول رہا ہوں، کیپٹن ٹیل ہیں؟“ لیسپ کی سیدھا بڑھ گیا۔ ہارٹلے ڈوائز نہ صرف ڈسٹرکٹ اٹارنی کے دفتر میں باہر آئیں اسلحہ تھا، بلکہ اس کے ایک ہت پرے اسٹور کا مالک بھی تھا، شہر میں اُس کا بڑا اثر رواج تھا، لیسپ کے بچے میں ایک دم سے نرمی آگئی۔ اُس نے بتایا کہ کیپٹن ٹیل ابھی افس

نہیں آیا ہے اور یہ کہ کیا وہ اُسکے کچھ کام آ سکتا ہے؟
 ”کسی ہوشیار اور مستعد آدمی کو فوراً یہاں بھیج دو!“ ہارٹلے
 نے کہا۔ ”میری دوکان میں چوری ہو گئی ہے۔“
 ”میں خود آ رہا ہوں مسٹر ڈولز!“ لپسکی نے جواب دیا۔

اور ریسپورر رکھ دیا۔
 آفس سے باہر جاتے ہوئے اُس نے جیکوٹی کو ہمایت کی کہ
 وہ کیپٹن ٹیلر کو فون کرے اسکی اطلاع کرنے اور یہ بھی بتانے کہ مسٹر
 ہارٹلے کیپٹن سے ملنا چاہتے ہیں!

وہ ہارٹلے کے اسٹور پر پہنچا تو معلوم ہوا کہ کسی نے اسٹور
 کے اسٹاک روم کی جالی دار رکھڑکی کی جالی کاٹ کر چوری کی ہے، اور
 چور دوکان کی بہترین مارٹلر رافٹل اور اُسکے ساتھ سو گولیاں بچکر
 لے گیا ہے۔

”رافٹل ہاتھ کی تہی ہوئی تھی۔“ ہارٹلے نے بتایا۔ اُسکے
 ساتھ دو رکنا نشانہ لینے کیلئے ایک ٹیکوپ اور ایک سائلنر بھی لگا ہوا
 تھا، رافٹل اس نوکیں میں غرق ہوئی تھی، چور نے نوکیں کا نشانہ تو ٹوکر
 اُسے نکال دیا، میں نے ابھی اس خیال سے کی چور کو ہاتھ نہیں لگایا ہے
 کہ شاید چور اپنی انگلیوں کے نشانہ بچھوڑ گیا ہو۔“

”میں ابھی فنگر پرنٹ ملے کو فون کرتا ہوں۔“ لپسکی نے
 جواب دیا، مگر صاف دیکھ کر ایشیہ اور نوکیں کو دیکھتے کے بعد اس کا اپنا
 خیال تھا کہ فنگر پرنٹ معلوم کر کے کرکشن سیکر ہی ہوگی چوری کی آئیے
 فونے کی جی جوسبتا نہ پہنے ہوئے تھا۔

اُس کے دنگھنے کے بعد چیف آف پولیس کیپٹن ٹیلر، سارجنٹ
 بیگلر اور پتی کیپٹن کے آفس میں بیٹھے بائیں کہے تھے۔
 ”اسٹور میں تو بہت سی انگلیں موجود تھیں، کیپٹن نے کہا۔
 ”آخر ایک مارٹلر رافٹل ہی کیوں چرائی گئی؟“

”وہ سبھی تھی رافٹل تھی، میرا خیال ہے کہ کسی شوقین فوجی
 نے اُسے نوکیں میں رکھے دکھا اور اُسے حاصل کرنے کیلئے بے چین ہو گیا
 رستم پاس پہنچ گیا اس نے چوری کر لی۔“ بیگلر بولا۔

”کچھ بھی میں اُسے پند نہیں کرتا۔“ کیپٹن نے کہا۔
 ”وہ خطرناک قسم کی رافٹل ہے، مجھے اندیشہ ہے کہ یہیں جلد ہی کسی سنگین نو
 کے جرم سے واسطہ پیش آئے، تم پولیس کو ہوشیار کر دو، ہارٹلے کو سچاں
 رافٹل کا کوئی نوٹمزور ہو گا، اُس کا نوٹز اخبارات میں دیدار اور بلیک سے
 تعاون کی اپیل کرو، اگر کوئی اس رافٹل کو کہیں یا کسی کے پاس دیکھے تو
 فوراً اطلاع دے۔“

دین

میکان فلور ٹیلا کلاس کار پریشن کا
 صدر تھا اور بہت دولت مند آدمی تھا، وہ ایک ایسا آدمی تھا جو دیکھی جا
 فٹانی سے کام کرتا تھا اور دوسروں سے بھی اپنی مرضی کے مطابق کام لے یا
 کرتا تھا اُس نے تین شادیاں کی تھیں مگر کوئی بڑی بھی اُسکے حراج کی تیری کو
 برداشت نہ کر سکا، سب سے باری باری اُس سے طلاق حاصل کر لی میکان
 نظام الاوقات کا بے حد پابن تھا، ٹھیک سات بجے اٹھتا تھا، نصف
 گھنٹہ کسرت کرتا تھا، ساڑھے سات بجے غسل کرتا اور لباس تبدیل کرتا
 آٹھ بجے ناشتہ پھر نو بجے تک اپنی سیکریٹری کو خطوط کے جوابات لکھواتا
 اور پھر ٹھیک نو بجکر تک منٹ براتی شاندار روزنارائیں میں بیٹھ کر افس کے
 لئے روانہ ہوجاتا۔ یہ ایک ایسا لگانہ تھا معمول تھا جس میں کوئی بھی
 تبدیلی نہیں آتی تھی، مارتھا کرکشن تین سال سے اُسکی سیکریٹری کے فرائض
 انجام دے رہی تھی اور اُسے ایک دہائی ایسا بلا نہیں تھا کہ جب میکان کے
 اس معمول میں فرق آیا ہوا چنانچہ اس پہلی صبح کو جب وہ ناشتے کے کمرے
 میں داخل ہوا تو اُس نے ٹھہری دیکھے پھر بڑی کھجلیا کہ اُس وقت آٹھ بجے ہیں
 ”گڈ مازنگ مسٹر میکان!“ اُس نے کہا اور تازہ ڈاک
 میز پر رکھ دی۔

میکان نے سر کی جنبش سے اُسکے سلام کا جواب دیا، اور
 ناشتے کی میز پر بیٹھ گیا، اُسکے جاپانی ملازم نوکو نے ڈزاکافی پیش کی۔
 ”کوئی خاص خط تو نہیں ہے؟“ میکان نے ناشتہ کرتے
 ہوئے پوچھا۔

مارتھا نے جواب میں بتایا کہ کوئی اہم خط تو نہیں ہے، مگر ایک
 لغاف سے ایک عجیب سا کاغذ نکلا ہے اور یہ کہتے ہوئے اس نے بہت
 ہی محولی قسم کے سستے سے کاغذ کا ایک ٹکڑا اُسکی طرف بڑھا دیا۔
 میکان نے کاغذ پر نگاہ ڈالی، اُس پر بڑی عجیب سی عبارت تحریر تھی۔

آر۔ آئی۔ پی

09.03

دی ایگزیکیوٹو (ملاوڈ THE EXICUTIONER)

”یہ کیا ملا ہے؟“ میکان ناگواری سے بولا۔

”مجھے معلوم نہیں۔“ مارتھا نے جواب دیا۔ ”مگر میں نے

مناسب سمجھا کہ اسے آپ کو دکھا دوں۔“

”کیا ضرورت تھی مجھے دکھانے کی۔“ میکان نے تیری
 سے کہا۔ ”کیا تم خود نہیں دیکھ سکتی تھیں کہ یہ کسی ہانگ کی کارستانی
 ہے اور اس کا مقصد کھنسن سے ناشتے کے ٹیلف کو فائدہ کرنا ہے۔“
 یہ کہتے ہوئے اُس نے کاغذ کو ٹھکی میں توڑ کر ڈاک رڈ کی ڈوکی میں
 ڈال دیا۔

”مجھے انٹوں ہے مٹر میکان!“ مار تھا نہ سمجھے ہوئے

لیجے ہیں کہا۔

مٹر میکان کا موڈ بگڑ چکا تھا کسی دہی طرح اُس نے نوبتے تک خطوط کے جوابات کھولے اور پھر انٹس جانے کیلئے اپنے شاندار مکان کے پورے میں اُگیا جہاں اُس کا ڈرائیور بائٹ کار نے اُس کا منتظر تھا مار تھا اُسے خلعت کرنے میں دھوکا ملا۔

”میں تھک چھ رہی ہوں واپس آ جاؤ گا۔“ میکان نے اُس سے کہا۔ ”آج اسٹیڈ سے آرہے اگرچہ اُس نے سارے چھ بجے آنے کو کہا ہے مگر تم جانتی ہو کہ وہ وقت کے معاملے میں کتنا بے اصول.....“ یہ مٹر میکان کے آخری الفاظ تھے۔ اُس سے اگلے لمحے جو کچھ ہوا مار تھا اُسکی خوفناک یاد زندگی بھر فراموش نہیں کر سکتی تھی، وہ میکان کے پاس کھڑی اُسکی جانب دیکھ رہی تھی کہ ابناک اُس نے اُس کی پیشانی سے خون کا ایک قطرہ سا بھرتے دیکھا خون اور کچھ کے ملے ملے آمیزے کی ایک ٹھوکر اُسکے چہرے پر پڑی اور اُسکی سفید اسکرٹ خون کے چھینٹوں سے داغدار ہوئی۔ میکان ایک دھماکے سے پیچھے گر اور اُس کا ریفٹ کس اُس کے ہاتھ سے نکل کر ٹرہوں سے پھسلنا چلا گیا۔ خوفزدہ مار تھا نے دوپٹے میکان کی لاش کو بھی میٹھیوں سے گرتے دیکھا اور زور زور سے چیخے گی۔

○
کیپٹن ٹرل سیکر اور پکی اطلاع ملتے ہی ایک اسکواڈ کاؤن موقع واردات پہنچ گئے اُن کے پانچ منٹ بعد پولیس سرجن ڈاکٹر لوئیس ایمبرلس کے ساتھ آگئے، مار تھا کی بڑی حالت تھی، ڈاکٹر لوئیس نے اُس کے منہ سے دوا کا انکشاف دے کر آرام سے ملادیا تھا اور اُن کا خیال تھا کہ مار تھا ابھی جو ہیں گھنٹے تک پولیس کو کچھ بیان دیے کے قابل نہ ہو سکے گی۔ ڈاکٹر لوئیس کا خیال تھا کہ میکان کو کسی مارگارٹ رائفل سے جس میں نشانہ لینے کے لئے ٹیلیسکوپ بھی لگی ہوئی تھی ہلاک کیا گیا ہے اور نشانہ کسی بلند جگہ سے لیا گیا ہے۔ ڈاکٹر لوئیس کے جانے کے بعد ٹرل سیکر اور پکی نے ڈبگلے سے باہر کر کر دوپٹے کا نشانہ لیا۔ میکان کے ڈبگلے کے سامنے شاہ بلوط کے درخت گھمے ہوئے تھے اُن کے دوسری جانب بڑی سی ٹرک جا رہی تھی، پھر کچھ میدان سا چھوٹا ہوا تھا اور میدان کے دوسرے کنارے پر کچھ عمارتیں زیر تعمیر تھیں، نشانہ اگر اوپر سے لیا گیا تھا تو پھر انہی عمارتوں میں سے کسی کی چھت سے گرنی چلائی جا سکتی تھی۔ ”اگر وہاں سے نشانہ لیا گیا ہے تو یہ کسی بہترین نشانہ باز کا کام ہے۔“ سیکر نے کہا۔

”اسکے علاوہ کوئی اور کبھی تو نہیں ہے۔“ ٹرل نے

جواب دیا۔ ”تم نے ڈاکٹر لوئیس کی رائے سنی، مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام ڈنوازی کی چوری شدہ رائفل سے لیا گیا ہے۔“

”ہاں۔“ ہو سکتا ہے۔ ڈاکٹر لوئیس میکان کی پیشانی سے گولی نکال لی تو زندہ یقین سے کہا جائے گا۔“

کیپٹن ٹرل کی ہدایت پر سیکر پارکرویل کو ساتھ لے کر اُن عمارتوں کی طرف چلا تا کہ وہاں جا تحقیقات کرے، ٹرل خود بگلر کے ساتھ جاپانی ملازم کوٹو سے بات کرتے نکلے کے اندر جا رہا تھا کہ ”پیراڈائز سٹی“ میں خیلا در مقامی ٹی وی اسٹیشن کا کرائم رپورٹر ٹریٹی ہملٹن وہاں پہنچ گیا۔ ٹرل نے اُس سے بچنے کا مشکل کام سیکر کے سپرد کیا اور خود اندر چلا گیا۔

شوفر برنٹ ابھی تک سہا ہوا تھا اور ٹرل نے حلیہ محسوس کر لیا کہ وہ اُسے کوئی مفید بات نہیں بتا سکے گا۔ جاپانی ملازم کوٹو نے سب سے وہ خوفناک منظر نہیں دکھا تھا اس لئے وہ نشیما ابھی حالت میں تھا۔ اُس نے ٹرل کے سوالات کا جواب بھی دیا اور ردی کی ٹوکری سے وہ غصہ بھی نکال کر ٹرل کے ہاتھ میں دیدیا، اسکے علاوہ بھی ٹرل کو میکان کے عادات و اطوار کے سلسلہ میں مفید باتیں بتائیں۔

دوسری طرف سیکر کو پٹی ہلٹن سے بیٹے میں خاصی دشواری پیش آرہی تھی وہ اس کے سوالات کا گول بول جواب دیتا رہا تاکہ ہملٹن چر کر چلا۔

”تم مجھے بتانا چاہتے ہو یا نہیں، پہلے اس کا فیصلہ کرو“ ”بتانے کیلئے سرمدت کچھ ہے ہی نہیں۔“ سیکر نے جواب دیا۔

”جو مارگارٹ رائفل مسٹر ڈنواز کے اسٹور سے چوری ہوئی تھی کیا وہ آٹھ منٹ ہو سکتی ہے؟“

”ہم اس امکان کے بارے میں بھی تحقیقات کر رہے ہیں!“ ”آخر تم کو کب مجھے طوں معلومات دے سکو گے؟“

”دو گھنٹے بعد میرا ہیلڈ کارڈ میں ایک پریس کاغذ سن بلاؤ“

”تم ہی اُس میں آ جا تا سیکر نے بتایا۔“

”اچھی بات ہے!“ ہملٹن نے کہا۔ اور اپنی کار میں بیٹھ واپس چلا گیا۔

سیکر اندر پہنچا تو ٹرل نے اُسے وہ کاغذ دکھایا، دونوں کا خیال تھا کہ یہ یا تو کسی باغی کی حرکت ہے، یا پھر کسی قتل کے قصد کو چھپانے اور پولیس کو غلط راستے پر لے لینے کیلئے یہ تریکسٹائل کی ہے۔ سیکر نے کاغذ ایک پلاسٹک کی تیشلی میں رکھ لیا تاکہ پولیس لیبارٹری

ہیں اُس کا تجزیہ کر اسکے پھر اُس نے ٹرل کو ہسٹن کے بلے میں بتایا کہ وہ اس واقعہ کو زیر دست لپی دے پڑھا ہوا ہے، تو اسے کچھ اور سوالات کرنے کے بعد ٹرل اور دیگر اپنی پولیس کا میں بیچ کر رکھتے ہو گئے۔ اُن کے چلتے ہی ہسٹن دوبارہ آگیا، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ کہیں راستے میں چھپا ہوا انتظار کیا کر رہا تھا، اُس نے تو کوسے بات چیت کی اور اُس کے ساتھ آئے ہوئے فولگرز افسر نے جاپانی ملازم کے کئی فولگوں لئے اور پھر گیارہ بیچ کے ٹی وی نیوز پر دو گرام میں یہ سب کچھ آگیا۔ خود ہسٹن نے ٹی وی اسکرین پر پیش ہوتے ہوئے اپنے ناظرین کو اس کا غد کے بلے میں بتایا جسے کسی جلا دہ... نے میکان کو بھیجا تھا اور یہ سوال کیا کہ یہ جلا دہ کوئی دوسرا حملہ بھی کر گیا؟

دکھیم ہوٹل ہائی سے منبر جار سے پرے ایک کچی سڑک پر پیراڈائز سٹی سے تقریباً تین میل کے فاصلے پر واقع تھا۔ اُسکی مالک کا نام برتھا تھا اور اُس کا دلچسپ شغل ہر وقت کچھ نہ کچھ کھانے رہنا تھا۔ عموماً ایک رات میں اگر ایک مسافر بھی آجاتا تو برتھا اُسے بڑا قیمت جاتی تھی اس لئے فطری طور پر اُسے ٹری خوشی ہوتی جب ایک گرد آلود میوک کار سے ایک شریف صورت مسکین طبع انڈین نے اُسے تنہا لکھہ اور اُس کے دوست سو فرفرج کے لئے آئے ہوئے ہیں اور کیا انہیں دو کسین ایک مہنت باز مریٹیا کیلئے مل سکتے ہیں، پھر وہ یہ دیکھ کر اور بھی خوش ہوئی کہ اُس نے جو ستر اندیش میں کس انڈین نے انہیں میٹری کسی عذر کے تسلیم کر لیا، انتہائی نہیں اُس نے دو کسینوں کے لئے ایک ہفتے کا پیشگی کر ایجی دیدیا، یوں برتھا کو یہ دیکھ کر قد سے حیرت ہوئی کہ اُس انڈین کے دونوں دوست سفید چڑی دلے ہیں مگر ظاہر تھا کہ اس معاملے اُس کا کوئی تعلق نہیں تھا۔

انڈین نے ہوٹل کے رجسٹر میں اپنا نام بھری لوگ اور اپنے دوستوں کے نام مسٹر اور منر جیک ایلن تحریر کیا، اُس کے بعد وہ تینوں ہوٹل کے رجسٹروں میں کھانے کیلئے جے برتھا ایک اتنی سالہ میٹر کی مدد سے چلا رہی تھی، چلے گئے۔ کھانے سے فارغ ہو کر ہوٹل کے تینوں جہان اپنے کسین میں چلے گئے، ہوٹل میں اس وقت تین اور مسافر بھی ٹھہرے ہوئے تھے، وہ تینوں سلیڈ میں تھے اور چونکہ کچھ عرصہ سے تھے اُس لئے حلقہ ہی سونے کیلئے لیٹ جاتے تھے، اس طرح دس بجے رات تک ہوٹل میں سناٹا چھا گیا تھا اس خاموشی میں پوکی تھوڑے جگہ کے کسین پر آہستہ سے دستک دی اور بعد دو دنوں سرگرمیوں میں کچھ بائیں کرنے لگے جو میوک کو شش کے باوجود نہ مٹ سکے، پھر جب نے میوک کو ہارٹ کی کہ وہ آرام سے سو جائے اور وہ اور پوکی میوک میں پیراڈائز سٹی

روانہ ہو گئے۔

رات سے میں پوکی نے جگہ کو تیار کیا کہ وہ کیا کرنے چاہیے ہیں اُس نے ہر چہ کا انتظام کر رکھا تھا، اسلحہ کے اسٹور کی کھلیوں پر اپنی جالی لگی تھی، میوک سے مناسب اوزار کی مدد سے کاٹنا بائیں چوڑی کاٹل ثابت ہوا۔ پوکی نے جگہ کو بار پھر چھوڑا اور خود کھڑکی کے ذریعہ اندر چلا گیا تقریباً تین منٹ کے بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک ٹارگٹ رائفل من ٹیلیکوپ اور سالنٹس کے دی ہوئی تھی، رائفل کے علاوہ وہ گولیوں کا ایک کبس بھی اٹھا لیا تھا جس میں نو گولیاں ہوتی ہیں، جب کہ اُس سے یہ تمام چیزیں لے کر کار کی سیٹ کے نیچے رکھ دیں۔

ہوٹل واپس پہنچ کر پوکی نے جگہ سے کہا کہ وہ اپنے کسین میں جلتے اور اسی جو کچھ انہوں نے کیا ہے اُس کے متعلق میوک کو ایک رپٹ بھی نہ تباہ، یہ کہہ کر پوکی دوبارہ میوک میں جا بیٹھا اور نہ جانے کہاں جانے کے ارادے سے رات کی تاریکی میں غائب ہو گیا۔ جب اندر پہنچا تو میوک جاگ رہی تھی، اُس نے پوچھنا چاہا کہ وہ پوکی کے ساتھ کہاں گیا تھا۔ مگر چپکے سے کوئی جواب نہیں دیا اور سونے کیلئے ستر پر لیٹ گیا۔

وہ دوسرے دن دس بجے تک سوتے تھے، میوک کا نی گرم کر رہی تھی کہ اُس نے پوکی کو طلب آتے دیکھا، اُس نے ایک بار پھر جگہ سے اُسے بلانے میں سوال کیا لیکن جگہ کے اس جواب نے اُسے خاموش کر دیا کہ کچھ پوچھنا ہو پوکی سے جا کر پوچھے، میوک پوکی سے بہت ڈرتی تھی، اسٹو نہ لیتے ہوئے جگہ پوکی کے بلے میں سوچے بچے زہرہ سکا۔ اُسے تعجب تھا کہ پوکی کی تمام بات کہاں رہا پوکی نے اُس سے کہا تھا کہ اُس کم سے کم تم نیشنل کرنا ہیں اور جب سوچ رہا تھا کہ شاید پوکی ایک بار رائفل استعمال کر چکا ہے۔

ٹیلیوژن پر گیارہ بجے کی خبروں میں جیٹ ٹیلی ہسٹن نے اپنا نیوز بلیٹن شروع کیا اور ٹارگٹ میں کی چوری، نیز میکان کے قتل کی خبر سنائی تو میوک نے جگہ کو اس خبر کی جانب متوجہ کیا، مگر جب نے کوئی جواب نہ دینے کے بجائے ہاتھ بڑھا کر ٹی وی بند کر دیا لیکن یہ بات نہیں تھی کہ خبر سن کر اُس پر کوئی اثر نہ ہوا، اُس کا چہرہ کچھ سلا پڑ گیا تھا، اور پیشانی پر پسینے کی بوڑی نظر آ رہی تھیں، میوک نے اسکی یہ کیفیت دیکھی تو پوچھ پچھا۔

”کہیں قتل کا اور اُس — جلا دہ کا ہم سے تو کوئی

تعلق نہیں ہے؟“

”کیا تم اگلی ہو گئی ہو، ہمارا اُس سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔“

”تجربہ کرتے ہوئے جلا دہ سے ہونے کیوں نظر آ رہا ہے اور پوکی تمام

رات باہر کھول رہا ہے؟“

جبکہ سمجھ لیا کہ اگر اس وقت اُس نے سختی سے کام نہ لیا، تو
میک ہوئے ایسے سوالات سے پریشان کر دیں گے۔

”ابھی بات ہے۔“ وہ سخت لہجے میں بولا۔ ”اپنا چیزیں ایک
کر دو اور یہاں سے چلتی چری نظر آؤ۔ تمہیں خبر نہ ہو گیا تھا کہ مجھ کوئی سوالات
کرنا، مگر کم باز نامیں ٹھیک ہے اب تمہارا مجھ سے کوئی تعلق نہیں، جاؤ۔“
چلی جاؤ یہاں سے۔“

اور میگ ایک بار پھر حاکم سے بچھ جانے کے خیال سے کانپ اٹھی۔
”میں نہیں بے خبر نہیں ہوں جاسکتی تھیں!“ اُس نے بے بسی سے کہا۔ ”میں نے
ابھی کچھ کہا تھا اسے کچھوں جاؤ آئندہ کوئی سوال نہیں کروں گی۔“

”نہیں، تم باز نہیں آؤ گی!“ جبکہ جواب دیا مجھے اس
بے بسی کی سے پوچھنا پڑا۔ اس وہ فیصلہ کر چکا تھا کہ اس رہائے یا نہیں۔
”اس سے مجھ پر کھانا نہیں آئی!“ میگ گھبرا گئی۔ ”میں نے
کہا، نا کہ اس کی کوئی سوال نہیں کروں گی۔“

”اؤ کسے! میں نہیں ایک موقع اور دیتا ہوں،“ جبکہ نے کہا۔
”چلو تم کو اس بات کو۔ آؤ ہم نہیں گھومتے چلیں۔ میں پوکی سے
پوچھتا ہوں، شاید وہ ہیں اپنی کارے جانے کی اجازت دیدے۔“

جبکہ پوکی کے کچھ میں ہنچا تو پوکی نے اُسے بتایا کہ وہ ان دوروں
کی تمام گفتگوں چکے اور یہ کہ جبکہ نے جو کچھ کیا تھا ایک ہی جوتھاب وہ
سونا چاہتا ہے اس نے جبکہ اس کی کارے جاسکتا ہے، آخر میں اُس نے
یکہ کہا کہ آج کی رات اُسے جبکہ کی ضرورت ہوگی۔ وہ رات کو ٹھیک
گیا رہے یہاں سے چلیں گے۔

”کیا کوئی دوسرا.....؟“ جبکہ نے پوچھا، پوکی نے اشارت
میں سر ہلایا۔

”تم نے پہلی مرتبہ سے بغیر سب کچھ کر لیا تھا، اب مجھے
اپنے ساتھ کر لے جانے ہو؟“
”اُس نے کہاں بارش کیلے یکا نہیں کر سکتا۔“ پوکی
نے جواب دیا۔



دوسرا دو بجے تک میں ٹیبل مختلف روڈیں
پڑھتا رہا، چلنے نے دی وی پر غور شبہ ہو چکا تھا، اُس نے پوچھے نہیں ایک
چنگامہ سا کھڑا کر دیا تھا، ہیڈ کوارٹر کے فون پر بے شمار کالیں آ رہی تھیں
شہر کا مالدار طبقہ بہت گھبرا ہوا تھا، وہ لوگ پولیس کو صرف اپنا ملازم سمجھتے
تھے، ایک ایسی طاقت جو صرف ان کے تحفظ کیلئے وجود میں آئی ہو۔ پولیس
اُس باگل سے ملے میں کیا کر رہی ہے؟ وہ غصیلی آواز میں پوچھ رہے تھے،
”کیا پولیس کو اس بات کا احساس نہیں کہ یہ شخص دوبارہ بھی کسی جہاز پر سوار
کے گا؟“

آخر پولیس کیا کر رہی ہے؟ ”کیپٹن ٹیبل نے ان تمام فون کالوں سے بچنے
کا کام ٹیبل کے سپرد کر دیا تھا۔

لاسٹن ہیڈلے، شہر کا میئر ایک خاصا فہمیدہ آدمی تھا۔
وہ پہلے ہی ٹیبل سے بات کر چکا تھا اور ٹیبل نے اُسے بتا دیا تھا کہ قتل
کوئی دوا نہ بھی ہو سکتا ہے اور یہ کہ جب تک اسے مزید معلومات حاصل نہ
ہوں، وہ اس بارے میں یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا، اور یہ کہ اُسے امید ہے
کہ میں کچھ تک مختلف روڈوں میں اُسے کے بعد صورتحال شاید کچھ واضح ہو کر
سامنے آجائے، اس لئے وہ دن بجے ایک کانفرنس کر رہا ہے لاسٹن چاہے
تو خود بھی اس کانفرنس میں شریک ہو سکتا ہے۔

”میں مزدور آؤں گا۔“ لاسٹن نے کہا۔ ”یہ بہت برا ہوتا ہے
کہ ہمارے کچھ جاننے سے پہلے ہی اس کلپٹن کے پتے سے عوام میں خوف و ہراس
پھیلا دیا ہے۔“

ٹھیک تین بجے ٹیبل کے دفتر میں لاسٹن بیگلا اور خدیوہ ٹیبل میز
کے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ ٹیبل نے بتایا کہ ماہر انٹیلیجنس کی اسٹوڈیو رپورٹ سے یہ
ثابت ہو گیا ہے کہ قتل اُس کی مارگٹ رائفل سے کیا گیا ہے جو ٹیبل کے اسٹوڈیو
سے چھوٹی کی تھی، قاتل نے کیناٹ ملاک کی عمارت پینٹ ہاؤس کی چھت
سے گولی چلائی تھی، سینٹ ہاؤس ٹام ڈویس کی ملکیت ہے اور ٹام ڈویس
تقریباً تین ماہ سے یورپ کی سیروٹرفرنس کیلئے گیا ہوا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے
کہ قاتل کو یہ بات معلوم تھی، اسے غائب بھی ہوتا تھا کہ عمارت کا چوکیدار چھت
ڈیوٹی پر آتا ہے، چنانچہ وہ رات میں کسی وقت اگر چھت پر چڑھ گیا ہو گا۔
وہاں سے اُس نے میکان کو نشانہ بنایا، چوکیدار سارٹھے فریختے ناشتہ
کرنے جا رہے اور سواؤں بجے واپس آئے۔ اس درمیان میں قاتل کو
چھت سے اتر کر زارہرنے کا پورا موقع حاصل تھا۔

”اس کا مطلب ہے کہ قاتل نے قتل کا منصوبہ بڑی ہوشیاری
سے بنایا تھا۔“ لاسٹن ہیڈلے نے کہا۔

”یہاں وہ عظیم معلومات سے واقف تھا۔“ ٹیبل نے کہا۔
”مجھے ایسا لگتا ہے کہ وہ کوئی جانتا تھا کہ اسے کب گولی چلائے اور
کب عمارت سے رخصت ہونا ہے، پھر اسے یہ بھی معلوم ہو گا کہ ڈویس
آج کل باہر گیا ہوا ہے۔“

”گویا وہ کوئی مقامی شخص ہے۔“
”معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے۔“
”کوئی اور خاص بات؟“ ہیڈلے نے پہلو بدلتے
ہوئے پوچھا۔

اس پر ٹیبل نے اُس خطے کے بارے میں بتایا جو میکان کو ملو
اطلاع بھیجا گیا تھا۔ بیگلا کا خیال تھا کہ یہ خطہ بھیجئے سے قاتل کا مقصد

پلیٹی حاصل کرنا تھا اور وہ اسے خوب مل گئی، ٹرل کے کہنے کے مطابق اس کاغذ پر کسی قسم کے نشانات نہیں پائے گئے، کاغذ بہت سستے قسم کا تھا اور اس پر بال پین سے لکھا گیا تھا۔ 03.09 کا وقت تحریر کرنے سے صاف ظاہر تھا کہ قاتل میکان کے نظم الاوقات سے اچھی طرح واقف ہے اس کی گھر کے جدید کا شہیہ ہوتا ہے۔ مگر ٹرل کو یقین تھا کہ میکان کے عملے اور ملازمین میں سے کوئی اس واردات میں ملوث نہیں ہے، اس کا خیال تھا کہ شاید خود میکان نے اپنے کچھ دوستوں کو فخریہ طور پر اپنی پابندی وقت کے بدلے میں بتایا ہوگا، وہ اس سلسلے میں جینکس کے کانٹیکٹ ان تمام باتوں سے بہر حال ظاہر تھا کہ قاتل یا تو کوئی مقامی آدمی ہے یا چھوڑے پہلے بھی یہاں رہ چکا ہے اور یہاں کے بڑے لوگوں کے بدلے میں وسیع معلومات رکھتا ہے۔

ہیٹلر نے سب باتیں سنیں اور دیکھ لیا کہ ایک پین کیا اٹھا کرنا چاہتا ہے؟ اس پر ٹرل نے ٹی صفا فی سیم کیا کہ سردت اس کے پاس کوئی ثبوت ایسا نہیں جس کی روشنی میں کوئی مثبت قدم اٹھایا جاسکے وہ میکان کے دوستوں اور ملازموں کے بارے میں تحقیقات ضرور کرے مگر اس تحقیقات سے کوئی فائدہ نہ نظر نہیں آتا، لہذا چونکہ کبھی اس مسئلے کا مقصد واضح نہیں ہو سکا ہے اس لئے قاتل کا پتہ چلانا بہت مشکل ہے۔ پولیس کیلئے سوائے اختراعات اور یہ توقع کرنے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں کہ شاید اس مسئلے کے بعد کوئی اور واردات نہیں ہوگی۔

ہیٹلر نے پولیس کی مشکلات کو تسلیم کیا اور وعدہ کیا کہ وہ پولیس کے خلاف اس مخالفانہ پسبلیٹی کے اثرات کو کم کرنے کی کوشش کرے گا، اس کے بعد وہ ہمت ہو گیا، اس کے جانے کے بعد ٹرل اور دیگر مرنیکچر ڈیرنگ آبراہن کو تنگ کرتے رہے، انہی آخری توقع بہر حال یہ تھی کہ ہر جرم جلد یا بدیر کوئی کوئی غلطی ضرور کرتا ہے، اس قاتل سے کوئی کوئی غلطی لازماً ہوگی اور جب تک یہ ہراس وقت تک سوائے انتظار کے اور انھیں کھلی رکھنے کے اور کچھ نہیں کیا جاسکتا۔



پولیس کے جاسوس ٹام لیسلی کی بیوی کیروں آچے ہیڈ کوارٹر کا سب سے ہوشیار اور ذہین جاسوس تصور کرتی تھی اور اس نے پلان بنایا تھا کہ چھ یا بار دسے زیادہ سات سال میں وہ پولیس کو جیت آتے پولیس بنا کر رہے گی، وہ مسلسل اس کے پیڑھی پرستی تھی کہ وہ ایک تڑکے کے بعد دوسری تڑکی کیلئے کوشاں ہے، اب وہ فرسٹ گریڈ میں آچکا تھا اس لئے اگلا عہدہ سارجنٹ کا ہی ہو سکتا تھا۔ لیسلی کی ہاتھ روم سے نکلتا تو اس نے کیروں سے ایک پیگ کی فرمائش کی۔

”اگر تم ابھی ڈیوٹی پر ہو تو تمہیں ڈرنک نہیں لگا کر کوئی کام چاہئے“ کیروں نے جواب دیا اور کوئی کام لگا کر اس کے سامنے رکھ دیا۔ لیسلی نے بڑا سٹنہ بنایا مگر وہ اس وقت بحث کے موطن نہیں تھا۔ ”میں آج ہی ڈیوٹی پر آتا ہوں اس قاتل، جو آپ کو ہلاک کرنا چاہتا ہے، اس کے بارے میں سستی رہی ہوں“ کیروں نے کہا۔ ”پولیس اس بارے میں کیا کر رہی ہے؟“

”وہ کوئی پاگل ہے۔“ لیسلی نے جواب دیا۔ ”اور مجھے تم کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ ایک پاگل مجرم پولیس کیلئے سب سے بڑا اور دیرپا ہوتا ہے۔ مگر دیکھو اس بارے میں کسی کو کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔“

”اس میں بتانے والی بات ہے کچھ کیا، ایک بچہ بھی جانتا ہے کہ قاتل کوئی پاگل ہی ہو سکتا ہے۔“ کیروں بولیں۔ ”میں تو یہ جانتا چاہتی ہوں کہ تم کب لکھ رہے ہو؟ کیا تم نے اس کا کوئی سراغ لگا لیا ہے؟“ ”نہیں، ابھی نہیں۔“ لیسلی نے جواب دیا۔ ”مجھے تمام رات لوگوں سے تحقیقات کرنا ہے، تمام شہر خوفزدہ ہے، ہم کو انہیں اطمینان دلانے کیلئے خود کو ڈرامہ صوف ظاہر کرنا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ یہ تعصیب افغان کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ مگر تم کسی سے کہہ مت دینا۔“

”ایک مریض مسکریا ہے۔“ کیروں نے جلدی سے کہا۔ ”جیسے ہی آج صبح میں نے ہسپتال کوئی دی پر دیکھا میں سٹیل بچہ کے پاس گئی، مجھے یقین تھا کہ اگر کوئی اس واردات کا راز حل کر سکتا ہے، تو وہ سٹیل ہی ہے۔“

”اسے وہ بڑھیا!۔“ لیسلی چونکا۔ ”دیکھ کیروں! مسکریا پاس بیکل باؤل کیلئے وقت نہیں ہے میرے بچے کا لود۔ اور دو چار سیٹھنچر تیار کاغذیں پلیٹ دو۔ میں تمہارا ڈیوٹی پر رہونگا۔“

”پہلے تم میری بات سنو، سٹیل بے شک بڑھی ہے مگر اس کے پاس کچھ پراسرار طاقت ہے، جب میں نے اسے بتایا کہ اس واردات کا سراغ لگانا تمہارے لئے کتنا....“

”ڈرا کھلو۔“ لیسلی نے کیروں کو خشک نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ”کبیں تم نے اس بڑھیا کو میری دھمکی تو نہیں دے دی؟“ ”یہ کہتے ہوئے وہ تیزی سے اٹھی، کمرے میں جا کر لٹاری دیکھی کہ مال سے کسی کی بونل غائب تھی۔ وہ بھلایا ہوا ہوا پس آیا۔“

”تو آخر تم نے اسے میری جتنی شراب دے دی؟“ ”مال دے دی۔“ پھر کیا ہوا؟ آخر تم میری بات کیوں نہیں سنتے؟“

”کیا سنوں تمہاری بات؟“ لیبی کی کچھ ہر غصے سے سرخ ہوئے لگا۔ ”مجھے معلوم ہے کہ تم اس بوڑھی خزانے کے پاس گئیں اس نے اچانک سے گاؤں کا لالہ اور میری بیوی دھکی پٹنے سے بھر پڑیں مکان کے قاتل کا نام بتا دیا۔ یہی کہنا چاہتی ہو نا؟“

”ہاں اس نے شیشے سے گھر کے میں قاتل کو دیکھ لیا ہے۔“

”کیوں نے کسی احساس غلامت کے بغیر جواب دیا۔“ میں تو کہتی ہوں کہ میری رتی حاصل کرنے کا لیبی بہترین موقع نہیں ملا ہے۔“

”اٹ فوہ!! اب خدا کی قسم اس چڑیل کا ذکر نہ کر دو اور میرے لئے کچھ سیدنا وچہ بنا دو۔“ لیبی نے اپنا غصہ پھینک کر کوشش کی۔

”تمہیں ہر وقت شراب اور کھانے کی کمی پڑتی رہتی ہے، میری بات کو نہ نہیں سمجھتے۔“ کیوں بھی جھلانی۔ ”میں کہہ رہی ہوں کہ لیبی نے اس آدمی کو دیکھ لیا ہے اس کا کہنا ہے کہ وہ کوئی انڈین ہے، وہ کسی پھولدار کیلے کی قمیض پہنے ہوئے ہے اور اس کے ساتھ دو افراد اور بھی ہیں، ایک مرد اور ایک عورت، مگر سبیل انہیں واضح طور پر نہیں دیکھ سکتے تھے کوئی حد نہیں ہوتی۔“ لیبی نے چڑچڑاہے لہجے میں کہا۔ ”وہ کسی پٹنے کے بعد کے کچھ دکھائی کہاں دیتا ہے، اچھا اب اس ذکر کو ختم کرو میں شہر کو نہ جاتا ہوں اتنی دیر میں تم سیکھ لے سیدنا وچہ بنا دو۔“

”حق آدمی کیا تم اتنا نہیں دیکھ سکتے کہ یہ ایک اہم سرفرا ہے۔“ کیوں نے غصے سے ٹھٹھکیاں سمجھتے ہوئے کہا۔ ”آخر تم اتنے جھوٹے دماغ کے کیوں ہو میں جانتی ہوں کہ لیبی بوڑھی ہو چکی ہے مگر اس کے پاس ایک پراسرار طاقت.....؟“

”کیا تم نے مجھے اتنا کہلایا؟“ لیبی نے اُسے غصیل نظروں سے گھورا۔

”تم نے میری بات سنی، میں کیا کہہ رہی ہوں۔“

”میں نے سنا ہے کہ تم نے مجھے اتنا کہلایا، مجھے ابھی فوراً ڈیوٹی پر جانا ہے، اس لئے بات بڑھانا نہیں چاہتا۔ مگر تمہارے لئے یہی چیز ہے کہ اب اس مسئلے میں ایک لفظ بھی زبان سے نہ نکالو۔ میں شہر کو کہ اس تبدیلی کے چار ماہوں میں تیار ہو کر آؤں تو مجھے سیدنا وچہ تیار ملے جائیں۔“

۳

دیکھو دیکھو بڑا ڈراما کیس کیس کی شفت میں ڈیوٹی دیتے تھے

شلیفون والی مسٹر سے قریب بیٹھا مختلف قسم کی رپورٹوں کو الگ الگ کرنا تھا تاکہ صبح جب بیٹھیں ٹرل آفس آئے تو اسے اہم رپورٹیں بیک نظر رکھنے کو مل جائیں، دو اور نوجوان پولیس آفیسر لوگوں اور سہیل بھی اس کا ہاتھ بٹا رہے تھے۔ اچانک فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ جیکو نے رسیور اٹھا لیا ہونے دیا اور پرلے کلاک پر نظر ڈالی، دس بج کر ستائیس ہوئے تھے۔

”پولیس سب کو کارٹر!“ اس نے رسیور پر کہا۔

”میں دینی سب کی بیچ ڈرائیو سے بات کر رہی ہوں۔“ ایک مڑلہ آواز ابھری۔ ”کسی کو جلدی یہاں بھیج دو۔“

”کون بات کر رہا ہے؟“ جیکو نے ایک پلیئر پر نوٹ کرتے ہوئے پوچھا۔

”مالکوم رڈل!“ جواب ملا۔ ”یہاں ایک عورت مری پڑی ہے جلدی کسی کو بھیجو۔“

جیکو نے شہر کے ذی حیثیت آدمیوں سے واقف تھا۔ مالکوم رڈل باج کلب کا ممبر اور اوپر آفس کا چیزین تھا، اس کی بیوی مندریہ آئی ساتویں دو تین خاتونیں جاتی تھیں جیکو نے فوراً مستعدی سے جواب دیا کہ وہ کبھی کسی کو بھیجتا ہے اور یہ کہتے ہوئے اس نے اس چارٹ پر نگاہ ڈالی جس پر مختلف گشتی پولیس کاروں کی پوزیشن دکھائی گئی تھی، اس نے بلاتینہ پھول آفیسر رٹ سے رابطہ قائم کیا، اس وقت بیچ ڈرائیو کے علاقہ میں موجود تھا اور اسے ہدایت کی کہ وہ دی سیگل پر چکر مار مالکوم کے لئے جنوں نے بھی آگیا ایک قاتل کی اطلاع دی ہے اس سے فارغ ہو کر اس نے ساجنٹ سیگل کے مکان فون کیا، اور جب سیگل کو معلوم ہوا کہ اس کا ملازم مالکوم رڈل کا نام بھی آ رہا ہے تو اس نے سیدنی کے پاس میں پوچھا اور کہا کہ اس سے رابطہ قائم کر کے اسے بھی موقع وارادات پر پہنچنے کی تاکید کر دے۔

سیگل اور سیدنی تقریباً ایک ساتھ دی سیگل نامی چھوٹے سے بنگلے پر پہنچے، رابرٹ کی گشتی پولیس کار ایک پارک کے درخت کے نیچے کھڑی تھی اور وہ خود گاڑی پر اتر کر دونوں کی آگے انتظار کر رہا تھا، اس نے بتایا کہ یہ کار نامہ بھی اسی علاقہ کے بنگلے پر لیبی کی کار یا بنگلے کی ہدایت کی اور خود کھلے دروازے سے اندر چلا گیا، اس نے دیکھا کہ مالکوم رڈل ایک آدمہ دہری پڑھتا ہے اور اس کے چہرے پر انتہائی مایوسا تاثرات ہیں، وہ مالکوم کو جانتا تھا، اسے پسند بھی کرتا تھا اور اسے اُسکی دشواریوں کا بھی علم تھا، اس نے معلوم کیا کہ مالکوم کی بیوی ایک تیز و تند مزاج عورت ہے اور جب اس کا انجینئر ملتا ہے اور وہ اپنا بیٹا کر سہیل والی کرسی تک محدود ہو گئی ہے، اس کا حراج اور بیٹا

چڑھا اور ناقابلِ برداشت ہو گیا ہے۔

وہ اندر داخل ہوا تو مالکوم نے سر اٹھا کر اُسے دیکھا۔

”اوہ تم ہو؟ وہ دلو! مجھے خوشی ہے کہ تم آئے ہو۔“

وہ اندر بڑی ہے۔ اُس نے اٹھا اٹھا کر ایک کمرے کے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔

بیگلر نے بیگم میں قدم رکھا، کمرے کی کئی روشن تکی اور ایک بہت بڑے بیل پر ایک عورت عریاں حالت میں پڑی ہوئی تھی، اُنکی گردن پر تلون کا لٹا ہوا ہونہر کی طرح کسا ہوا تھا اور اُس کے عریاں سینے پر جھلدار سیاہ رنگ سے ”جلاد“ لکھا ہوا تھا، بیگلر کچھ دیر تک اُسے دیکھتا رہا پھر نیچے سے بائزرکل نکلا۔

”یہ بھی اُنی جلاد کا کارنامہ ہے۔“ اُس نے لیسپ کی کوتاہیا ”تم شعبہ قتل کو فون کر کے منتقل آؤ یوں کو لگا کر مزدوری کا رولانی انجام دو۔ میں مالکوم کو یہاں سے لے جا رہا ہوں۔“

لیسپ کی انتہا میں سر ملاتے ہوئے کشتی کا سہ ٹیلینوں سے شعبہ قتل کو فون کرنے لگا اور بیگلر نیچے میں دایں ٹوٹ گیا۔ اُس نے مالکوم سے کہا کہ یہاں کچھ دیریں رہیں پھر پورے پورے اُس نے پھر رہے کہ وہ اُسے ساتھ اپنے کمرے کے لئے روانہ ہو جائے۔ مگر مالکوم نے کہا کہ وہ ابھی گھر جانا نہیں چاہتا لیکن چونکہ بیگلر اُس سے کچھ سوالات کرنا چاہتا تھا اس لئے اُس نے مالکوم سے کہا کہ وہ اپنی کارڈ اُسکے پیچھے چلے۔ وہ دروازے والے پیسے گئے وہاں اس وقت مکمل تہائی اور سکون ہو گا اُس نے وہاں بیٹھ کر گفتگو کرنا بہتر ہے گا۔

دس منٹ بعد مالکوم نے بیگلر کو اپنی کار ایک پلکے درخت کے نیچے رک دی، مالکوم نے ایک سندری سائل کا نام لیا تھا، جہاں دل کے وقت بہت سے خولین راج سندریاں تیرنے اور نہانے کے لئے آتے تھے لیکن رات کے اس جتنے میں پورا علاقہ سمنان نظر آ رہا تھا۔ وہ دروازے۔ بیگلر اور مالکوم ٹھنڈی ریت پر پاؤں پاس بیٹھ گئے کچھ دیر تک خاموشی رہی۔ پھر مالکوم نے کہا۔

”یہ واقعہ مجھے تباہ و برباد کرنے کے لئے کافی ہے۔ معلوم نہیں کہ اُس جھگڑا کو مجھ سے ابھی کیا وہی تھی کہ اُس نے اپنا نشانہ بنانے کے لئے میرا انتخاب کیا، اگر آج میری کار کا یہیہ خراب نہ ہو گیا ہوتا تو یہ حادثہ پیش نہ آتا لیکن شاید میری قسمت میں بیکار آ گیا تھا، میں ہیشہ ہراسے پہلے بیگلر کے ساتھ بیٹھ جاتا تھا۔ لیکن اس پہلے کی وجہ سے مجھے دیر ہوئی اور مجھ سے پہلے رہا اُنکی۔“

مجھے انہوں نے مٹر مالکوم۔ لیکن اب کوئی بات چھپانے سے کام نہیں لے گا، بات جو کچھ ہے ظاہر ہو کر جائے گی۔ اس لئے میں چاہتا

ہوں کہ تمام مزدوری باتیں آپ خود ہی مجھے بتا دیں۔

”میں سمجھتا ہوں۔“ مالکوم نے گہری اشروری سے جواب دیا۔

”پوچھو تم کو کیا پوچھنا چاہتے ہو؟“

”یہ عورت کون تھی؟“

”اس کا نام لیزا امیلڈو تھا۔“ مالکوم نے جلتے ہوئے سگریٹ کو گھورتے ہوئے جواب دیا۔ ”تم میری بیوی کو تو جانتے ہی ہو مجھے خود بھی احساس ہے کہ اس کے باوجود مجھے کسی دوسری عورت سے تعلقات قائم نہیں کرنا چاہئیں تھے۔ مگر میری جوانی کا دور اب تم ہو رہا ہے۔ تم اُسے جانی بہار کا آخری نظارہ بھی کر سکتے ہو، پھر حال میری ملاقات لیزا سے ہو گئی اور دم در دونوں ایک دوسرے کی جانب پھٹتے چلے گئے، وہ ایک دلکش شخصیت کی مالک بھی اور میری طرح تنہا بھی، پھر میں نے یہ بیگلر خرید لیا یہ ہماری ملاقاتوں کا مرکز تھا، ہم ہر جمعہ کی رات کو یہاں آتے تھے، یہ ایک طے شدہ پروگرام تھا اور ہمیشہ کی طرح آج بھی میں یہاں ایک دوسرے سے ملتا تھا۔“

”لیزا یہاں رہتی نہیں تھی؟“

”بالکل نہیں، جیسا کہ میں نے بتایا کہ ہم اُسے صرف مجھ کے دن استعمال کرتے تھے، جمہور کا دن مقرر کرنے کی وجہ یہی کہ آج کی رات میری بیوی جلدی سونے چلی جاتی ہے کیونکہ مجھے کچھ روز ہلے یہاں ہاٹوں کی آمدورفت رہتی ہے اور میری بیوی اُن کی خاطر دلدرا تے سبیل کچھ زیادہ آرام کرنا چاہتی ہے۔“

”لیزا اور آپ کے علاوہ اس بات سے کون واقف تھا؟“

”بڑا عجیب سوال ہے!“

”اس میں ابھی کوئی عجیب کی بات تو نہیں ہے، آپ صرف اپنے حالات دیکھ رہے ہیں لیکن مجھے ایک ایسے قائل سے مدعا سنا رہا ہے، جو در قتل کر چکا ہے اور مزید بھی کر سکتا ہے، وہ میکان کی حادثوں سے واقف تھا اور میرا اندازہ ہے کہ وہ آپ کے اس پروگرام کو بھی جانتا تھا، اس لئے میں نے یہ سوال کیا کہ کیا کوئی اور بھی آپ کے اس راز سے واقف ہے؟“

”میں متہربا مطلب سمجھ گیا۔“ مالکوم نے جواب دیا۔ ”ہاں میں نے اپنے کچھ قریب ترین دوستوں کو یہ بات بتادی تھی مگر....“

”کیا میں اُن کے نام پوچھ سکتا ہوں؟“ بیگلر نے بات کاٹتے ہوئے کہا۔

”جواب میں مالکوم نے اُسے اپنی سگریٹ پر ہیرٹ گرن اور اپنے

دو چار قریبی دوستوں کے نام بتا دئے۔ بیگلر نے وہ سب نام اپنی نوٹ

کتاب میں تحریر کر لئے۔

”آپ نے ابھی کہا تھا کہ آج آپ کی کار کا یہیہ خراب ہو گیا تھا؟“

کہتے تھے۔ ”اودہ خدا کیا تہیں یقین ہے۔“ دوسرے شخص نے اثبات میں سر ہلایا اور کمرہ کی زد سے باہر نکل گیا، ”اناؤ سترے رومال سے سپتہ پونچھا اور پھر نرولا۔“

”حضرات! مجھے ابھی بتایا گیا ہے کہ کار کے حادثے میں ماکوم روڈ کا انخفال ہو گیا ہے پولیس کو اپنا بیان دینے کے بعد وہ اپنے گھر چاہے تھے کہ بظاہر کار اٹکے کنٹرول سے باہر ہو گئی اور ویسٹ پوائنٹ کی ایک بہار طری مٹرک سے نیچے سندنڈی گڑی۔ مٹر ڈل.....“

پوکی کا چہرہ چل اٹھا۔ اس کا بلان اسکی توقع سے کہیں زیادہ کامیاب جا رہا تھا، شاید قسمت بھی اسکی امداد کر رہی تھی، اس نے اپنی سٹ واپس کی طرف دیکھا، بارہ بیگرنڈنٹ ہوئے تھے، اس نے ٹی وی سکرین دیا۔ اور اپنی چوہلارہ قصیں اُتار کر غنائے میں گیس کیا۔ غسل کر کے اس نے ایک ڈھیل ڈال دیا، لاجبام پہنا۔ اور بڑے اطمینان سے ستر برسر گیا، ”وہ اب سے کچھ دیر سید کے واقعات کے بارے میں سوچ رہا تھا، جب وہ اس سٹنگلی داخل ہوا تھا۔ عقی دروازے کا قفل توڑنا اس کے لئے کچھ زیادہ مشکل ثابت نہیں ہوا۔ وہ اندر پہنچ کر اندر سے کین انخفا کر نے لگا۔ لڑواؤ نے آئی تھی، جیسا کہ اسے ماکوم کے ایک دوست برک دیم کی زبانی معلوم ہوا تھا۔ اس وقت برک کلب کے ایک دوسرے سکرٹوئیں میں بات کر رہا تھا کہ پوکی نے اسکی گفتگو میں لی چنانچہ اسے معلوم تھا کہ لڑواؤ نے کلب چھپنے کی بجائے ”اودہ بیلر دیم کے پردے کے پیچھے چھپا ہوا اس کا منتظر تھا، اس نے اسے لباس اُتار دیا، دکھا اور جب اس نے اپنا بائیلن کا لباس موزہ اُتار کر چھپکا تو وہ اس سے صرف ایک فٹ کے فاصلے پر آ کر کڑا، اس کا ارادہ اپنے ہاتھوں سے کام لینے کا تھا، لیکن جب لڑنے سے خود موزہ فراہم کر دیا تو اس نے اس سے پورا فائدہ اُٹھایا۔“

اجانک ایک کار کی آمد نے پوکی کو اس کے خیالات سے جھٹکا دیا۔ اس نے اٹھ کر کھڑکی سے سجا سکا، کچک اور سبک کار سے اتر کر اپنے کیمین کی طرف چاہے تھے۔ پوکی دوبارہ اپنے ستر پر اکر بیٹ گیا۔ ایک بل اُسے ایک آخری نیشنل اور کرنا تھا، اسے بے گناہ گویا دولت کی فصل تیار ہو جائیگی۔ اور پھر صرت اسے کا شائبہ رہ جائے گا، اس کا بلان ٹھیک اسی طرح لگا کر رہا تھا جس طرح اس نے سوچا تھا، اب ایک مہفتے کے اندر لافروہ دولت میں کسیل رہا ہوگا۔ اور اس طرح عقرب لمبے والی دولت کے خواب دیکھتے دیکھتے نہ جانے کب اسے نیند آگئی۔

میرے مہیلے بہت پریشان تھیں، مٹی، ملٹی، اور پانچ دوسرے کرائم رپورٹرز سے بڑی دیر تک۔ اپنے اُسے سیدھے

”ہاں جیب میں یہاں آئے کیلئے اپنی کار میں بیٹھے لگا، تو دیکھا کہ اس کے ایک لنگے پیسے کی ہوا نکل گئی ہے، میرا ستر چھپتی کر گیا تھا۔ اس نے مجھے خود ہی پتہ برکت پڑا جو کچھ میرے کاموں کا عادی نہیں ہوں اس نے ضرورت سے زیادہ درنگ نہ کی۔ عام طور پر نیو جے تک پہنچ جاتا ہوں۔ مگر مجھے زیادہ فکرنہیں تھی، میں جانتا تھا کہ لڑواؤ مجھے سے پہلے ہی پہنچ گئی تھی، جب وہ میرا انتظار کرے گی، بہر حال میں تو بیک پر تیس منٹ پر جنگل پہنچا اور میرا کواں اس حال میں دکھایا۔“

اس کے بعد چونکہ جھگڑ کو کوئی اور سوال نہیں کرنا تھا اس نے اُسے ماکوم کو گھر جانے کا ستورہ دیا اور بھی کہہ دیا کہ وہ پولیس کے ایک دو آدمیوں کو اس کے گھر تک پہنچانے کے لئے گا۔ اودہ برس والوں کو پریشان کرنے سے روک سکیں، نیز یہ کہ اگر کوئی بات ہوگی تو کمپین ٹرل خود اس سے ملاقات کرے گا ماکوم نے اس کا شکریہ ادا کیا اور اپنی کالیں بیک کر دیاں ہو گئیں، اس کے جانے کے بعد کچھ بھی اُٹھا اور دی ٹنگل نامی جنگل کی طرف واپس چل دیا۔

اسے کیمین میں اسیلا بٹھا ہوا پوکی ٹی وی پر سنا رہا تھا، ”میرے عزیز میں رہا تھا، جب اور دیکھ شہر گئے ہوں تھے اور بھی تک واپس نہیں آئے تھے، خود پوکی نے ہی جب سے کہا تھا کہ وہ بیگ کو واپس وغیرہ کیلئے باہر سے چلے اور رات کو دیر تک واپس آئے، ٹی وی اناؤ سترے۔“

جلاد کے دوسرے قتل کی روداد سنا رہا تھا۔

”کل ہماری ایک معزز شخصیت مٹر میکان کو

نعم کرنا لگتا، اور آج شہر کی بہترین والکن نواز لیزا میڈوزا اس جلاد کا نشانہ بن گئی۔ آج رات اس شہر کی کوئی ایسا فرد نہیں جس کے ذہن کو یہ سوال پریشان نہ کر رہا ہو کہ اب اس کی باری آئے والی ہے، سوال یہ نہیں ہے کہ اب جلاد کی اور کی زندگی کا حراصلہ کر کے گایا نہیں، بلکہ یہ ہے کہ اب اس کا تامل حل کلب اور اس پر ہوگا۔ یہاں میرے پاس جیت آف پولیس کیہ بین ٹرل.....“

پوکی مسکرائے لگا۔ شہر میں ایک اٹھانے خوف کی فضا بڑی کامیابی سے چھائی جا رہی تھی، اس نے ٹی وی پر ٹرل کا انٹرویو بھی سنا، اور یہاں تک کہ لوگ خوفزدہ نہ ہوں پولیس اپنے تہتر درانے سے قاتل کا سراغ لگانے کی کوشش کر رہی ہے، مگر پوکی جانتا تھا کہ خوفزدہ عوام خواص کیلئے یہ اپیل کوئی اثر نہیں رکھتی تھی، اب اس فضا میں اگر ایک قتل اور ہو جائے تو پھر یہ پورا شہر گریباخت کی۔ دوسرے سٹوڈیو میں کسی۔ گرفت میں آجائے گا۔ پوکی یہی سوچ رہا تھا کہ لاجبام اسکی نظر ٹی وی اسکرین پر پڑی۔ اناؤ ستر کی شخص سے سرگوشیوں میں بات کر رہا تھا، پھر اس نے اُسے

سوالات سے پریشان کرنے کے بعد شعل سے دفع ہوئے تھے رات کے ٹھکانے
 ختم تھے، ہیٹلے کے ساتھ اُکی پوری مونیکا اور کینٹن ٹرل بھی بیٹھے
 تھے، مگر کینٹن ٹرل اتنا گھبراہوا نہیں تھا جتنا ہیٹلے..... اُسے
 یہ خیال پریشان کئے تھے مانتا تھا کہ وہ قتل ہو چکے ہیں، پورا شہر اور خاص طور
 سے عظیم امرام ایک عجیب خوف اور دہشت میں مبتلا ہے..... جگہ جگہ
 تک پولیس قاتل کو گرفتار کرنا تو رہا، الگ بھی سرائچ نہیں لگا سکی ہے کہ وہ
 کون ہے اور کیوں قتل کر رہا ہے، جب مونیکا اُنکڑے کو سونے کیسے چائی تو ٹرل
 نے میز ہیٹلے کو بچھانے کی کوشش کی اُس نے کہا کہ پولیس حلیہ یا دیر پر حال
 قاتل کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہو جائیگی، لیکن جس طرح خود ہیٹلے اور بریں
 والے اِبنامد عمل ظاہر کر رہے ہیں اس سے تو قاتل کے مقصد کو تقویت حاصل
 ہو رہی ہے، پھر قاتل شہر میں ایک خوف دہراں کی فضا جاری کرنا چاہتا ہے
 اور علما ایسا ہی کیا جا رہا ہے۔

یہ سن کر ہیٹلے کو سخت غصہ آیا، یہ گویا بارہ راست اُکی تو بریں
 تھی اُس پر الزام تھا کہ وہ قاتل کا مقصد پورا کر کے تین مژدوں میں ہوا
 ہے چنانچہ اُس نے غصہ میں بھرتے ہوئے ٹرل سے کہا کہ وہ اپنے الفاظ کی
 وضاحت کرے۔ اس پر ٹرل نے جواب دیا کہ قاتل کے پیچھے کوئی دُکونی
 مقصد ضرور ہوتا ہے، قاتل اب تک دُشمن کر چکا ہے اور ہر ہوشیار اُس
 اپنے آپ کو چھپانے کے کج ہے۔ جلا دے۔ دے تاکہ نہ مان لیا ہے۔ جو
 دُشمن ہوئے تھے اُن کی شہر کا مالدار شہری ہے اور دوسری ایک بوسیتار
 ان دونوں کی کوئی بات مشترک نہیں ہے سوائے اُس کے کہ اس طرح قاتل کو ٹرل
 مل رہی ہے اور شہر میں خوف دہراں کی شکل رہا ہے اور یہی قاتل چاہتا ہے
 مگر ایک پاگل آدمی خوف دہراں کیوں بھیلانا چاہے گا۔ ہیٹلے
 نے پوچھا۔

”اس سوال کا جواب دہی معلوم ہونا باقی ہے۔ ٹرل نے کہا۔
 میں یہ نہیں کہتا کہ میرا خیال ہی درست ہے، کوئی اور دُکھی ہو سکتی ہے مگر
 علما جو کچھ ہو رہا ہے وہ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔“
 ”میں بہت تنگ گیا ہوں۔ ہیٹلے نے اُسے ہونے کہا۔
 ”فی الحال میں تیرے نظر سے اس اتفاق کرتا ہوں لیکن عوام کو مطمئن کرنے کے
 لئے خالی نظریات سے کام نہیں چلا“ میں ماننا ہوں کہ تم اپنے طور پر پوری
 کوشش کر رہے ہو سوائے یہ کہتا ہے سو رہی ہے کہ اپنی جلد جلد کو اور زیادہ تر
 کروڑ رات بہت جا چکی ہے اب تم جا کر امرا کو اور مجھے ہی آرام کرنے دو۔
 میں کی تم سے پولیس بیٹا کار میں ملاقات کروں گا۔“
 ”ضرور۔“ ٹرل نے بھی اُسے ہونے جواب دیا۔ ”تم عجیب
 چاہو بیٹا کو مارا سکتے ہو!“

جیک انڈررز پلازہ بیچ ہوٹل کا چوک بار دور رہی
 جنگ عظیم کا ایک بہرہ ور تھا اور بہادری کے کئی تھے جیت چکا تھا۔ وہ
 اس علاقہ کی ایک معروف شخصیت تھا اور گزشتہ تین سالہ سے ہوٹل میں
 چوکس بار کی حیثیت سے ملازم تھا، سچے کے اوقات میں لوگوں کی آمد و رفت
 کم ہوتی تھی اُس نے جیک کو پیڈری میٹنل سے گپ شپ کرنے کا موقع
 ملنا تھا، پیڈری ایک کانسٹیبل تھا جو ہوٹل کے سامنے ٹریفک کنٹرول کرتا تھا۔
 چنانچہ اس سچ کو بھی دو دنوں میں باتیں ہو رہی تھیں اور غا ہرے کہ گفتگو کا موضوع
 تازہ ترین صور حال تھی۔

”میرا خیال ہے کہ یہ جلا دے کہ وہ کوئی ایسا پاگل آدمی ہے جو
 دو ہفتہ دنوں سے نفرت کرتا ہے۔“ جیک نے کہا۔

”دولت مندوں سے نفرت کرنے کیلئے آدمی کا پاگل ہونا
 ضروری نہیں ہے۔ پیڈری نے جواب دیا۔ ”مثال کے طور پر میں خود بھی ان
 لوگوں سے محبت نہیں کرتا۔“

”مگر معاشرے میں دولت مندوں کا بھی بہر حال کچھ نہ کچھ
 فائدہ ضرور ہوتا ہے۔“

”ہاں تم تو یہی کہو گے، ہمیں ان لوگوں سے ٹپ جوتی ہوگی۔“
 اسی وقت ایک ٹیلی فون رولز لائن کار ہوٹل کے سامنے آکر رُک گیا
 جیک نے پیڈری کو ایک طرف بلاتے ہوئے جلدی سے آگے بڑھ کر دروازہ
 کھولا۔ کامرے آتے والے شخص رولز لائن براؤسٹین ایک کامیاب دسپل تھا،
 جو کہ تقریباً ہر صبح ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے اپنے نوکروں سے ملاقات کرتے آتا تھا۔
 اُس نے جیک کے سلام کا جواب دیا اور پوچھا۔
 ”تجھے ابھی سڑنگ رولز کو نوٹ نہیں دیکھا۔“
 ”ابھی کہاں جناب!“ جیک نے جواب دیا۔ ”ابھی اُن کو براؤر
 ہونے میں پوسے پندرہ منٹ باقی ہیں۔“

”بہر حال اگر وہ تم سے سیکیورٹیاں نہیں پوچھیں تو کہہ دینا کہ
 میں ابھی نہیں آیا ہوں۔“ رولز نے کہا اور جیک کے ہاتھ میں ایک ڈالر کا
 نوٹ پڑا دے ہوئے وہ ہوٹل کے اندر چلا گیا۔
 ”دیکھا۔ میں نے کیا کہا تھا۔“ پیڈری نے اُسے جلتے ہی
 کہا۔ ”ہمیں دروازے کی بات پر ٹپ مل جاتی ہے، میں یہاں برسوں سے کھڑا
 ٹویٹ دیتا ہوں مگر آج تک کسی نے سیکیورٹیاں نہیں ایک ڈالر کا نوٹ نہیں دیا۔“
 اُسے میں اپنی غفیت کا اثر یا پھر شہری بدقسمتی ہی کہہ سکتا ہوں
 جیک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

وہ دونوں اسی طرح آپس میں گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ ایک
 دُکھی بستی عورت جو کافی عمر رسیدہ تھی، قیمتی لباس اور انگلیوں میں ہیرے
 کی انگوٹھیں پہنے ہوئے، باہر نکلی، جیک بڑے ادب سے اس کی طرف بڑھا۔

”سز کلین آپ کہاں جا رہی ہیں؟“ اُس نے جیسے گہری تشویش سے کہا۔ ”کیا ڈاکٹر لوشٹن نے آپ کو پہلے قذافی کی اجازت سے دی۔“

”نہیں اجازت تو نہیں دی۔۔۔۔۔ مگر۔۔۔۔۔ بڑی عورت نے ہیکچا پتے ہوئے کہا۔“

”آپ اپنے کمرے میں جا میں سز کلین؟“ جبکہ نے عورت کو در بارہ ہوئی میں لے جاتے ہوئے کہا۔ ”میں سز کلین سے کہوں گا کہ وہ ڈاکٹر لوشٹن کو فون کر کے آپ کے باہر نکلنے کی اجازت حاصل کر لیں، دوسری صورت میں میں یقین ہے کہ یہ آپ کے لئے نقصان دہ ثابت ہو۔“

وہ عورت کو لائے لے گیا اور جب وہیں آیا تو پہلی کمرے میں کمرے میں بیٹھی تھیں جس کے شوہر نے اس کے لئے چاس لاکھ ڈالر کی جائداد چھوڑ گئے ہیں اس پر بیٹھنے پر پوچھا کہ اس کا بڑا بیٹا خاتون نے اس خدمت کے عوض کتنی پیسے دی۔ جبکہ مسکرا کر بولا۔ ”یہ ایک کاروباری راز ہے“ جوہر ایک کونہ میں تباہی جاتا تھا۔ پہلی نے ایک ٹھنڈی ماس بخوری اور جبکہ سے ہاتھ ملا کر اپنی ڈیوٹی کی مقررہ جگہ جلتے کیلئے آگے بڑھا۔

اور جبکہ اسی وقت پیلٹا ناٹ کلب کی چھت پر بیٹھے ہوئے ہوئی تھوڑے ہی وقت میں اپنی راضی میں بیٹھ کر پیلٹا کو پے پیڈی کو جاتے دیکھا پوئی گزشتہ تین گھنٹے سے وہاں چھت پر لیٹا ہوا تھا کلب کی جارنگ نہ عمارت چلازہ بیچ ہوئی سے تقریباً ایک ہزار فٹ کے فاصلے پر واقع تھی، پوئی وہاں اپنی بوکس میں ٹھیک صبح کے چھ بجے پہنچ گیا تھا، چھ بجے اس لئے کہ اُسے یقین تھا کہ اس وقت اُسے کو نہ بوکس سے باہر نکلے اور راضی لے جاتے ہوئے نہیں دیکھ سکے گا۔ وہ اس کلب سے اچھی طرح واقف تھا کلب کی عمارت شہر کی سب سے بڑی عمارتوں میں شامل تھی اور اس کے عقیب جھٹے میں لہے کا تزیین بھی لگا ہوا تھا جو گھومنا ہوا نہ تھا اگر عقیب زینے سے اترتا چڑھتا بہت آسان تھا مگر پوئی جانتا تھا کہ اُسکی آمد کے مقابلے میں اُسکی دایہ نہیں زیادہ مشکل ہوگی کیونکہ اُس وقت تک علاقہ میں لوگوں کی چپل پہل شروع ہو چائی لیکن اسے بہر حال یہ خطہ مول لیتا ہی پڑا۔ یوں بھی وہ خطرات سے گھبرانے والا آدمی نہیں تھا۔

اُس نے اپنی رستہ دہان کی طرف دیکھا تو بیکر بیٹا لیس منٹ ہوئے تھے، مگر پوئی بڑا فک کر رہا تھا چار با چار لوگوں کے درمیان اُسکی نگاہ چمک پڑی اور اُس نے اپنا سر ہلایا، جبکہ ٹھیک وقت پہنچ گیا تھا۔ اُس نے اپنی ٹیلیفون میں دیکھا، جبکہ کچھ گھبرا ہوا سا معلوم ہو رہا تھا۔ مگر اُسکی پریشانی جائزہ ہی اُسے ایک مشکل کام سمجھانا تھا۔ تقریباً اتنا ہی خطرناک تھا کہ خود اُس کا کام تھا اب سچوینٹ کی بات اور ہے اُس نے اپنی ٹیلیفون کو ہونٹ کے دروازے کی طرف جاتے ہوئے سوچا۔

اور جس سز کلین کے دروازے کے دروازے پر فون ہوئی، جو کہ راجہ ایک اُسکی آمد کا منتظر تھا، رات تقریباً دھاتی وقت ہوئی سے باہر نکلتی تھی وہ جبکہ قذافی کوئی عورت تھی اس کی عمر تریالی کے قریب تھی اور وہ ہوئی کے اُن چھانوں میں شامل تھی جن کی مسئلہ راضی ہوئی میں ہی تھی یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ وہ بہت دولت مند تھی اور اُسکی دولت محض کی ایک بات سے ظاہر تھی کہ اُسے پاس ہوئی کے بہترین کمرے تھے ایسے کمرے جہاں کلاہین کو دلورس بہت تھا۔

چار سال قبل اپنے شوہر کے انتقال کے بعد اُس نے اپنی اولہ کا مرکز ایک گستا کو بنا لیا تھا ایک عام کی فٹا جو جبکہ کے نزدیک ہزاروں خاطر تواضع کی مستحق نہیں تھی جو کہ سز کلین کے دروازوں کے لئے راضی تھی۔ لیکن جبکہ کی رائے اس لئے پیچھے کچھ ہو خود سز کلین کے نزدیک دوسری دیاں سن کیا کا نام تھا، اُس کا سب سے قیمتی اثاثہ اُسکی دوست اُسکی ساتھی ملکہ شایا کی اولاد سے بھی زیادہ پیار تھی چنانچہ جبکہ سز کلین اپنی دوسری کے ساتھ رہتی تھیں اور جبکہ ایک سہارا کے ساتھ اُس کی طرف بڑھا۔

”گڈ رننگ دام!“ اُس نے اچھے کہا۔ ”آج صبح صبح کو مزاج کیسا ہے؟“

”بہت اچھا ہے۔“ سز کلین کے دروازے پر کھانا سترت ظاہر کرتے ہوئے جواب دیا اور پوئی کو اشارہ کرتے ہوئے بولی۔ ”کوئی! اس شریف آدمی کو گڈ رننگ کہو۔“

مگر کوئی نے سلام کا جواب نہ دیا ”نہیں دیا“ یا نہیں البتہ ہونٹ کے قالین پر بیٹھا کر دیا۔

”اوہ! ڈیر“ سز کلین نے یہی سے جبکہ کی طرف دیکھا ”یہ سراسر میری فطرت ہے مجھے کوئی کچھ پلاز سبیلے لے کر آتا ہے تھا۔“

ظاہر تھا کہ اس حرکت کے بعد قالین کو دھو کر صاف کیا جاتا تھا اور جب تک دوسرا قالین بھی بچھا تھا مگر یہ دوسری جبکہ کے فاضل میں شامل نہیں تھی اس لئے پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔

”کوئی بات نہیں دام!“ اسی چھوٹی چھوٹی باتوں پر رہتی ہیں! اُس نے جلدی سے کہا ”مجھے امید ہے کہ آج صبح کی چپل قذافی کو آپ کا خوشگوار پیش گی!“

”ہاں آج صبح میرے خوشگوار ہے“ جس وقت وہی تاشہ کر رہی تھی تو میں چاروں کا چھوٹا۔۔۔۔۔

یہ وہ آخری الفاظ تھے جس سز کلین کے دروازے کے اندر کیونکہ فوراً ہی ایک گولی اُس کے پیٹ کو چھیدتی ہوئی سر میں اتر گئی اور سز کلین کے دروازوں میں خروش پھیل رہی تھی۔ ایک لمحے کے لئے جبکہ نے اپنے بڑے دل

پاس گری ہوئی لاش کو دیکھا اور پھر دوسرے لمحے اس کا فوجی مزیت یافتہ ذہن جاگ اٹھا، اُس نے جنگ کے دوران گورلا جہاد بارڈر کے ہاتھوں اتنے آدمی نہ مٹتے دیکھے تھے کہ فوراً ہی معاملہ کی تہمت بہتج گیا۔ وہ تیزی سے گھوما اور اس کی دور بین نظریں مقابل کی علامتوں کی جھجکوں کا جائزہ لینے لگیں اور اُس نے بیلوٹا نائٹ کلب کی ایک چھت پر ایک آدمی کو تیزی سے نیچے جھکا کر پھینکے دیکھ لیا اور پھر دوسرے لوگوں کی طرح جینے جلانے میں وقت ضائع کئے بغیر وہ بول کی سیڑھیاں اتر کر مرکز پر آگیا اور نائٹ کلب کی طرف دوڑنا شروع کر دیا جبکہ مرکز کے دوسرے سربراہان تھا۔ اچانک کانسٹیبل پیڈلر کیسٹن نے اُس کا نالہ کرنا شروع کیا، اُس کے نصییر جبیک نے زور سے جھلکا کر کہا۔ "قاتل نائٹ کلب کی چھت پر ہے میرا ساتھ آؤ پیڈلر! ہم آگے بڑھیں گے۔"

مگر ظاہر تھا کہ اب اس عملی جھگ دوڑ کی نہیں رہی تھی۔ اس کی رفتار سست پڑنے لگی اور پیڈلر جلد ہی اُس کے قریب آگیا، جبیک نے اُسے ہانپتے ہوئے بتایا کہ قاتل کلب کے قریبی زینے سے اتر کر فرار ہونے کی کوشش کرے گا اسلئے وہ اُس کی طرف چلے۔ اور ابھی لو کی تھوڑی سی مسافت پر اُسے قریب پہنچ گیا، دونوں نے بیک وقت ایک دوسرے کی طرف دیکھا، پیڈلر نے یہ دیکھتے ہی کہ اس انڈین کے ہاتھ میں رائفیل ہے، جلدی سے اپنا دیوڑھا نکالنا چاہا، لیکن ابھی اُس کا ہاتھ دیوڑھا نہ پہنچا ہی تھا کہ اُس نے اپنے سینے پر ایک زبردست ضرب محسوس کی اور وہ دیں گر گیا اُس نے پھر بھی اُٹھنے کی کوشش کی، مگر اتنی دیر میں لو کی اُس کے سر کا نشانہ لے کر گولی چلا چکا تھا۔

تیزی سے بھاگتے ہوئے لو کی پارکنگ پلاٹ کی طرف بڑھا۔ وہاں اس وقت صرف دس بارہ کاری کھڑی ہوئی تھیں، اُس نے پھر بھی ایک ایسی کار تلاش کی جس کا دروازہ داخل نہیں تھا اُس نے تیزی سے چھپن سیٹ پر بیٹھتے ہوئے دروازہ بند کر لیا اور نیچے جھک گیا۔ چنانچہ جس وقت جبیک باہر آیا تو وہاں پہنچا تو لو کی نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا۔ پیڈلر پر ایک ناکہ ڈالنے ہی جبیک کو یقین ہو گیا کہ وہ ہر قسمی مدد سے بے نیاز ہو چکا ہے اُس نے پیڈلر کی دیوڑھا نکال لیا اور پارکنگ پلاٹ کے دوسرے دروازے کی طرف بھاگتا ہوا اُس کا خیال تھا کہ قاتل اُس کی طرف سے بھاگا ہو گا، لو کی نے اُسے چلتے دیکھا اور بڑے اطمینان سے ردال انگلر رائفیل کو صاف کیا اور اُسے کار کی سیٹ کے نیچے چھپا دیا۔ اُسے یہ رائفیل چھپڑائی تھی دروازہ رائفیل ہاتھ میں لے کر وہ لوگوں کی نظروں میں آنے سے نہیں بچ سکتا تھا اُس وقت تک پارکنگ پلاٹ پر ادھر بہت سے لوگ آگئے تھے اور دوسرے ہوئے کانسٹیبل کی لاش کے گرد جمع ہو گئے تھے۔

لو کی بھی بڑے اطمینان سے کار سے نکلا اور آہستہ آہستہ قدموں سے چلتا ہوا پارکنگ پلاٹ سے باہر نکل آیا، بعد اس طرف جا رہا تھا جہاں اُس کی بیوک کاکھڑی تھی۔

اور اُس وقت جب یہ ہنگامہ جاری تھا، جبکہ لوگوں کے ہجوم میں راستہ بناتے ہوئے لو کی اس جگہ پہنچا جہاں مسز ٹک برادر کی لاش پڑی ہوئی تھی سب لوگوں کی نظریں لاش پر تھیں کوئی بھی کسی کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا، جبکہ نیچے جھکے ہوئے لو کی کے پیٹ میں ایک کاغذ لگا کر فوراً ہی پھینک دیا گیا کسی نے بھی اُسے نہیں دیکھا، تو اُس کے کانوں میں جب پولیس نے ہجوم کو کچھ ہٹا کر حالات پر قابو پایا تب لو کی کے سسٹن منیجر کی نگاہ کوئی پر پڑی اور یہی تھا جس نے لو کی کے پیٹ میں چھپنا ہوا کاغذ نکالا جس پر بے ڈھنگے حروف میں "جلاد، بخر رہتا۔"

۴

دریان

بہت جھلک دیکھی تھی اُس نے قدرتی طور پر پریں ریل اور دی دی کے مٹانے سے اُس سے انڈر ولو لینے کیلئے بے چین تھے۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ اس نکتہ پہنچ سکے، منیر سہیل نے نے پلازہ بچ ہوئے کے ڈائریکٹر سے بات کر کے جبیک کو کچھ دن لینے کیلئے کہا جس کے پاس ڈلاس جانے پر آمادہ کر لیا۔ لیکن اُس کے جانے سے قبل سہیل نے بیگز اور ٹرلے اُس سے مختلف سوالات کئے، ان سوالات کے جواب میں جبیک نے بتایا کہ مسز ٹک برادر ایک جانی پہچانی شخصیت تھیں، وہ پانچ سال سے ہوٹل میں مقیم تھیں اور یہ کہ سبھی لوگ اُن کے پاس مول سے واقف تھے کہ وہ پونے دس بجے اپنی کتیا لو کی کے ساتھ بٹلنے جاتی تھیں، قاتل کے بارے میں جبیک نے بتایا کہ سر کے زخم اور جس انداز میں مسز ٹک برادر گولی کھا کر گری تھیں، اُس سے جبیک نے سمٹ کا اندازہ لگاتے ہوئے بیلوٹا نائٹ کلب کی عمارت کی طرف دیکھا اور وہاں اُسے ایک آدمی جلدی سے چھپنا دکھائی دیا۔ وہ آدمی کوئی بھی ہو سکتا تھا لیکن جبیک کا تاثر تھا کہ وہ رنگ دانسل سے تعلق رکھتا تھا۔ اور اُس کے خیال میں اُس نے کسی رنگین پڑے کی قمیص پہن رکھی تھی۔

جبیک کے جانے کے بعد منیر سہیل نے ایک مرتبہ پچاس بات برائے ناراضگی کا اظہار کیا کہ اب تک میں قتل ہو چکے ہیں، اور پولیس عموماً کچھ معلوم نہیں کر سکتی ہے۔

"اسی بات نہیں ہے" ٹرل نے جواب دیا۔ "وہ اصل تم پولیس کے کام کرنے کے طریقوں سے واقف نہیں اس لئے یہ سوچتے ہو۔"

کر رہے تھے۔ جوان وارداتوں کے سلسلے میں کسی نہ کسی طرح کی معلومات پلپس تک پہنچا نا چاہتے تھے۔ لیسپ کی کو یہ کام اپنے فالٹین میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ تھا۔ مگر معاملہ روزی کا تھا اس لئے کہ اس طرح اپنی اہلیت چھپاتے ہوئے لوگوں سے حالات کرنے میں مصروف تھا۔

”اچانک ایک خوبصورت لڑکی اس کے سامنے آکھڑی ہوئی۔
”میرا نام مینڈی لوکس ہے اور میں پلوٹا کلب میں رہتی ہوں۔“
اُس نے کہا وہ لیسپ کی کو بڑی تعریفی نظروں سے گھور رہی تھی۔

”تم نہیں کچھ بتانے آئی ہو؟“ لیسپ نے پوچھا۔
”دوسری راتوں نے مجھے کہا اور میں چلی آئی، کون جانے
جو کچھ مجھے معلوم ہے وہ کوئی اہمیت بھی رکھتا ہے یا نہیں، یا میں صرف تمہارا
وقت ہی ضائع کر رہی۔“

”تم میرے وقت کی بڑا دست کر، کوئی بات اہم ہے یا نہیں
اس کا فیصلہ کرنا میرا کام ہے، تم تو کچھ کہنے آئی ہو وہ علحدگی کے کہہ دو۔“
”در اصل میں نے اس آدمی کو دیکھا تھا“ اس نے اس وقت اپنے
کمرے میں سو رہی تھی، ”گوئی طے کی آواز اور پھر جوت و پکار سے میری آنکھ کھل
گئی میں نے جھانک کر دیکھا، نیچے دروازے سے لوگ آکر جمع ہوئے تھے اس
پے جا لے پلپس میں کین لاش وہاں پڑی تھی، اتنے میں نے اس انڈین کو کار
سے نکلتے دیکھا۔“

”تمہارا مطلب یہ کہ تم نے پارکنگ پلاٹ پر کھڑی ہوئی ایک
کار سے آدمی کو نکلتے دیکھا؟“
”ہاں۔ مگر وہ میری کا تھی!“ مینڈی نے جواب دیا۔ ”اُس کی
بازی خراب تھی اس لئے میں نے اسے سینوں سے استمال نہیں کیا ہے۔
وہ وہیں پارکنگ پلاٹ پر کھڑی رہتی ہے۔“
لیسپ نے علحدگی مینڈی سے کچھ بتایا تھا، وہ
ایک کاغذ پر لکھا اور پھر اس پر اُس کے کو خط کرا لئے۔



د گھنٹہ بعد جب چیف آف پلپس کیمپن ٹیل۔
میر ہیلے سے ملنے آئے اس نے پہنچا، ہیلے بہت پریشان بیٹھا تھا۔
اس کے پاس فون پر فون چلے آئے تھے، شہر میں خوف و ہراس پھیل چلا ہوا
تھا اور اس خوف سے گھر آکر شہر کے مالدار لوگ جن میں اُس کے دوستوں کی
خاصی شامل تھی، پلپس کے تحفظ کا مطالبہ کر رہے تھے۔ ٹیل کو دیکھ کر اُس نے
اطمینان کی کسانٹی۔

”میں پہلی کامیابی ہوئی ہے۔“ ٹیل نے اُسے بتایا۔
”کسی کامیابی؟“ ہیلے نے بتائی سے پوچھا۔
”میں قاتل کا حلیہ معلوم ہو گیا ہے۔“ ٹیل نے جواب دیا۔

اب تک ہم دو تین مفید باتیں معلوم کر چکے ہیں مثلاً یہ کہ ہم جانتے ہیں کہ یہ جلاؤ
اکسلا کام نہیں کر رہا ہے، اُسے کچھ سامنے بھی ہیں کسی نہ کسی ماحول میں کی کار
کے پسینے ہوا کمال میں کد قاتل کو بڑا مینڈوزا مکان میں کھیل لے، پھر کسی
نے منسٹرنگ برولر کلتا کے نہیں وہ کاغذ بھی پھینکا یا تھا اور ظاہر ہے
کہ وہ قاتل نہیں اس کا کوئی سامنے تھا۔ دوسری بات ہم یہ معلوم کر چکے ہیں کہ
وہ کوئی انڈین تھا۔

”لیکن ان معلومات سے علم کا فائدہ ہوا۔ قاتل اب بھی تمہاری
دسترس سے اتنا ہی دور ہے جتنا پہلے تھا۔“

”اس طرح گھبراتے سے کچھ حاصل نہ ہوگا“ محرم جلدیابیر کوئی
ایسی فعلی ضرورت ہے اس سے کہ وہ پلپس کی گرفت میں آجائے۔“
”لیکن میں پسینے کو کیا بناؤں گا؟“ مینڈے نے پوچھا۔

”اُن سے کہہ دو کہ ابھی تحقیقات کر رہے ہیں، انہیں غریب
کچھ تیلنے کی ضرورت نہیں ہے۔“ ٹیل نے جواب دیا۔ ”اور اگر کسی کو مورد
الزام بنانا ہی ہے تو تمہارا نام ہے۔“

جب سیر ہیلے جلا گیا اور ٹیل اور دیگر اس میں تبادلہ خیالات
کرنے لگے۔ ٹیل نے کہا کہ وہ اب بھی قاتل کا مقصد واضح طور پر نہیں سمجھ سکا
اب تک جو کچھ ان افراد نے کہہ دیا ہے وہ اس کے درجہ کے برعکس دالے
تھے اور تینوں فعلی کلب کے برعکس تھے، پھر اس نے بیگم سے پوچھا کہ وہ فعلی کلب کے
بائے پسینے کیا جانتا ہے، اس پر مینڈی نے جواب دیا کہ یہ بہت مخصوص لوگوں کا

کلب ہے اور جسے مجھے لوگوں کو مہر بنایا جاتا ہے، صرف داخلہ ہی پندرہ
ہزار ڈالر ہے اور سالانہ چندہ اُس کے دو گنا ہوتا ہے، اس کے علاوہ ایک لاکھ
شرط ہے کہ اُس کے ہر ممبر کو تین رینگ کھیلنا آنا ہو، ٹیل کا خیال تھا کہ
ٹیل مہمکان، ماحول میں رڈوں اور سڑکوں پر رینگ مینڈی کلب کے ممبر تھے
اور جگہ ہے کہ اس میں کوئی، اُس طرح پرشیدہ ہوا اس کیلئے کلب کے کسی شخص سے
بات نہ کرنا پڑے گی۔ اس کے علاوہ قاتل ان تینوں افراد کے معلومات سے واقف

تھا۔ ادھر بات اُسے کوئی تمہاری آئی ظاہر کرتی ہے، اس نے کسی اپنے
آدمی کی تلاش شروع کی جسے حویہ اندرونی معلومات رکھتا ہو اور اس کا
کلب سے کسی کوئی تعلق ہڈنٹل کے طور پر وہ کلب کا کوئی ملازم بھی ہو سکتا ہے
ابھی ان کی باہمی گفتگو بہت ہی قوت کی گفتگو کیجے گی۔ ٹیل
نے لیسپ کا شمار بات کی اور پھر مینڈی کو بتایا کہ ہاں، اُس کا حلیہ مینڈی کا کوئی
تھا۔ اس نے اس قاتل کو چاہ کر لیا تھا اور اب یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی
ہے کہ یہ وہی شخص ہے جو اگلے دو تین دنوں کے اسٹور سے چرائی گئی تھی۔
اور اس نام نہاد جلاؤ سے تمام فعلی راہ رفتل سے کئے ہیں۔



لیسپ کے اور جبکہ کوئی ان لوگوں سے سوال و جواب

و پیلو ٹا کلب میں چھ لڑکیاں بطور سہیل کام کرتی ہیں، وہ وہیں کلب کی اداری منزل پر واقع مردوں میں رہتی سہی ہیں، یہ کرسے پارکنگ پلاٹ کی جانب بنے ہوئے ہیں انہیں سے ایک لڑکی مینڈی ٹکس کے پاس ایک فورڈ کار ہے، یہ کار مٹی مٹیوں سے اُسکے استعمال میں نہیں ہے اور پارکنگ پلاٹ پر کھڑی رہتی ہے فائرنگ کی آواز اور لوگوں کے شور وغل کو سن کر اُسکی آنکھ کھلی گئی۔ اور اُس نے کھڑکی سے جھانک کر دیکھا، اُس کا بیٹا چچا کر اُس نے ایک انڈین کو اپنی کار سے نکل کر لوگوں کے جھرم میں شامل ہونے دیکھا، وہ کار مرسے سپر کوارڈ منگوالا ہے، اُسکی پچھلی سیٹ سے وہ رانفل بھی برآمد ہوئی ہے جس سے پولیس میں پڑی سیکیورٹی کو کوئی مارا نہیں گئی، وہ آدمی غالباً ایک کو دیکھ کر کار میں چھپ گیا تھا اور جب لوگ جمع ہوئے تو اُن میں شامل ہو کر نکل چھا گا۔ مینڈی نے نہیں اُس کا حلیہ بھی بتایا ہے اُس کے کہنے کے مطابق اُسکی عمر پچیس چھتیس سال ہے، سرکے بال سیاہ ہیں اور صحت مند جسم کا مالک ہے، وہ شیکر دہن ہے بلکہ انڈین ہے۔ اور اُس نے چھ لڑکیوں میں سے کئی ہے وہ بہت ہوشیار آدمی معلوم ہوتا ہے ہیں رانفل براؤن کیوں کے نشانات نہیں مل سکے۔

”تم نے اُس کا حلیہ برسی میں دیکھا ہے؟“ سید نے پوچھا۔
 ”میں نے مناسب سمجھا پہلے اس سلسلے میں تم کے گفتگو کروں“
 ٹیل نے جواب دیا۔ ”مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ یہ لڑکی کون سی ہے سو سے زیادہ سینول انڈین مختلف قسم کے کام کرتے ہیں اور ان میں سے بیشتر فوجی ہیں۔ اور تقریباً سب ہی چھ لڑکیوں میں سے ہیں، یہ ایک طرح سے اُنکی پوشاقام میں گئی ہے اور عام لوگوں کے نزدیک ایک انڈین سے دوسرے انڈین کو تیس کرنا مشکل ہوتا ہے، علیحدہ ہمارے مدد کر سکتا ہے۔ مگر اس سے دو شواہد بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔“

”میں اس بات کو سمجھتا ہوں کہ سید نے کہا۔“ مگر ہمارے پاس کوئی اور چارہ بھی تو نہیں ہے، لوگ پولیس پر اور مجھ پر تنقید کر رہے ہیں کہ اب تک ہم اس سلسلے میں کچھ نہیں کر سکے ہیں اور اب یہ اہم غیر معلوم ہوئی ہے تو ہم اسے چھاپ نہیں سکتے ہیں ابھی ایک برس کا فزٹس لگایا جا رہا ہے۔“

○
ہنگے کی آنکھ کھلی تو اُسکی رستہ واضح سے مطابق دن کے ڈھانچے جیسے تھے اُس نے غور سے گھڑی کو دیکھا تو سچ چلا کہ وہ سید ہو چکا ہے گورالاس وقت ڈھانچے سے بھی زیادہ نیچے کا اسکان تھا وہ جلدی سے اُٹھ کر بیٹھ گئی۔ جب اُسے سنا چھوڑ کر چلا گیا تھا اور اب تک واپس نہیں آیا تھا، کہیں وہ بالکل ہی تو نہیں چلا گیا۔ میک نے گھبرا کر سچا اور جلدی سے اُٹھ کر کھڑکی سے جھانکا، باہر کوئی کار نظر نہیں آ رہی تھی۔ اُس نے ہاتھ روم میں جا کر جلدی جلدی منہ ہاتھ دھو یا، بالوں میں لٹکھا کیا

اور ہاتھ روم سے باہر آ رہی تھی کہ اُس نے چپک کر کمین کے کھلے دروازے میں کھڑے دیکھا۔

”جسم کہاں چلے گئے تھے؟“ میک نے تیزی سے پوچھا۔
 ”جلدی سے اپنا سامان باندھ لو، ہم یہاں سے جا رہے ہیں۔“ چپکے سے سپاٹ چہرے کے ساتھ کہا۔

”کہاں جا رہے ہیں؟“ میک کے سر پر استغناء نکل گیا۔
 جواب میں چپکے سے اُسکے منہ پر ایک تھپڑ رسید کیا۔
 ”میں کہہ رہا ہوں اپنا سامان باندھ لو“ وہ سخت بچے میں بولا۔
 میک اب بھی اسے حیرت سے گھور رہی تھی۔

”کیا ایک اور تھپڑ کی ضرورت ہے؟“ چپکے سے کہا۔
 اور میک نے جلدی سے تھک کر ٹانگ کے پیچھے سے اپنا سفری بیگ نکالا اور اس میں اپنی چیزیں بھرنے لگی۔ اُس وقت کمین کا دروازہ کھلا اور لوکی تھوڑا اندر داخل ہوا اور چپکے سے اس کے پیچھے سے اشارہ کیا۔ میک باہر چھوڑ گیا کہ جلدی جلدی سامان باندھنے کی تاکید کی اور لوکی کے ساتھ اُس کے کمین لگایا۔ اُس نے دیکھا کہ لوکی نے اپنا سفری بیگ پہلے ہی باندھ رکھا ہے۔

”تمہیں معلوم ہی ہے کہ کیا یہاں کہاں جا رہے اور کیا رہا؟“
 لوکی نے کہا۔ ”جانے سے پہلے یہاں کا حساب صاف کر دینا اور اس عورت سے بات کرتے ہوئے ذرا احتیاط رہنا“ میں اب جا رہا ہوں۔ یہ بات مت بھولنا کہ میں کئی دن سے مجھے دس بجے تم سے رابطہ قائم کرنا اور یہ کہہ کر لوکی کمین سے نکل گیا، اس کے بعد جب لوکی نے دفتر میں گیا۔ جہاں اُس نے ہول کی مالک مرسیرس کو بتایا کہ وہ جا رہے ہیں۔ اس پر مرسیرس نے کہا کہ پہلے تو تم نے ایک ہفتے ٹھہرنے کا خیال ظاہر کیا تھا۔ اُس کا جواب میک کے پاس تیار تھا، اُس نے بتایا کہ انہیں کچھ دوست مل گئے ہیں جو جاتے ہیں کم کم ان کے ساتھ ٹھہریں۔ پھر اُس نے ہول کے حساب کے بارے میں پوچھا، مرسیرس نے کہا کہ اگرچہ اُنہوں نے ایک ہفتے کا کامیابی سے کر دیا تھا لیکن چونکہ جانے کے بارے میں پہلے سے کوئی نوٹس نہیں دیا گیا تھا اسلئے حساب کتاب برابر سمجھا جائے۔ جب نے کوئی اعتراض نہیں کیا مرسیرس نے لوکی کے بارے میں پوچھا۔ جب نے کہا کہ وہ انڈین اُن کا دوست نہیں تھا بس یوہنی راستے میں ملاقات ہو گئی تھی۔ ہول کا حساب چکا کر وہ کمین میں واپس آیا اتنی دیر میں میک اپنا سامان باندھ چکی تھی۔ چپکے سے اپنا اور میک کا تھپلا اُٹھا کر بیوک کار میں رکھا۔ میک نے لوکی کے بارے میں سوال کیا کہ وہ کہاں ہے اور کیا وہ ہمارے ساتھ نہیں جا رہا ہے؟
 ”کون پوکی۔؟ ہم کسی پوکی کو نہیں جانتے۔“ چپکے سے اُسے

تیز دند نظر دلوں سے گھورتے ہوئے کہا۔

ملک نے اس کا خطرناک موڈ دیکھ کر مزید سوال کا ارادہ ترک کر دیا۔ وہ دونوں کا ریشہ ادرک اور سیراڈا زمرستی کی جانب روانہ ہو گئی۔ شہر میں داخل ہو کر جاننے والے علاقے کا ٹرک کیا، وہاں ملک نے ایک جگہ کار روک دی اور ملک کو پیچھے اڑ کر بنا پتیلہ اٹھانے کا اشارہ کیا پھر راستے اپنا بیگ اٹھا یا اور دونوں پیدل جلد سے یہ ساحل سمندر کا کریشیل ابریا تھا، وہ لوگوں کے درمیان بازار سے گزرتے ہوئے فروٹ مارکیٹ پہنچے۔ اور پھر ایک تنگ گلی میں داخل ہوئے، گلی کے دونوں طرف نکلوانی سے بنی ہوئی دو منزلہ عمارتیں چمک گئی کی آخری عمارت کے سامنے دو لگا۔ ملک کو باہر چھوڑ کر وہ اندر داخل ہوا جہاں ایک نیم تاریک راہداری کے آخری سرے پر ایک انڈین بیلی تھا، جس کے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ مسٹر ادرک سبز جوڑے نام سے کمرہ خیرین تک لایا جا چکا ہے اور یہ کمرہ خیرین پہلی منزل پر واقع ہے۔

چک اور ملک کمرے میں پہنچے وہ ایک عتیق کمرہ تھا جہاں ساحل کا مسافر صاف نظر آتا تھا۔ ملک کو کمرہ پھر پسند نہیں آیا اور اس نے پوچھا کہ ہوتل کو کھوڑ کر کہاں آ کر کھڑے نہیں کیا، مسطرت ہے؟ "کوئی ہوتل؟" ملک نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"آخر معاملہ کیا ہے چک؟ تم کیوں مجھے پاگل بناتے ہو؟" ملک بولی "میں نے تم سے پوچھی کہ باقی میں سوال کیا۔ تم نے کہا کہ کون پوکی؟ پھر اب تم کہہ دو کونسا ہوتل؟"

"ہم تم سے پوکی سے بھی نہیں ملے تھے اور نہ کسی ہوتل میں ٹھہرے تھے۔" چک نے جواب دیا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ پولیس سوال کرے تو مجھے یہ بتانا ہوگا؟" "اب تم کچھ سمجھو واری کا ثبوت پتہ نہ کر رہی ہو۔" چک مسکرایا۔

"ہاں یہی بات ہے۔ مذہم کی پوکی کو جانے میں اور نہ کسی ہوتل میں ٹھہرے تھے۔ اور ملک نے اپنا ایک فیصلہ کر لیا۔

"نہیں چک! وہ دہریہ۔" اب میں اس صورت حال کو برداشت نہیں کر سکتی۔ میں جا رہی ہوں۔ ہم اگر اس انڈین سے ملنے کو چاہتا ہوں جتنے ہو تو رکھو۔ میں اب تمہارا ساتھ نہیں دے سکتی۔ میں کسی سے کچھ نہیں کہوں گی۔"

"اب تم نہیں جا سکتیں۔" چک نے چاقو نکال دیا۔ "میں نے تمہیں پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ ایک بار سامے ساتھ آئے کے بعد تم سوچو پڑ کر نہیں جا سکو گی۔ تم نے خود اپنی مرضی سے ہمارا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا تھا اگر تم نے جاننے کا ارادہ بھی کیا تو میں اس چاقو سے تمہارے گھر سے کر دوں گا۔"

ملک ہم کمرہ گئی، اب اس کے پاس چک کے اشاروں پر

چلنے کے علاوہ کوئی راستہ نہیں تھا۔

●●●

پولیس نے پیراڈا زمرستی آنے کے لئے ایک ٹیک ڈرائیور سے لفٹ لی۔ ٹرک ڈرائیور سمیت باوقفی قسم کا آدمی تھا۔ اس نے راستے میں پوکی کو شہر کے تازہ ترین حالات سے مطلع کیا اس نے کہا کہ ابھی کچھ دیر پہلے اس نے ریڈیو سنا تھا، خبروں میں بتایا گیا تھا کہ وہ جلاہ جواب تک تین فیصلے کر چکا ہے کوئی انڈین ہے اور یہ بات پولیس کو اس لڑکی کے بیان سے معلوم ہوئی جو بیلا ملک میں جہٹل کا کام کرتی ہے اور وہیں ملک کی بالائی منزل کے ایک کمرے میں رہتی ہے، اس کا نام میٹری لوکس ہے اس نے فائن کوئی کار سے نکل کر جو میں شامل ہوتے دیکھا تھا، وہ کار میں باقی قاتل پولیس میں کوئی مارنے کے بعد چھپا تھا کسی کی کار تھی اس بیان نے اسے پولیس کے لئے ایک اہم گواہ بنا دیا ہے، اور وہ اس کی پوری حفاظت کر رہی ہے، پولیس کا ارادہ ہے کہ شہر کے تمام انڈین لوگوں کو لائیں میں کھڑک کے میٹری سے قاتل کی شناخت کرانے۔ تم بھی انڈین ہو میرا لشکرہ مانو تو آج ہی پیراڈا زمرستی جاننے کا خیال ترک کر دو۔ یہ شہر اب کچھ دنوں تک انڈینوں کی سیلے خطرناک ثابت ہوگا۔ پوکی بڑی خاموشی کے ساتھ یہ سب باتیں سننا رہا۔

○

پولیس سے میٹری دارگیت گزشتہ دو گھنٹے سے پابو ملک کے بارنگ پلاٹ پر عقی زینے کی جھگڑا کر رہا تھا۔ سارا سینٹ پیگلر نے اس کی ڈیوٹی لگاتے ہوئے کہا تھا کہ میٹری کے کمرے تک جانے کا واحد راستہ عقی زینہ ہے اور میٹری پولیس کی اہم گواہ ہے اس لئے دارگیت پوری ہوشیاری سے اس کی دکانی کرے رات سے پہنچے جب دارگیت ٹہکتے ٹہکتے گیا تو وہ ایک طرف پیچ گیا ملک کے اندر سے مختلف سازوں کی آوازیں باہر تک آ رہی تھیں، دارگیت نے تھکے تھکے انداز میں جیب سے سگریٹ نکالتے ہوئے عقی زینے کی طرف دیکھا۔ جو جانکی رکتی میں بائیں صاف نظر آ رہا تھا پھر اس نے بائیں ناکال ایک تیلی جلائی۔

تیلی ابھی جل ہی تھی کہ پوکی نے، جو بہت دیر سے اندھیرے میں چھپا موقع کا منتظر تھا، اپنا چاقو بھینکا۔ سازوں کے شور میں دارگیت کے منہ سے نکلنے والی مہم راہ دب کر رہ گئی۔ اور وہ وہیں ٹوٹک گیا پوکی دے پاؤں آگے بڑھا منتقل پولیس میں سے چاقو نکال کر اسی کی آستین سے خون آلودہ کھل کو پھینکا اور عقی زینے پر چڑھنے لگا ملک میں کام کرنے والی پڑوسوں کے کمرے کے باہر اس کا نام لکھا ہوا تھا اس لئے پوکی کو میٹری کا کمرہ تلاش کرنے میں کوئی رحمت نہیں ہوتی۔

اُس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا، پولیس نے میڈی کلک میں کام کر سکتے تھے کہ دیا تھا، اس لئے وہ اپنے بستر پر رہی تھی، پوکی اُنکے بستر سے پانچ چار کڑ کا اور ایک چھٹکے ہوئے اپنا دستا نہ سینا ہوا ہاتھ اُسکے منہ پر رکھ دیا، میڈی نے چونک کر اُنھیں کھولیں مگر اس سے پہلے کہ وہ یہ جان سکی کہ کیا واقعہ پیش آیا ہے، پوکی کا قاتل اُسکے سینے سے گزرتے ہوئے دل میں بیست ہرچکا تھا۔

۵

والٹن

والٹن نے جس کا باپ اُسے زندگی میں برعکھیلنے کے علاوہ کبھی کوئی کام نہیں کیا تھا، اُس دن صبح کی ڈاک کے جبانے ہ خط ملا جو اس پہلے کی کچھ تین دولت مند مردوں کو مل چکا تھا تو اسے خوف کے اس سے ٹھیک سے ناشتہ بھی نہیں کیا گیا، وہ پہلے ہی ان غنی و امرا توں خاص طور پر مترنوب کردار کے قتل سے سہما ہوا تھا، پھر اس نے خبروں میں یہی سنا تھا کہ میڈی کو جس کو پولیس کا تحفظ حاصل ہوا تھا اس طرح اپنے کمرے میں سوتے ہوئے قتل کر دی گئی۔ اور وہ پولیس میں بھی ماما گیا، جو اس کی حفاظت کیلئے متعین کیا گیا تھا۔ اس خبر نے اور بھی پریشان کر رکھا تھا کیونکہ اس کا مطلب تھا کہ پولیس بھی اُس قاتل جلا دے خلاف کسی کا تحفظ نہیں کر سکتی، پھر یہی اُن کی سر اس خط نے پوری کر دی۔

خط اُسی جلا د کا تھا اور اُس میں لکھا تھا کہ اگر وہ زندہ رہنا چاہتا ہے تو خط میں لکھی ہوئی ہدایات کی پابندی کرے، ان ہدایات میں کہ گیا تھا کہ وہ ایک سو ڈالر کے پانچ نوٹ ایک لفافے میں بند کرے اور اس لفافے کو ایئر پورٹ لابی میں لٹکے ہوئے ٹیلیفون بوٹھ پر لٹکے۔ کے اندر جا کر فون کے پیچھے پیسہ چسپاں کرے، اُسے ہدایت کی گئی تھی کہ یہ کام آج بارہ بجے دیر تک ہونا چاہئے، ورنہ اُس کا بھی وہی حشر ہوگا جو اس سے پہلے تین دولت مندوں کا ہو چکا ہے۔

والٹن والٹن ایک ہی ہرنا نہیں جانتا تھا اور اسے بھی یقین تھا کہ پولیس اُسے اس جلا د سے نہیں چاسکتی، پھر یہ کہ جان کے مقابل میں پانچ سو ڈالر کی حقیقت ہی کیا تھی۔ چنانچہ اُس نے اُس جلا د کی ہدایت کے مطابق عمل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

۶۶

پوکی کے تھوڑا سا زور پٹ کی لابی میں جہاں کوئی فون بوٹھ لگے تھے، ایک خالی کرسی پر بیٹھ کر اخبار پڑھنے لگا۔ وہاں اور بھی کوئی سیمینل انڈین بھولہ فرشتیں پہنے ہوئے تھے، کسی نے اُن کی طرف

کوئی توجہ نہیں کی، سارے گیارہ بجے سے چند منٹ بعد اُس نے لاش والٹن کو لابی میں داخل ہوتے دیکھا، فون ٹی کلک میں اُسے کی رتبہ دیکھ چکا تھا اس لئے فوراً پہچان گیا۔ والٹن ایک بوٹھ پر لٹکے۔ میں دھال ہوا اور پھر چند لمحوں بعد باہر نکل آیا اور جی طرح آیا تھا اُسی طرح لابی سے چلا گیا۔

پوکی کا دل جا ہا کہ وہ بوٹھ میں جا کر دیکھے، وہاں فون کے پیچھے لفافہ لٹکا ہوا تھا، مگر اُس نے فوراً اس حرکت سے باز رکھا، وہ پہلے ہی ایئر پورٹ پر موجود رہے کہ ایک خطرہ دل سے رہا تھا، اُس نے سوچا، کیا والٹن کی پولیس کو اس خط کے بارے میں متادیا ہے؟ اور کیا اس وقت پولیس بوٹھ پر لٹکے۔ میں داخل ہوئی تو ان کی عمرانی کر رہی ہے ہاں نے چاروں طرف دیکھا، مگر اسے کوئی ایسا فرد نہیں نظر آیا جس پر پولیس میں ہونے کا شبہ کیا جاسکے اس درمیان میں کوئی لوگ بوٹھ لٹکے میں داخل ہوئے اور فون کے چلے گئے، کسی نے اُنہیں روکنے کی کوشش نہیں کی، پوکی کو طعنا ہو گیا۔ وہ اٹھا اور طے سے اطمینان سے چلتا ہوا لابی سے باہر گیا۔ یہاں بھی کچھ فون بوٹھ لگے ہوئے تھے وہ ایک فون بوٹھ میں داخل ہو گیا اور فون کرنے لگا۔

۶۷

چکے اور ایک اپنے کمرے میں بیٹھے تھے۔ ٹھیک پونے بارہ بجے فون کی گھنٹی بجی، چک نے بسوڑا ٹھٹھا اور فوراً پوکی کی آواز پہچان لی، پوکی نے صرف اتنا کہا کہ "ایئر پورٹ بوٹھ اے" اور رابطہ منقطع کر دیا، چک کو اپنے رنگ دے میں ایک سبکی سی دورتی ہوئی محسوس ہوئی، وہ جانتا تھا کہ پوکی اس وقت تک فون نہیں کر سکتا تھا جب تک اُسے یقین نہ ہو جاتا کہ رسم وہاں موجود ہے، اُس نے ریسورڈر اپس رکھتے ہوئے ریگ سے کہا۔

"تمہیں ایئر پورٹ جانے، وہاں لابی میں بوٹھ نمبر "اے" میں داخل ہونا اور سیاحوں کے انفارمیشن سینٹر کا نمبر ڈائل کرنا۔ یہاں لے کہ اگر تم سے کوئی پوچھے تو تمہا سے پاس اُسکے سوال کا جواب موجود ہو۔ پھر جس وقت نمبر ڈائل کر رہی ہو تو فون کے پیچھے ٹولنا، وہاں تمہیں ایک لفافہ ڈیپ سے چسپاں ہوا ہے، اس لفافہ کو فوراً اپنے سینے پر رکھ کر بیٹھ جانا، لینا لفافہ حاصل کر کے تمہیں سیدھا وہاں واپس آنا ہے اس کا خیال رکھنا کہ پوکی تمہاری ایک ایک حرکت دیکھ رہا ہوگا۔"

"کون پوکی؟" مسک نے سپاٹ لیجے میں کہا، چک سے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی۔

"شاباش! اب سمجھ رہی ہو جا رہی ہو۔" وہ بولا۔ "بہر حال خیال رکھنا کہ تمہاری نگہانی کی جا رہی ہے اب جاؤ۔"

ملک کے جانے کے بعد ملک بھی اُس کے تعاقب میں چلا۔ اُس نے ملک کو بس اسٹینڈرپ ایکسپریس سوار ہوتے دیکھا اور علی سے سامنے پارکنگ پلاٹ کی طرف لپکا، جہاں اُسکی بیک کار کھڑی تھی پھر تیزی سے چلا پلٹے ہوئے تھے۔ دس منٹ پہلے ان پورٹ پرنس پہنچ گیا۔ اور ایک ٹیب اسٹال کی آڑ میں کھڑا ہو گیا، اُس نے ملک کو بس سے اتر کر ایئر پورٹ کی لابی میں چلے دیکھا، وہ اُسکے پیچھے چلا، پھر اُس نے ملک کو دھوکے لے کر "میں داخل ہوتے دیکھا، مگر پھر ایک ٹیب ہی چوٹک اٹھا، نہ جانے کس طرف سے نکل کر پولیس کے دو جاسوس جو ہم سے گزرتے ہوئے فون پوچھوں گی کی طرف بڑھ رہے تھے۔ چاک کوسپینہ اُگیا۔ کیا سیگلسکا راز فاش کر دی؟ ۔۔۔ اُسے فوراً یہاں سے نکل جانا چاہیے، مگر وہ اتنا سہا ہوا تھا کہ قہقہے نہ اٹھا سکا۔ پولیس کے جاسوس فون پوچھوں کی طرف سے فریجنگ چکر لکھیں۔ دوسری طرف ٹھوم کر اُس نوجوان سمنول انڈین کا راستہ روک کر کھڑے ہو گئے جو ابھی اُسی لابی میں داخل ہوا تھا۔ چاک نے پیشانی سے پسینہ پونچھتے ہوئے اطمینان کی گہری سانس لی، اسی وقت ملک بھڑکنے لگی اور دروازے کی طرف چلی، ملک بھی اُس کے پیچھے کچھ فاصلے دیکر چلتے ہوئے ایئر پورٹ سے باہر نکل آیا، اُس نے ملک کو بس میں سوار ہوتے دیکھا اور علی سے اپنی بیک کار کی طرف لپکا۔ ملک جس بس میں سوار ہوئی تھی اُس میں صرف باغیچہ سافروں کے وہ بیس کی سیٹیں آخری سیٹ پر جا کر بیٹھی تھیں اور جب کسی تو اُٹھنے بیگ کھول کر لفافہ نکالا، پھر کچھ بچھلے ہوئے اُسے کھول کر دیکھا۔ لفافے میں پانچو ڈالر کے نوٹ دیکھ کر وہ کچھ خوفزدہ سی ہوئی، پھر اُس نے ٹولوں کے ساتھ وہ خط بھی دیکھا جو جلا د کی جانب سے بھیجا گیا تھا اور پھر جیسے ایک پردہ سا دھن سے اُٹھ جانے سب کچھ اُسکی سمجھ میں آ گیا، اب تک اُسے جن بات کا محض شک تھا، وہ ایک حقیقت بن کر اُسکے سامنے آئی۔ وہ فوراً سمجھ گئی کہ پہلا دپو کی کے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ اور اب تک یہ جلا دین زندگیاں ختم کر چکا ہے، ملک بھی اُسکے ساتھ ملوث ہے، اور وہ خود کو بھی تو الگ نہیں کہہ سکتی۔ کیا تینے ہاتھوں سے نوٹ اُس نے غلطی میں رکھے اور لفافہ سبک میں رکھا۔

وہ سوچ رہی تھی کہ پولی اس طرح لوگوں کو خوفزدہ کر کے انہیں رستم دینے پر مجبور کر رہا ہے اور وہ اُسکے ذلیلانہ دعوؤں کو وصول کرنا چاہتا ہے۔ کون جانے کہ وہ کس جگہ سے لفافہ لینے چلے اور وہاں پولیس اُسے گرفتار کرنے کیلئے موجود ہو۔ پھر اُسکی موتی ہتھ پھیلے۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ سب کچھ سوچا۔ وہ چاک کیلئے بھی کسی قتل کے معاملے میں جھینٹا نہیں جاتی تھی، ان حالات میں اب اس کے لئے صرف ایک ہی راستہ باقی رہ گیا تھا کہ وہ یہاں سے اسی وقت میا می کے لئے روانہ ہو جائے

اور پھر وہاں کس میں اور اتنی دوڑ چلی جائے کہ جہاں ملک اُس تک نہ پہنچ سکے اور پھر ملک کو پھول کٹنے سے زندگی کا آغاز کرے۔

لیکن وہ میا می کیسے چلے، اُسکے ہاتھ پرلے تو اس کے لیے میں رکھے ہیں اور سب میں صحت دو ڈالر لڑے ہیں۔ دو ڈالر۔۔۔۔۔ مگر دو ڈالر کریوں، اُسکے پاس تو پانچو ڈالر موجود ہیں۔ کیا وہ اس رستم کو اسٹال پر کرسی پر ہے، جرم ہی نہیں لیکن وہ اس انڈین کے پسند سے تو علی گئی، اس رستم سے تو وہ میا می کیس چلی جاتی ہے۔

ملک کا خوف کم ہو گیا اور اُسکی غذا اعتمادی لوٹ آئی، اُسے کچھ فاصلے پر گئے باغیچہ اسٹاپ تھا۔ جیسے ہی بس وہاں رکی وہ علی سے اُتر گئی اور پھر ملک کو معینوٹی سے پوچھے وہ ٹیٹ کی کھڑکی کی جانب چلی۔

”سہیلو۔۔۔“

یہ آواز نہیں تھی، ایک تیز دھماکا تو تھا، جو اُسکے دل میں اترتا چلا گیا۔ وہ دھمکی اور جیسے اُس کا جسم سر پڑ گیا، چاک بیک کار کی کھڑکی سے سر نکلے اُس سے دیکھ رہا تھا۔

”کیا تمہیں لطف چاہئے بی بی؟“ وہ بولا۔



اسیلوٹے بہنیں کا شمار دنیا کے بہترین بہن

کے کھلاڑیوں میں ہوتا تھا لیکن چوٹک کے اس طرح کے مقابلوں سے کوئی دلچسپی نہیں سمجھتی تھی، وہ فٹ بال کے کھڑے کھڑے پر تعاقب کرتے ہوئے تھا، وہ دلچسپ قاصد، خوبصورت اور متاثر کن شخصیت کا مالک تھا اور پیش و آرم سے زندگی بسر کرتا تھا، یوں تو وہ اپنے آپ کو ساٹھ سال کا بتاتا تھا لیکن اس عمر میں اگر سات آٹھ سال اور بھی گزرنے چاہیں تب بھی کوئی فرق نہیں پڑتا تھا، اُسکی صحت بہترین تھی اور وہ کہیں زیادہ کم عمر لگتا تھا۔ چیٹ آف پولیس ٹیرل نے سوچا۔ اور غالباً ٹھیک ہی سوچا کہ ایلوٹ جیسے شخص سے بات کرنے کے لئے لیپکی سب سے زیادہ مناسب آدمی ہے، چنانچہ اس وقت ایلوٹ کے دفتر میں لیپکی اس سلسلے میں کے دوسری طرف منتقل ہوا تھا اور ایلوٹ اُسے اسی نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے آپ اُس تکمیل کو دیکھتے ہیں جو دفعتاً آپ کے سامنے رکھے ہوئے دو دھنیں آگئی ہوں۔ اپنی مخصوص اٹھارہ سپاڈا یا دینا بیسی نے اپنی آمد کا مقصد بتایا، ایلوٹ اُسکی باتیں اس طرح سن رہا جیسے اُسے اپنے کاغذ پر پتہ نہ آ رہا ہو۔

لیپکی نے اُسے بتایا کہ اُسے ایک نوجوان انڈین کی تلاش ہے، اس راہلوٹ نے کہا کہ اول تو اس کیسے ہے، یاد کرنا ہی مشکل ہے کہ کلب کا کوئی انڈین ملازم قتل جیسے عمل کا مرتکب ہو سکتا ہے، دوسرے

کلب کے تمام ملازم برسوں سے وہاں کام کر رہے ہیں اور کبھی سبایہ طبع عمر یا پھر بوڑھے نہیں دیکھ سکتے۔ اُسے پھر اپنا نظارہ نظر سمجھانے کی کوشش کی۔ اُس نے کہا کہ کلب دو دفتر مل گئے جا چکے ہیں، تیسرے کی کار پڑی سڑک سے سمندر میں جا گری اور اس کی داشتہ لڑکی کو قتل کر لیا گیا۔ اس نے پولیس کا خیال ہے کہ کہیں ان کے قاتل اور کلب کے درمیان کوئی تعلق نہ ہو شاید کلب کا کوئی انڈین ملازم ہی قاتل کر رہا ہو۔

”مگر یہ ممکن ہے“ ایلوٹ نے جواب دیا۔ ”ہمارے سب ملازم وفادار ہیں اور ہم سے محبت کرتے ہیں!“

”کیا تم نے اپنے کسی ملازم کو کسی وجہ سے برطرف کر لیا ہے؟“ لیپسکی نے پوچھا۔

یہ سوال سن کر ایلوٹ چونک گیا، اُسے یاد آیا کہ شاید چار پانچ ماہ پہلے کلب کا ایک ملازم جو بیس سال سے کلب میں نوکری کر رہا تھا۔ اپنے بیٹے تھو کو لے کر آیا تھا کہ اُسے بھی کلب میں ملازمت دیدی جائے مگر اس نوجوان میں یہ نہیں ایسی کیا بات تھی کہ اُس نے کچھ دن کی ملازمت کے بعد ہی اُسے یہ کہہ کر الگ کر دیا تھا کہ وہ کلب کے لئے بہت کم عمر ہے۔ اگرچہ بات کچھ اور تھی، مگر وہ بات اس پولیس والے کو کیسے سمجھائے گا۔ نہیں یہی تہہ بہ تہہ کھول کے ذکر کروں کر جائے۔

”شاذ و نادر ہی ایسا ہوتا ہے۔“ اُس نے جواب دیا۔ ”یہاں نوکروں کو عموماً لوڑھا ہونے پر چین فے کر رخصت کر دیا جاتا ہے۔“

”کیا تم اپنے اسٹائن کا کوئی ریٹر رکھتے ہو؟“ لیپسکی نے دریافت کیا۔

”رحمہ ہے تو نہیں“ ایلوٹ نے ہچکچاتے ہوئے تسلیم کیا۔ ”مگر مجھے امید ہے کہ اُسے دیکھنے میں مہمداورفت خانہ ہونے کے علاوہ کچھ حاصل نہ ہوگا۔“

مگر لیپسکی ریٹر کو دیکھتے پھر رہا۔ مجبوراً ایلوٹ کو اپنی میز کی دروازے پر ریٹر کھول کر دکھانا پڑا۔ لیپسکی نے کہا کہ وہ نہ صرف کلب کے تمام ملازموں کے ناموں کی ایک فہرست چاہتا ہے۔ بلکہ وہ اُن سب سے ذاتی طور پر گفتگو کرنا بھی پسند کرے گا، ایلوٹ کو اس فہرست میں کئی نام بھی گناہی تھے۔ اُن میں سے ایک کو یہ دنی آسن ہی گیا اور کچھ دیر کے بعد واپس آکر ملازمین کی ایک فہرست لیپسکی کے حوالے کر دی۔ لیپسکی نے اس فہرست کو دیکھا اور فوراً محسوس کر لیا کہ ریٹر میں جتنے ناموں کا الذراج تھا، اس فہرست میں اُس سے ایک نام کم ہے۔

”متھاسے جسٹریس پندرہ نام ملازموں کے تھے، اور اس فہرست میں چودہ ہیں۔“ اُس نے کہا اور پھر خود غور سے فہرست چیک کرنے لگا۔ جلد ہی اُسے تہہ چل گیا کہ دو نام اس فہرست میں شامل نہیں ہے۔

”اس میں تھو لو کا نام آ نہیں ہے“ اُس نے کہا۔ ”یہ کون ہے؟“

”اوہ! معلوم ہوتا ہے کہ میری سیکریٹری سے غلطی ہوئی“

”ہے۔“ ایلوٹ نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے جواب دیا۔ ”مگر وہ ہمارا سب سے پرانا ملازم ہے! اُسے کام کرتے ہوئے بیس سال ہو چکے ہیں۔“

لیپسکی سمجھ گیا کہ کسی وجہ سے ایلوٹ کوئی بات چھپانا چاہتا ہے۔ وہ چلتے کیلئے کھڑا ہو گیا۔ چلتے چلتے اُس نے پوچھا کہ اگر وہ تھو لو سے بات کرے تو ایلوٹ کو کوئی اعتراض نہیں؟ ظاہر ہے کہ ایلوٹ اجازت دینے کے سوا اور کیا کہہ سکتا تھا، ان چند لمحوں میں وہ اپنی عمر سے کہیں زیادہ بوڑھا نظر آنے لگا تھا۔ لیکن اُسے معلوم نہیں تھا کہ اس کی پریشانی کتنی تم نہیں ہوگی بلکہ اُسے مزید اضطراب میں مبتلا کرنے کیلئے اُنے وہی جال کو اس ملاذ کی جانب سے ایک خط ملنے والا ہے جس میں اُس سے مطالبہ کیا جائے گا کہ اگر وہ اپنی زندگی چاہتا ہے تو پانچ سو ڈالر ادا کرے۔



حیکے کار کو سمندر کے اُس ساحل کی طرف لے گیا جہاں لوگوں کا ہجوم نسبتاً بہت کم تھا۔ کار روک کر اُس نے میگ سے پوچھا کہ کیا وہ لغاتہ لے آئی جواب میں میگ نے اپنے بیگ سے لغاتہ نکال کر حیکے کو دیدیا۔ حیکے نے کھلا ہوا لغاتہ دیکھ کر سمجھ لیا کہ وہ رقم اور جملہ کا لحاظ دونوں چیزیں دیکھ چکی ہے۔ پانچ سو کے نئے کرانے نوٹ دیکھ کر وہ بہت خوش ہوا۔ پھر میگ سے پوچھا کہ کیا وہ جھاک کر سیاہی جانا چاہتی تھی؟ میگ نے نشات میں سر ملایا اور پھر حیکے کی خوشامد کرنے لگی۔ اُس نے کہا کہ یہ پوری ضرورت کوئی پاگل آدمی ہے۔ اُس کا دامنی توازن ٹھیک نہیں ہے، ہمیں ایسے خطرناک آدمی کا ساتھ فوراً چھوڑ دینا چاہئے۔

”چلو ان لاکہ دو پاگل ہے۔“ حیکے نے جواب دیا۔ ”مگر تمہاری قسمی قسمی ہے اور شاید میری بھی، تم جانا چاہتی ہو، جاؤ، چلی جاؤ، لیکن تم زیادہ دیر نہیں جا سکو گی، جب تقدیر ہے تب نہیں ایک سرھرے انڈین کے ساتھ چھپنا دیا ہے، تو اب تم یا میں اُسے نہیں چھوڑ سکتے، چھوڑنا چاہیں تب بھی۔“ فریق کر لو کہ تم میا ہی پہنچ چکی گئیں تب کیا ہوگا؟ دو دست کے فخر تم کچھ نہیں سکتیں اور پھر جانی ہو کر فرار ہونے کا نتیجہ کیا ہوگا۔؟ ایک دن اُس پاگل انڈین کا جاکو متھاسے سینے میں بیوی سے ہوجائے گا۔ تم نے اس لغاتہ میں اُس کا خط دیکھ لیا ہے، چنانچہ اب اپنے اپنے آپ سے بھی یہی سوال کر لو کہ کیا تم زرقہ رہنا چاہتی ہو؟“

میکے کے پاس سوائے خاموش رہنے اور اپنی بد قسمتی پر اُترنے پہلنے کے کوئی چارہ نہ تھا۔



ساحلے علاقے میں شہر کا بازار نصف میل تک پھیلا ہوا تھا، مقامی طور پر دستیاب یا پیدا ہونے والی ہر شے اس بازار میں لچائی جاتی تھی اس بازار میں ہر چیز کی دوکانیں موجود تھیں زیادہ تر دوکاندار انڈین تھے۔ پولی تھولولیک نازنگیوں اور منتروں کے اسٹال کے سامنے کھڑا تھا اس اسٹال کا مالک ایک انڈین تھا جس کا نام لوئیس تھا، لوئیس ایک ایسا آدمی تھا جو دولت مندوں اور پولیس دونوں سے یکساں نفرت کرتا تھا، مگر وہ اپنے کام سے کام رکھتا تھا اور اسی لئے اُس کا بھی پولیس سے سابقہ نہیں پڑا تھا۔ پولی اُس کے پاس آیا اور کہا کہ وہ خبر کی تنخواہ کے اُس کے پاس کام کرنا چاہتا ہے۔ لوئیس پولی کے باپ کو جانتا تھا، وہ یہ بھی جانتا تھا کہ پولی ایک سرکش فوجیوں ہے اور اُس کے پاس غیر تنخواہ ملازمت کرنے کی بھی دانا اُگڑا ہے پولیس چھپنے کی ضرورت نہ ہوئی وہ کی چپکلی ہٹ کے منجیر اُسے ملازم رکھنے کے لئے تیار ہو گیا۔

چنانچہ پولیس کے دوسراہ لباس جاسوس جب دوسری دوکانوں پر پوچھ گچھ کرتے ہوئے اُس کے اسٹال پر گئے تو اُس نے پولی کو اپنا کزن بتایا اور کہا کہ اُس کا نام جو پٹر لوئیس ہے اور اُس کے کزن کا نام جو لوئیس جاسوس نے دونوں کے نام لکھے اور اُس کے بڑھ گئے۔

مگر وہ ایک عجیب سی کوئی جیسے شہر کے باہر تمام ہڈیوں کو چیک کرنے کی دہشت کی گئی تھی اپنی تحقیقات میں کچھ زیادہ کامیاب رہا اور وہ ایک ہڈیوں کی مالک منبر پر تھا ہیرس کے پاس پہنچا تو برہنہ حیلے سے پولی کھانٹے میں مصروف تھی جیکوئی نے اُسے بتایا کہ وہ ایک انڈین کو تلاش کر رہا ہے جس کی عمر پچیس سال، طولی قامت اور سیاہ بال ہیں اور جھوٹا لڑکھن ہوتا ہے، برہنہ حیلے تو اُسے سیدھے جواب دے کر اُٹانے کی کوشش کی۔ لیکن جب پولی نے بتایا کہ اُسے اس انڈین کی تلاش میں قتل کی کچھ دھڑول کے سلسلہ میں ہے تو برہنہ حیلے کو حیلے کرنا پڑا کہ ایک انڈین اُسکے ہڈیوں میں آکر چھپ رہا تھا، پھر جب کافی سوال جواب کیے بعد جیکوئی برہنہ حیلے سے اس انڈین کا حلیہ معلوم کرتے ہیں کامیاب ہوا تو اُسے احساس ہوا کہ برہنہ حیلے کا بتایا ہوا حلیہ اس انڈین سے بہت ملتا جلتا ہے، اُس نے ہڈی کا روبرو بھی چیک کیا جس میں انڈین کا نام ہیری لوکن اور اُس کے دساتھیل کے نام منسٹر اینڈر منز چیک ایلن لکھے ہوئے تھے برہنہ حیلے نے پوچھنے پر اُسے یہی معلوم ہو گیا کہ وہ بیویوں ایک ہی کا ریں ساتھ ساتھ آئے تھے اور ان میں خیر چار اور پانچ میں چھ رہے تھے۔

جیکوئی نے فوراً ہڈیوں کی فون پر سارا حلیہ میگر سے رابطہ قائم کیا اور اُسے اپنی تحقیقات کے بارے میں بتایا۔ میگر نے اُسے دہشت کی کہ وہ چھپ رہے اور یہ کہ وہ ابھی غصہ قتل کے متعلق غلے کو بھول کر روانہ کر رہا ہے۔



سے جس میں اس وقت فنی کلب کی بار بائیکل سنان نظر آ رہی تھی، یو کا تھوڑا سا ٹرکے دوسری جانب گلاس اور ٹین صاف کر کے ایلزہ میں رکھ رہا تھا، یو کا نے پسی کی کو دیکھتے ہی کھجیا کہ وہ کوئی پولیس آفیسر ہے۔ پسی کی نے اُس سے اپنا تعارف کرایا اور کہا کہ وہ ابھی کلب کے سیکرٹری سٹر ایلوٹ سے مل کر رہا ہے وہ سٹر ایلوٹ سے معلوم کرنا چاہتا تھا کہ کیا بھی کلب میں کوئی ایسا انڈین بھی ملازم رہا ہے جس کی عمر پچیس سال، قد لمبا، سر کے بال سو اور سیاہ تھے مگر چونکہ سٹر ایلوٹ کو اب کوئی ملازم بائیں آکا اسلئے وہ یو کا تھوڑے سی بات معلوم کرنا چاہے۔

”کیا آپ سیکرٹری کے بارے میں تو نہیں پوچھ رہے ہیں تھوڑے پوچھا پسی کی کو تو تو نہیں تھی کہ بات اتنی آسان ثابت ہوئی۔“

”کیا وہ یہاں کا کزن ہے؟“ اس نے سوال کیا۔
”وہ مجھ سے بھی اچھا بارہن ہے۔“ بڑھ چھوڑنے کہا۔ سٹر ایلوٹ نے کہا کہ کلب کی ملازمت کیلئے اُسکی عمر بہت کم ہے اس لئے اُسے جلد ہی ملازمت سے بطور کر دیا گیا۔

”وہ اب کہاں ہے؟“
”مجھے نہیں معلوم، چار یا پانچ پہلے وہ شہر چھوڑ کر چلا گیا تھا اور جب سے اب تک مجھے اُسکی کوئی خبر نہیں اس نے کوئی خط وغیرہ بھی نہیں لکھا۔“

مزید سوالات کے جواب میں تھوڑے بتایا کہ اُسکے بیٹے نے تقریباً نو مہینے تک کلب میں کام کیا تھا کہ کچھ معلوم نہیں کہ اُسکے بیٹے اور سٹر ایلوٹ کے درمیان کوئی تھکڑا ہوا تھا یا نہیں، اُسے علی گ کی ہی جھ بٹائی تھی کہ اُس کا بیٹا کم عمر ہے۔ پسی کی نے بڑھ چھوڑے صاف صاف بات کرنے کی ٹھانی، — اُس نے کہا کہ پولیس کی اطلاعات کے مطابق شہر میں قتل کی وارداتیں کرنے والا ایک بائیکل انڈین ہے جسے کلب کے ممبران کے بارے میں اندرونی معاملات کا علم ہے اور چونکہ خطرناک آدمی ہے اس لئے پولیس بے گناہ لوگوں کی جان بچانے کیلئے اس انڈین کا پتہ چلانا ضروری سمجھتی ہے پسی کی نے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس اپنے بیٹے کا کوئی فوٹو ہے اس پر تھوڑے جواب دیا کہ انڈین لوگ شاید یہی فوٹو اُتر دیتے ہوں اس لئے اُسکے

پاس اپنے بیٹی کی کوئی تصویر نہیں ہے۔

”متہار بٹیا کلب کے دو نمونہ نمبروں سے نفرت تو نہیں کرتا تھا؟“ لیسکی نے پوچھا۔

”دراصل گیسے اپنے آپ پر قابو نہیں تھا۔“ بوڑھے بھولو نے تسلیم کیا۔ ”کبھی بھی ایسا لگتا تھا جیسے اُس کا ذہنی توازن درست نہیں ہے۔ چنانچہ اُس نے اپنے ڈاکٹر کے پاس بھی لے گیا تھا۔“

”متہارے ڈاکٹر کا نام کیا ہے؟“
”ڈاکٹر ڈیجی۔“ بھولو نے جواب دیا لیسکی نے اپنی نوٹ بک میں ڈاکٹر کا نام لکھ دیا۔

۶

ایک

طرف شہر قتل کے لوگ دیکھ کر ہلے۔ دوسری طرف لیسکی اپنی رپورٹ پیش کرنے سے پہلے کوارٹر چلا جا رہا تھا۔ کار کا سائرن پوری آواز سے بجاتے ہوئے وہ تیز رفتاری سے ہیز کوارٹر پہنچا، اندر داخل ہوتے ہوئے اُسے ایک لمحے کے لئے خیال آیا کہ وہ گزشتہ دو دنوں سے مسلسل ڈیوٹی پر ہے، رات کو بھی سہیل کوارٹر میں رہتا ہے، لمحے ساتھ ہی اُسے کیرول کا خیال آیا اور اُس نے چارج روم میں سارجنٹ جارج کی نمبر سے پوچھا کہ آیا اُس نے اسکی بیوی کو فون کر دیا تھا۔ جارج نے بتایا کہ وہ کیا فون کرنا خود کیرول نے فون کرتے کرتے اُس کا نام میں دم کھ دیلے اور وہ بہت غصہ میں ملوم ہوتی ہے۔

اُس لیسکی نے جارج کی خوشامدی کہ وہ کیرول کو فون کر کے بتائے کہ وہ کس طرح مسلسل ڈیوٹی دے رہا ہے اور اس وجہ سے کچھ بھی نہیں جاسکتا۔ جارج بڑی مشکل سے راضی ہوا کیونکہ کیرول کے غصے سے وہ بھی ڈرتا تھا۔

اس مہزوری کا اسے فارغ ہو کر لیسکی نے نفی کلب جانے اور وہاں کچھ ہوا تھا اُسکے بلے میں کیپٹن ٹیرل کو اپنی رپورٹ سنائی۔ ٹیرل نے اس سے کہا کہ وہ ڈاکٹر ڈیجی سے مزید معلوم کرے اور اگر بھولو کا رٹا واقعی نیم پاگل ہے تو پھر وہ خبر ایک شہرہ خنص قرار دیا ہے اور یہ کہ کسی آدمی کو بھولو کے گھر بھیجے۔ مگر وہاں اُسکے ملے کہ کوئی نوٹ یا اسکی آنکھوں کے نشانات لمبائیں، اپنے بلے میں ٹیرل نے کہا کہ وہ خود فنی کلب جا کر اسے کچھ نمبروں سے بات کرے گا۔

لیسکی ٹیرل کے آفس سے نکل کر چارج روم کے سامنے سے گزرا تو جارج نے جو ریسورٹ پر اُسے ٹپکا تھا اُسے بتایا کہ فون پر اسکی بیوی بات کر رہی ہے لیسکی کو مجبوراً اُس سے لیوس لینا پڑا۔ کیرول واقعی سخت غصے میں تھی لیسکی نے متعدد بار اُسے بتانے کی

کوشش کی کہ وہ کس بڑی طرح مصروف ہے۔

”اگر تمہیں نہیں ہوتا کہ تم واقعی مصروف ہو تو اب تک طلاق کا مقدمہ دائر کر چکی ہوتی۔“ کیرول بولی۔ ”اسم عذر پیش کرنا سب کر د اور کچھ میں کہنا چاہتی ہوں اُسے بھی سن لو۔“

”میں سن رہا ہوں۔“ لیسکی نے بڑی سعادت مندی سے جواب دیا۔

”میں کبھی میٹبل سے مل کر رہی ہوں.....“
”کہیں تم نے اُسے دھکی کی دوسری بول تو نہیں دیدی؟“
لیسکی نے حلیہ سے کہا۔

”متہارے داغ میں دھکی سے علاوہ کوئی دوسری بات بھی آتی ہے۔“ کیرول نے غصہ سے کہا۔ ”میٹبل نے پہلے ہی کہا تھا کہ وہ جلا کوئی انٹرن ہے اور میں نے نہیں بتایا بھی تھا.....“

”ذرا تھرو۔“ لیسکی نے چہرہ اسکی بات کاٹ دی۔
”پہلے یہ بتاؤ کہ تم نے اسے حرا خور ٹیڑھا کو مزید دھکی تو نہیں دی ہے۔“
”میں شرم آتی جا رہی ہوں، تم ایک بزرگ خالوں کے متعلق اس قسم کے الفاظ استعمال کر رہے ہو؟“ کیرول بولی۔
”جلد آگئی مجھے شرم!“ لیسکی نے اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا۔

”تو اس مرتبہ کس نے کیا تیرا رہے؟“
”تم شرم سے بڑھا!“
”ماں ہاں، میں سن رہا ہوں۔“ لیسکی نے مٹھیاں پھینچتے ہوئے جواب دیا۔

”میٹبل نے کہا ہے کہ تم اپنے جلا کوئی ننگیوں کے درمیان تلاش کرو۔“

”بہت خوب!“ لیسکی نے طنز پر لہجے میں کہا۔ ”کیا بات کہی ہے اُس نے کبھی غلط ہوئی نہیں سکتی، کیونکہ یہ پورا شہر اننگی اور سنگھروں سے چھڑا رہا ہے اور اس اقدارہ پیشین گوئی کے لئے تم نے اُسے میری بہترین دھکی دیدی۔“

”اُس نے کچھ کہا تھا، وہ نے نہیں بتا دیا۔“ کیرول بولی۔
”بہترین تم نے کچھ کہا تھا وہ سچ مٹھلا مگر تم نے اسکی پردہ نہیں کی۔“
”یہ اُس نے دوسرا اشارہ دیا ہے، اب یہ تہاری ذہانت پر محض ہے کہ تم اُسے کس طرح استعمال کرتے ہو؟“

”اتھا اچھا! میں اس پر غور کروں گا۔“ لیسکی نے کہا۔
”لیکن تم نے مسیٹر سوال کا جواب نہیں دیا۔ کیا تم نے اُس بیڑھا کی میری دھکی کی بول بھی دیدی؟“

”لیسکی کو اپنے فقرے کے آخر میں ہی اس بات کا احساس

ہوسکا کہ رولر سیور رکھ چکی ہے۔



اس وقت پوکی دوکان پر اسکا تھا، لوٹیں ایک قوی بارش پیر پڑی گئی ہوا تھا، چک جو بہت دیر سے موتی کی تلاش میں تھا، سرسری انداز میں ہنسنے ہنسنے دوکان تک آیا، اُس نے دیے لیجے پوکی کو لفاظی کرنے کے بارے میں بتایا اور پھر ادھر ادھر دھونڈتے ہوئے بڑی ہوشیاری سے لفاظی پوکی کے ہاتھ میں دیر یا۔

”اس میں ساڑھے تین سو ڈالر ہیں“ وہ بولا۔ ”مہارے کہنے کے مطابق ڈیڑھ سو ڈالر میں نے اپنے حصے کے طور پر نکال لئے ہیں۔“ ”ٹھیک ہے۔“ پوکی نے سر ہلایا۔ ”کل میک کو کچھ زیادہ مصروف رہنا ہوگا۔ میں نے پانچ خط بھیج دیے ہیں۔“ ”پانچ خط! یعنی ڈھائی ہزار ڈالر۔“

”ہاں، پوکی نے ایک تھکیل کے اندر نازکیاں بھرتے ہوئے جواب دیا۔“ ”اور یہ لفظ اُسے کہاں کہاں سے اکٹھا کرنا ہیں، اُسکے بارے میں جلد ہدایات میں نے اس خط میں نازکیوں کے ساتھ رکھ دی ہیں، چک نے غامضی سے اُسکے ہاتھ سے نازکیوں کی تھکی لے لی اور اُسکے بڑھکرا۔“



کیپٹن نے ٹیلر مشین کا پتہ پتا تو اتفاق سے اسی وقت روڈنی بلزن اپنی روس کار سے اُتر رہا تھا۔ روڈنی ملک کے بنیادی ممبران میں سے ایک تھا اور برج کا اچھا کھلاڑی ہونے کے علاوہ ایک کامیاب کسبل بھی تھا، جیسے ٹیلر نے اُسے بتایا کہ وہ کچھ معاملات حال کرنے آیا ہے تو روڈنی نے اُسے بارش میں لے کر بیٹھنے کی پیشکش کی، کیونکہ ٹیلر نے کہا کہ وہ روڈنی کی کار میں گھنٹہ گھرنا زیادہ مناسب سمجھتا ہے، چنانچہ دونوں کار میں بیٹھ گئے، ٹیلر نے کہا کہ وہ پوکی کو تھوڑے سیٹے پوکی تھوڑے بارے میں جاننا چاہتا ہے۔ کیا ملک کی ملازمت کے دوران بھی پوکی اور مسز ٹیک بیروں کا جھگڑا ہوا تھا؟

اس پر روڈنی نے جواب دیا کہ ہاں ایک مرتبہ جب مسز ٹیک برج کیل رہی تھی تو اُس نے کہا کہ وہ اُسکی کتیا لڑی کو باہر لٹھلٹھانے سے بچا پوکی نے جواب دیا کہ وہ بارہو دیگر نہیں جاسکتا، یہ سن کر مسز ٹیک نے اُسے برا کھلا اور اُسکے سامنے تین کھلاڑیوں نے بھی پوکی کو سخت قہر سے کہتے ہوئے اُسے کتیا کیا، ہارے جانے کا حکم دیا، پوکی کو مجبوراً اس حکم کی تعمیل کرنا پڑی۔

”وہ تین کھلاڑی کون کون تھے؟“ ٹیلر نے پوچھا۔

”ٹین میکان، مانگوم روڈ اور جیفرسن لاسی!“

”اور اُن میں سے میکان اور روڈی قتل کے جاچکے ہیں۔“ ٹیلر نے سوچتے ہوئے کہا۔ ”مجھے جیفرسن لاسی سے بات کرنی پڑی۔“ روڈنی نے ملک میں جیفرسن کے بارے میں معلوم کیا تو یہ حال کہ وہ ادھ گھٹنے پہلے جاچکا ہے، لیکن ٹیلر اور روڈنی، دونوں کو کوئی اندازہ نہیں تھا کہ ٹھیک اُسی وقت خوف سے ہوا جیفرسن ٹی ریلوے اسٹیشن کی لابی میں لگے ہوئے فون بکھول میں سے ایک میں کھڑا ہوا فون کے نیچے ایک لفاظی ٹیپ کی مدد سے چپاں کر رہا تھا اور اس لفاظی میں سو سو ڈالر کے پانچ نوٹ رکھے ہوئے تھے۔



میک کے اس حالت کو پہنچ کر جی جی تھی کہ اُس نے اسے بکھر میں باطل ہو جانا چھوڑ دیا تھا۔ بس وہ ایک تین کی طرح ملک کی ہدایت کے مطابق ایک سیڑھی پوکی کی لابی میں داخل ہوئی۔ گزشتہ شام چک نے اُسے بتایا تھا کہ آج اُسے پانچ مختلف مقامات سے پانچ لفاظی لانے ہوں گے۔ اُس نے جی جی کہا تھا کہ پانچ لفاظی کا مطلب سیم ڈھائی ہزار ڈالر اور اگر یہ سیم سچ اُس کے ہاتھ آگئی تو یہاں سے روٹ کر ہو جائیگا، یہ سن کر میک کے دل میں اُمید کی ایک جلی کرن ہوئی۔

”لیکن۔۔۔ لیکن۔۔۔ تم نے پوکی کے بارے میں کیا سوچا ہے۔؟“ اُس نے پچھلتے ہوئے پوچھا۔

چک نے جواب دیا کہ پوکی بلاشبہ نیم پاگل ہے، لیکن اُس نے دولت کمانے کا ایک بہترین پلان سوچا تھا اور چونکہ وہ خود بھی دولت حاصل کرنا چاہتا تھا اس لئے اُس نے پوکی کا ساتھ دینا منظور کر لیا، لیکن کل جیسے ہی اُن کے ہاتھ ڈھائی ہزار ڈالر آئے وہ پوکی پر بدلتے ہیچ کر کہیں چلا جانے کا چک اس انداز سے بات کر رہا تھا، ادھر دوران گفتگو اُس نے جو کچھ کہا تھا اُس سے میک کو یہ اندازہ کرنے میں کوئی وقتہ نہیں ہوئی کہ چک کے نزدیک دولت ہی سب کچھ ہے، وہ میک کو صرف اپنی نفسانی خواہشات پوری کرنے کا ایک ذریعہ خیال کرتا ہے اور کچھ نہیں اور اس احساس کے ساتھ ہی میک کے دل میں اُمید کی جھوٹی جلی کرن آتی ہے، آہی آہی جہنم کی آگ میں اُس نے سمجھ لیا کہ وہ حالات کے ماتحتوں میں ایک کھلوٹے کی مانند ہے، اُس نے اپنے آپ کو ایک ایسے گرداب میں پھینکا لیا ہے جس سے نکلنے کی کوئی امید نہیں کی جاسکتی۔

چنانچہ وہ تین انداز میں لابی میں لگے ہوئے فون بکھول میں سے ہوتے ہوئے تین میں داخل ہوئی اور فون کے نیچے چپکا ہوا لفاظی نکال کر اپنے بیگ میں رکھ لیا، پوکی کے دروازے سے کچھ فاصلے پر چاک بیوک میں اُس کا انتظار کر رہا تھا، میک نے کار میں بیٹھتے ہوئے لفاظی

چک کی گود میں ڈال دیا۔
”کوئی مشکل تو پیش نہیں آئی؟“ چک نے پوچھا۔

”نہیں!“ میگ نے مختصر جواب دیا۔
”اب بھی ریل روڈ اسٹیشن چلتا ہے“ چک نے کہا
”فون بوتھ نمبر ۸۔ لیکن میں وہاں کارپارک نہیں کر سکتا اس لئے دوسرے
اُدھر گھومتا رہوں گا۔“

ریل روڈ اسٹیشن پہنچ کر چک نے کار روک لی۔ میگ کا سر
اُتر کر اسٹیشن کی عمارت میں داخل ہوئی اور پھر فون بوتھ نمبر ۸ سے دوسرے
لغافہ داخل کرنے میں بھی کامیاب ہوئی، وہ لغافہ بھی اُس نے چک کے دیدیا۔
”اب پہلے پاس ایک ہزار ڈالر رکھے ہیں۔“ چک نے جیسے
وہ کاغذ نکالتے ہوئے کہا جس پر چوکی نے مختلف فون بوتھوں کے نمبر
تحریر کئے تھے۔ ”ایکس اینڈ این ہول جانے، وہاں بوتھ نمبر ۴ میں ڈیڑ
پانچ ہزار ڈالر انتظار کر رہے ہیں۔“

پہلی دوبار کی طرح میگ اینڈ این ہوئی کہ بوتھ نمبر چار
سے بھی بغیر کسی دشواری کے لغافہ نکال لائی۔
”یہ ڈیڑھ ہزار ہوئے۔“ چک بولا۔ ”میں دو لفظ لے اور
اور پھر تم یہاں سے روانہ ہو جائیے گے، ایک ایئر پورٹ پر بوتھ نمبر ۳۔
اور دوسرا گے باؤنڈس اسٹیشن پر بوتھ نمبر ۴۔“

ایئر پورٹ پہنچ کر چک نے کار روک لی، ”میگ کا سر اُتری
اور بغیر اُسکی پرداہ کے کوئی اُسے دیکھ رہا ہے یا نہیں بوتھ نمبر ۳ کی طرف
بڑھی ایک ادھیڑ عرادی بوتھ سے باہر نکل رہا تھا، ”میگ اُس کے قریب
سے گزرتی ہوئی بوتھ میں داخل ہوئی اُس نے دروازہ بند کرنے کی بھی
پردہ نہیں کی اور فون کے نیچے ہاتھ کرتے ہوئے اُنکھلیوں سے ٹٹلنے
لگی، مگر وہاں کوئی لغافہ نہیں تھا۔“ ”میگ جب بڑی اُس نے ملہری سے
بوتھ کا منہ دیکھا، وہ بلاشبہ ”سی“ ہی تھا اُس نے ایک بار پھر فون کے
نیچے دیکھا، مگر وہاں کوئی لغافہ ہوتا تو ملتا۔

”میگ تیزی سے ایئر پورٹ سے باہر آئی اور ملہری سے کار میں
بیٹھ گئی۔

”بوتھ میں کوئی لغافہ نہیں ہے۔“ اُس نے چک کو بتایا
”ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟“ چک نے تیزی سے کہا۔ ”ابھی تم مجھے
دھوکا دینے کی کوشش تو نہیں کر رہی ہو۔“

”مہینہ یقین نہ ہو تو میسر لیگ دیکھ لو،“ میگ نے اپنا بیگ
اُسکی طرف اٹھا لیا۔

چک نے بیگ دیکھا، وہ خالی تھا، پھر اُس نے سب سے
کہا کہ وہ دوبارہ جلتے اور تمام بوتھوں میں دیکھے ممکن ہے غلطی سے کسی ہر

بوتھ میں لغافہ چکا دیا ہو، ”میگ ڈری بھی حالت میں دوبارہ کار سے اُتری
ایئر پورٹ کی لائی میں داخل ہوئی، ہر بوتھ میں کوئی نہ کوئی فون کر رہا تھا۔
لیکن اب میگ کو کسی بھی پردہ نہیں تھی، اُس نے بال بال ہر بوتھ کا دروازہ
کھولتے ہوئے فون کرنے والے کو ایک طرف ہٹایا اور فون کرنے کے نیچے دیکھنے
لگی، مگر لغافہ کسی بھی بوتھ میں موجود نہیں تھا، اُسے تمام بوتھ دیکھنے میں تقریباً
پانچ منٹ لگ گئے۔ اُسکی عجیب حرکتوں کی وجہ سے اب سب لوگ اُس کی
طرف متوجہ ہو چکے تھے، مگر میگ اُن سب سے بچتا محسوس ہو رہی تھی، اپنا
کام ختم کر کے وہ ایئر پورٹ سے باہر نکل اور گاڑی چاڑھی۔

”کچھ نہیں ملا،“ اُس نے چک کو بتایا۔
”ابھی ایسا تو نہیں کہ تمہارے پیچھے سے پہلے کسی اور نے
لغافہ نکال لیا ہو؟“

”مجھے کیا معلوم!“ میگ نے شلفہ جھلکے۔
چک کو اس جواب پر غصہ تو بہت آیا مگر وہ کبھی کیا سنا
تھا۔ اگلا اسٹاپ کر کے باؤنڈس اسٹیشن چلتا، ”میگ کا سر
اُتری تو چک نے اُسے ایک مرتبہ پھر یاد دہانی کر لی کہ اُسے بوتھ نمبر ۳
میں جانے، بوتھ نمبر ۳ میں ایک لڑکی فون کر رہی تھی۔“ ”میگ کو کچھ دیر
انتظار کرنا پڑا، جب وہ لڑکی باہر آئی تو میگ اندر گئی، فون کے نیچے
لغافہ موجود تھا، اُس نے لغافہ نکالا اور لا کر چک کو دیدیا۔

”دو ہزار ڈالر۔“ چک نے لغافہ کار کے خلتے میں رکھتے
ہوئے کہا۔ ”چلو کچھ نہ ہونے سے تو یہ رقم بہت بہتر ہے۔ اب تم یہاں
سے سیٹھ اپنے نمبر سے جا کر سامان بانٹیں گے اور لا اس اینجائیر
روانہ ہو جائیں گے۔“

سامان ملانے میں پندرہ منٹ لگا، چک نے بارنگنگ بلاٹ پر کار کھڑی
کی اور کار کے خلتے سے تمام اٹلے نکال کر اپنی قمیص کے اندر رکھ لئے۔
اور پھر ”میگ کو ساتھ لے کر اُس عمارت میں داخل ہوا جس میں ایک کمرے
میں وہ چلے گئے۔“ ”میگ حیا ل چڑھتے ہوئے وہ سوچ رہا تھا
کہ وہ پائل اینڈ این کے اس طرح جگہ جلتے پر سولے ہاتھ لٹنے کے
اور کچھ نہیں کر سکتا، ظاہر ہے کہ وہ اپنی ہر کار کے سلسلے میں پولیس
کے پاس جاسکتا تھا اور وہ دہزار ڈالر جری ہو جانے کی رپورٹ درج
کر سکتا تھا، کیونکہ چک اور ”میگ کی باری تو بعد میں آئے گی، پہلے وہ
خود چڑھا جلتے گا۔“

اور یہ کچھ ہوتا ہوا اُس نے اپنے کمرے کا دروازہ کھولا۔ او
جیسے وہ لپٹ کر گر گیا۔ پوکی تھوڑے آگے سے لپتر پٹیا ہونا نا رنگی
کھار رہا تھا۔

اور اس وقت جبکہ سبک گئے ماڈرن سٹیشن

پر پوچھ مزید سے لفافہ نکال رہی تھی۔ پولیس ہیڈ کوارٹر میں کیپٹن ٹیلر اس نتیجے پر پہنچ چکا تھا کہ پولیٹو پولیٹو وہ جلد دے۔ جرمن چارٹرڈ اب تک کرچکا ہے۔ ولیم ہونل میں تحقیقات کرنے والے شہرہ نقل کی رپورٹ نے اس بات کو اور یقینی بنادیا تھا، شیعہ کوہول کے کہیں میں پولیٹو کی انگلیوں کے نشانات مل گئے تھے، جو اس کے والدین کے گھر میں پائے جانے والے نشانات سے بالکل یکساں تھے رکھتے تھے۔ اتاری نہیں کہیں کے فرش پر چھپی ہوئی چٹائی کے نیچے ایک جگہ ایسے نشانات بھی پائے گئے تھے سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ وہاں کوئی رافٹل جھپکا کر رہی تھی۔ نشانات کے علاوہ وہاں اس ٹیلر کے بھی کچھ قطرے گئے تھے جو رافٹل وغیرہ پالنے کے کام آتے۔

مزید کہ پولیٹو کی مائیکروسکوپک پولیٹو کا حلیہ بیان کیا تھا وہ اس حلیے سے قطعی مشابہت رکھتا تھا جو نیکی کوڈ انٹر وینو نے بتایا تھا اور ڈاکٹر وینو کے خیال میں پولیٹو کوئی کسی حد تک ذہنی مریض ضرور تھا۔

لیکن ان تمام باتوں کا مقصد ابھی تک ٹیلر کی کچھ خبریں نہیں آیا تھا۔

”کیا وہ ان سب افراد کو محض اس لئے قتل کر رہا ہے کہ انہوں نے کبھی اس کو برا بھلا کہا تھا؟ اس نے سیکرے کہا۔“ وہ نیم پاگل ہے۔ ممکن ہے اُسے انسانی خون بہانے میں کوئی لطف آتا ہو۔“

”بہر حال کچھ بھی ہو اب میں اُسے تلاش کر رہا ہے۔“ جواب میں سیکرے نے بتایا کہ اب تک پولیس کے آدمی ایک سو اڑھائی سینول انڈین کے نام دیئے درج کر چکے ہیں اور ان میں سے نصف آدھے ہیں جو ایک دوسرے کے مشابہت نظر آتے ہیں جو بات آ رہے ہیں وہ بھی بقیہ نصف سے مشابہت رکھتے ہیں سوائے اس فرق کے کہ وہ بوڑھے ہیں۔ اُس نے کہا کہ بہتر ہو گا کہ اگر ریڈ اورٹی دی سے یہ اعلان کر دیا جائے کہ پولیس پولیٹو کو ہوسے کچھ بائیں دریا فٹ کرنا چاہتی ہے۔ اگر اس کا پتہ بتائے کیسے کچھ افکار رکھ دیا جائے تو اچھا ہے۔ مگر ٹیلر کا کہنا تھا کہ ابھی تک پولیٹو کو اپنے آپ کو پولیس سے محفوظ خیال کر رہا ہے اعلان ہوتے ہی وہ کہیں چھپ جائے گا اور ایسے وقت میں یہ انڈین لوگ ایک دوسرے کو خوب پناہ دیتے ہیں اور کبھی پولیس کو کچھ نہیں بتاتے۔

اُس کے بعد اس نے پوچھا کہ پولیس کے کارکن ان انڈیوں کے بارے میں جو پولیس تیار کر رہے ہیں ان کا کیا بنا۔ سیکرے نے بتایا کہ وہ پولیس اسٹیشن جیک باجی کے سپرد کر دی ہیں کیونکہ اگر باجی ان سے کوئی مفید

طلب بات معلوم نہیں کر سکا تو کوئی اور بھی نہیں کر سکتا۔ باجی پوری پولیٹو فورس میں واحد انڈین تھا۔ اور یکبارہ سیکشن میں کام کرنا تھا۔

”خیر یہ تو پولیٹو کے بارے میں ہوا لیکن وہ جو اس کے ساتھی تھے مسٹر اینڈرین جیک ایٹن۔ ہیں ہونل کی مالک سے اُن کے حلیہ اور انکی کار کے بارے میں معلوم ہو چکا ہے۔“ ٹیلر نے کہا۔ ”کیوں نہ ہم اُنہیں تلاش کریں اگر وہ گرفتار نہ گئے تو میں ممکن ہے کہ میں ان سے پولیٹو کا سراغ بھی مل جائے۔ فوراً کچھ آدمیوں کو اس کا پراگندہ۔ وہ کہیں نہ کہیں تو سرور سٹھرے ہوں گے سسٹم سے تمام ہونٹوں اور برڈنگ ہاؤسوں میں باور کھج اور اُنھی بولک کار کا پتہ بھی چلاؤ۔“

اُسی وقت میں سر پر رکھا ہوا انٹروم بول اٹھا، ٹیلر نے سرخ دیا اور معلوم ہوا کہ سادھنے چارٹی بات کر رہا ہے چارٹی نے بتایا کہ پاس مسز ڈوٹی ناکی ایک خاتون آئی ہیں اور وہ کیپٹن ٹیلر سے ملنا چاہتی ہیں ٹیلر نے مسز ڈوٹی کو اندر بھیجے کی ہدایت کر دی۔ سیکرے نے ٹیلر سے جانے کی اجازت لی اور اُس سے باہر نکلا اُسکے جلنے کے کچھ بعد مسز ڈوٹی جو ایک ڈبلی تلی پورٹی عورت تھی آفس میں داخل ہوئی ٹیلر نے اُسے نظر آس کا استقبال کیا اور بیٹھے کیلے کر سیٹن ٹی۔ اور پھر پوچھا کہ وہ کس سلسلے میں اُس سے ملنا چاہتی تھی۔

”مسز ڈوٹی نے بتایا کہ وہ سیدھی ایڈیٹر پورٹ سے آرہی ہے۔ جس دن وہ اپنے نواسے کچھ لڑنے کی تھی جب اُسکے نواسے کا طیارہ روانہ ہو گیا تو اُس نے اپنی بیٹی کو فون کرنا چاہا۔ تاکہ وہ اپنے نواسے کی خبر سے رونا کی اطلاع دیدے لیکن جب وہ فون پوچھ میں داخل ہوئی تو اُس کا پس نیچے گر گیا، وہ اٹھانے کے لئے ٹھکڑی تو اسے فون کے نیچے ایک لفافہ پیسے چسپاں نظر آیا، اُسے یہ بات بڑی عجیب معلوم ہوئی اُس نے لفافہ نکال لیا، پھر یہ معلوم کرنے کیلئے کہ اس میں کیا ہے اُسے کھول کر دیکھا۔“

”پھر اس لفافہ میں کیا تھا؟“ ٹیلر نے کچھ دلچسپی سے پوچھا۔ ”ایک بڑی رقم۔“ مسز ڈوٹی نے جواب دیا۔ ”مجھے ہی میں نے یہ رقم دیکھی مجھے احساس ہوا کہ مجھے لفافہ نہیں کھولنا چاہیے تھا۔ لیکن چونکہ کھول ہی تھا۔ اسلئے میرا فرض ہو گیا تھا کہ میں اُسے لے کر مہتا سے پاس آؤں میں اتنی بڑی رقم کسی عام پولیس مین کے حوالے نہیں کر سکتی تھی اتنی بڑی رقم انسان کو لالچ پر گناہ سکتی ہے اور ایک پولیس مین بہر حال کچھ ہی نہیں ہوتا۔“

”وہ لفافہ تم مجھے دیدے۔“ ٹیلر نے کہا۔ ”میں بہتیں اسکی رسید دیدوں گا۔“ ”مجھے رسید کی ضرورت نہیں ہے۔“ مسز ڈوٹی نے

لفظہ ٹیل کے سامنے میز پر رکھتے ہوئے اٹھ کر جواب دیا۔ ”پہلے
میں گھر پہنچنے میں مجھے کافی دیر ہو گئی ہے اور ابھی مسٹر ڈوٹی کا کھانا
بھی تیار کرنا ہے۔“

پوکی
تھوڑے جگ کی طرف غصے
دیکھتے ہوئے اپنا ہاتھ
آگے بڑھایا۔
”کتنی رقم وصول ہوئی؟“ اُس نے کہا۔

جگ کا یہ حال تھا کہ جیسے اُسے سکتہ ہو گیا ہو، چند سیکنڈ
پہلے وہ قصورین خود کو مگ کے ساتھ کار میں بیٹھا لاس انجلس جانا ہوا
دیکھ رہا تھا لیکن اب صورتحال بالکل بدل چکی تھی بڑی شکل سے اس
خود پر قابو پایا، اسے پہلا خیال جواکے ذہن میں آیا وہ یہی تھا کہ کیا
یہ پاگل انڈین اسکی جانب سے شکوک ہو چکا ہے لیکن پوکی کا چہرہ بالکل
سپاٹ تھا، وہ اُسکے تاثرات سے اپنے سوال کا جواب نہیں پاسکا۔

پوکی نے اپنا سوال پھر دہرایا اور جگ کو جواب دینا پڑا۔ اس نے
تنبیہ کیا کہ اگر پورٹ والے پوچھ سے کوئی لفظ نہیں ملا۔ پوکی نے پہلے
تو اس پر یقین نہیں کیا، لیکن جب نے اُس سے کہا کہ اگر اُسے شبہ ہے
تو مگ سے پوچھ لے، آخر پوکی نے تسلیم کر لیا کہ اُسے ایلوٹ کی جانب
سے شک تھا کہ آیا وہ مگ میں اگر رقم دے گا یا نہیں جب نے اُسے
چار دن لفظ نہ دے پوکی نے اُس میں سے پھر سوڈا لے کر سب پر لالہ
اور باقی رقم خود اٹھائی، پھر اُس نے تنبیہ کی کہ ان مقامات کی تفصیل ایک کاغذ پر لکھی جی
سے لفظ حاصل کرنے ہیں، ان مقامات کی تفصیل ایک کاغذ پر لکھی جی
وہ اُس نے نوٹوں کے ساتھ ہی پلنگ پر رکھ دیا اور خود مزید کوئی گفتگو
کے بغیر کمرے سے باہر نکل گیا۔

اُسکے جانے کے بعد مگ نے پوچھا کہ کیا وہ سامان ہاتھ
مگر ظاہر تھا کہ اب جگ کو اپنے پروگرام پمیل کرنے کے لئے ایک دن اور
ڈکٹ تھا۔ اُس نے سب پر پڑا ہوا کاغذ اٹھایا۔ اُس پر پانچ مقامات کی
تفصیل کچھ لکھی تھی۔ اگر پورٹ پوچھ مینز پر کرے گا تو ڈوٹی سروس پوچھ
مینز چار روپے اسٹیشن پوچھ مینز ایک۔ ایک سیلیس پوچھ مینز پوچھ مینز پوچھ
اور ایلوٹ پوچھ مینز پوچھ مینز پوچھ مینز پوچھ مینز پوچھ مینز پوچھ مینز
کل مرتبین لفظ نہ بھی مل گئے تب بھی اُس کے پاس ڈوٹی پوچھ مینز پوچھ مینز پوچھ مینز
پوچھ مینز پوچھ مینز پوچھ مینز پوچھ مینز پوچھ مینز پوچھ مینز پوچھ مینز
اور پھر کل وہ لفظ نہ بھی مل گئے تب بھی اُس کے بعد مگ کے پروا پس بھی نہیں آئے گا۔
یہی بات اُس نے مگ کو بھی بتادی۔

اور کمرے میں یہی باتیں ہو رہی تھیں اور بچے پوکی اس
انڈین کے گفتگو کر رہا تھا جو کاؤنٹر کے پیچھے بیٹھا کمرے کے کراپے پر
دیتا رہتا تھا۔ اُس کا نام اوسیلڈ تھا، یہ پورڈنگ ہاؤس اسکی دوسری
خیر فائونڈیشنات کیلئے ایک آرٹھرازم کرتا تھا۔ اوسیلڈ چھوٹا بل
اس ڈوٹی سی منشیات کا اسنگر تھا، بلکہ عیس سے زیادہ جم فوٹ کا
کاروبار کر پڑا انڈین سوسائٹی گزرا کا ایجنٹ بھی تھا، جواکے اپنی کمائی
کا چھوٹا حصہ ادا کرتی تھیں، اوسیلڈ اپنی تمام ناگہان آزادی سوزرینڈ
کے سببیکوں میں جمع کر لیتا رہتا تھا، وہ پوکی کو بھوکا پسند کرتا تھا، اگرچہ وہ
جاننا تھا کہ پوکی خطرناک آدمی ہے اور اسے بھی معلوم تھا کہ جگ ادا
نام سے جس شخص نے یہ پڑا آزادی سوزرینڈ کو خوف دہرا میں مبتلا کر رکھا ہے، وہ
بھی پوکی کو خوف دہرا میں مبتلا کر لے گا، اُسے سب باتوں سے کوئی تعلق نہیں تھا۔
پوکی نے اوسیلڈ سے ایک ریڈا فرما کر کرنے کے لئے
کہا اور اوسیلڈ نے سوڈا کے عوض اُسے اسیٹار یہ ۳۸ روپے کا ایکسپریس ڈالو
دے دیا۔



اُس لفظ نے میں جو مسٹر ڈوٹی نے کیلنڈر ٹیل
کو دیا تھا، پانچ سو ڈالر کے نوٹ ہی نہیں وہ خط بھی تھا جو جگ ادا کرنے
کی وصولی کیلئے لکھا تھا اور اس خط سے ٹیل کو معلوم ہو گیا کہ اب تک
جو قتل ہوئے ہیں اُن کے پیچھے کیا مقصد پوشیدہ تھا، وہ خط ایلوٹ
بہنیں کے نام تھا، کیلنڈر ٹیل نے خود ایلوٹ سے ملنے اور اُسے پولیس
کا تحفظ لینے کا ارادہ کر لیا، اگرچہ ایلوٹ نے رقم دہری جی معذورہ جگ ادا
وصول نہیں ہوئی تھی اسلئے خط وہ تھا کہ وہ یہ سوچ کر ایلوٹ نے اسکی دہری
کی پرواہ نہیں کی انتہا اُسے قتل کرنے کی کوشش کرے۔
پیراڈائز پولیس فورس کے مشیر کارکن پہلے ہی کسی نہ کسی ڈوٹی
پر لگے ہوئے تھے، پھر جو کچھ بات تھی انہیں ملانڈا مسٹر جنک ایلن دوپٹی
محقوق کے ساتھیوں کی تلاش کے کام پر لگا دیا تھا، اس لئے ساجنت
سیگلر نے میا پولیس چیف کیلنڈر ٹیل کو کچھ کارکنوں کی فہرست کیلئے
فون کیا کیلنڈر ٹیل نے جواب دیا کہ وہ پہلے ہی بندرہ آدمی سے
چکے۔ کیا سیگلر کے خیال میں سیاہی پولیس بالکل بے کار نہیں ہے اُسے
کچھ جرائم کی تحقیقات نہیں کرنی پڑتی؟ پوچھ کر وہ دو کلر کن اور دیر سے گا۔
سیگلر نے اُس کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ جوا آدمی وہ مجھے اُنہیں پولیس سٹیل
کو اڑانے کے بجائے ایلوٹ بہنیں کی قیام گاہ پر پہنچا جائے کیونکہ
خط ہے کہ جگ ادا اب اُسے قتل کرنے کی کوشش کر رہا۔
نیکل پولیس کی یہ اطلاع دیر سے پہنچی اس وقت جبکہ ٹیلر
ایلوٹ کے پاس جاتے کیلئے راستے کے ٹریفک میں پھنسنا ہوا تھا

اور سیکریمیا پولیس کے چیت سے کارکن فراخ کرنے کے لئے بات کر رہا تھا، جلا دادا پکا کام کر گیا، پولی تھو لو کیسٹن ایلوٹ کو قتل کرنا پھر مشکل ثابت نہیں ہو رہا اس وقت دن کے ڈھالی بجے تھے، پولی جاباشا تھا کہ اس وقت کلکے دو تہائی ممبر لچ کھا کر اپنے اپنے ڈانر چلے جاتے تھے، انڈین اسٹیشن خود بھی دوپہر کا کھانا کھانے میں مصروف ہوتا ہے اور باقی کے ایک تہائی ممبر کلک لائونج میں آرام کر رہے ہوتے ہیں اور ایلوٹ اپنے دفتر میں چالیس منٹ کا قیلولہ کرنے جلا جاتا ہے اور پھر بھی کہ اس کا آفس ساؤنڈ پر دف ہے۔ پولی جلا دھر کلک میں داخل ہوا، ایک گھنٹی سے ملازموں کے پہننے والا سید کرٹ انا کر رہیں لیا جس وقت وہ ایلوٹ کے کمرے میں پہنچا تو وہ کوچ پر لینے کے بجائے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا پولی کو پہچانے ہی اس کے چہرے پر خوف ظاہر ہوا پھر پولی نے اسے کچھ کہنے یا کہنے کی مہلت نہیں دی اس کی پہلی گولی ایلوٹ کے سینے پر زد دوسری اس کے چہرے پر اور تیسری سر پر پڑی۔ اس کے دو منٹ بعد پٹرل اسٹے آفس میں داخل ہوا تو ایلوٹ اور دس منہ میز پر پڑا ہوا تھا۔



پریس ریڈیو اور ٹی وی کے نمائندے پولیس کے ذمہ دار انڈین پریس بے رحمی سے تنقید کر رہے تھے مگر طرف سے لے دے ہو رہی تھی خود میر پٹیل نے بھی بہت گھبرا ہوا، اور پریشان تھا، مگر کیپٹن ٹرل نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ تحقیقات کے اس مرحلے پر پریس کو کچھ نہیں بتائے گا اس کا خیال تھا کہ اگر اس بات کی سبک دہی ہو تو ٹی وی کی پولیس پولی تھو لو کو قاتل سمجھتی ہے تو پھر اس پر قابو پانا ناممکن ہو جائے گا، چنانچہ ٹرل نے اپنے ہم پیر تین آڈیو کو اپنے آفس میں طلب کیا، ان چھ آڈیو میں نیچو بی، ڈیل، ویلن اینڈی کیسی کی اور ایک شامل تھے۔

”تم لوگوں کو حالات کا اچھی طرح علم ہے“ اس نے کہا شروع کیا۔ ”ہمارا رینک ایک شہید آدمی پولی تھو لو ہے اور مٹر اڈیٹر مٹر جبکہ ایلیٹ اس کے ساتھ شامل ہیں، ان تینوں کے ٹیلیفون نمبروں میں اس نے ان کا شناخت کر لیا یا نام مشکل نہیں ہونا چاہئے خاص طور سے اسلے کہ انہیں ذرا بھی شبہ نہیں ہے کہ پولیس ان کی جان سے شکوک ہو چکی ہے، انہیں قاتل اور غیر محتاط رکھنے کیلئے ہی ہم پریس والوں کی گالیاں کھاتے ہیں، مجھے یقین ہے کہ جی کاکیے میران کو پولی تھو لو کی جانب سے دہلی آمیز خطوط مل رہے ہیں جی میں اس سے تم کا مطالعہ کیا جاتا ہے اور وہ سب اپنی جان کے خوف سے پولیس

کے علم میں لائے بغیر قریب ادا کر رہے ہیں، ایلوٹ کے قتل نے انہیں اڈر خوفزدہ کر دیا ہے، رقص ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ لفظ میں تم رکھ کر کسی کسی سبک فون کے نیچے چپاں کر دیا جاتا ہے، چونکہ یہ فون مسلسل بلیک کے اسٹال میں آتے ہیں اسلے ہمارے لئے یہ جانتا تقریباً ناممکن ہو گا کہ ان میں سے کون لفظ لے کر گیا ہے لیکن جو تین تینوں مشکوک افراد کے ٹیلیفون میں اس نے اب انہیں پہچاننا مشکل نہیں ہونا چاہئے جیکو بی ایم فون اور ویلن کے ساتھ فوراً انٹر پورٹ جاؤ اور وہاں کے ہر فون کے نیچے دیکھو، اگر وہاں کوئی لفظ چپکا ہوا ہے تو اسے وہی مجبور کر فوراً اٹھئے اطلاع دو۔ میرا خیال ہے کہ ان میں سے کوئی ایک۔ غالباً وہ پولی۔ لفظ دے وصول کرنے کا کام کر رہا ہے، اگر وہ تینوں ایک ساتھ ہوں تب ہر ایک کے ذریعہ مزید کلک طلب کر کے انہیں ایک ساتھ گرفتار کرو اور اگر ان میں سے کوئی ایک نظر آئے تو اس کا تعاقب کرتے رہو اور برابری کی سے رابطہ قائم رکھتے ہوئے اس کی قتل و حرکت کی اطلاع دیتے رہو۔

باتیادو جاسوسوں کو بھی مختلف ہدایات ملے کر ٹرل نے میٹنگ ختم کر دی اور سب لوگ اپنے اپنے فون کی انجام دہی کے لئے روانہ ہو گئے، انٹر پورٹ کے ہوتے ہی تینوں ویلن کو لفظ مل گیا اس نے فوراً ٹرل کو رپورٹ دی، ٹرل نے اسے پتہ کی سے جاننے کی ہدایت کی اور خود کیسی کی رپورٹوں کے ذریعہ اس بات کی اطلاع دی کہ ویلن کو انٹر پورٹ کے ہوتے ہی تینوں ویلن کو لفظ مل گیا ہے اور اب یہ ذمہ داری کیسی کی ہے کہ وہ اس کو پتہ میں اسے ملے مجرم یا مجرموں کو گرفتار کرے۔

کیسی کی نے اپنے ساتھ تینوں کو خبردار کیا اور خود انٹر پورٹ کے کنٹرول آفس میں۔ جہاں سے پتہ کی صاف نظر کر رہا تھا پتہ کی گرفتار کرنے لگا، ہر گھنٹے کے بعد اس کا ایک آدمی پتہ کی جاکر اطمینان کر دیتا تھا کہ لفظ ابھی اچھی جگہ موجود ہے، پانچ گھنٹے گزر گئے اس دوران پتہ کی ساتھ اڈو نے ذہن استعمال کیا، مگر ان میں سے کسی کا ملے مشکوک فونوں سے نہیں ملتا تھا۔ پانچ گھنٹے کے بعد کیسی کی جاکر جیکو بی ڈیوٹی دیتے گیا اور کیسی کی وہی کنٹرول آفس کی ایک پتہ کیچھ دیا آرام کرنے کے خیال سے لیٹ گیا۔



دوسرے دن میں ٹرل کے بعد ایک نئے سب پہلا کام یہ کیا کہ جیکو کار کا ایک گرج میں لے گیا تاکہ اس کے انجن اور بیڑی کو چیک کر لے، وہ اس کل میں ایک پولی سفر کرنا چاہتا تھا اور یہ بات کچھ مناسب نہ تھی کہ کار کہیں راستہ میں خراب ہو جائے کچھ ضروری حرکت کے بعد جب کار بہترین کنڈیشن میں آئی تو اس نے اسے

سامی علاقہ کے پارکنگ پلاٹ پر کھڑا کر دیا، اس وقت پورے گیارہ بجے تھے اور علاقے میں گنے کا کام گیارہ بجے شروع ہوا تھا۔ کمرے سے روانہ ہوتے ہوئے اس نے میگ سے کہہ دیا تھا کہ دو تیار ہو کر گیارہ والی گارہ بجے تک پارکنگ پلاٹ پر آجائے، چونکہ گئے ہوئے کاغذ کو خور سے دیکھتے ہوئے اس نے فیصلہ کیا کہ ایئر پورٹ کے فون بوتھ سے سب سے آخر میں غافل نکالا جائے تاکہ ایئر پورٹ سے سیدھا جاتی ہوئے غیر ۲۵ پر آکر اس کی انتظار کاروائی ہو جائے۔

گیارہ بجے کے بعد میگ بھی آگئی، جب ابل سہ سے ہزار ہو چکا تھا، خاص طور سے گزشتہ رات کے بعد جب میگ نے اس کی نفسانی خواہشات کی طلب میں خود کو پیش کر دیا لیکن بالکل ایک لاش کی طرح سرد ثابت ہو رہی تھی، ایک نے سوچ لیا تھا کہ تمام غافلے حاصل کرنے کے بعد وہ میگ کو کچن راستے میں اتار دے گا، اس نے میگ کو بتایا کہ وہ پہلے ایئر لائن ہول میں ہے جہاں بوتھ خیر بھی ہے غافلہ کا انتہا ہے، میگ خاموشی سے اس کی بات مانی رہی۔ اور صحن سر کائے کو کافی بچھا۔

جیسے ہی ان کی کلارٹن پولارڈ ریڈی وائیلوٹی پر تین پولیس مین اور ڈیری۔ بیوک کار کو دیکھ کر چمکائیں، ان کی جانب سے پولیس مین کو تین خشک جڑوں کا غلیہ فراہم کر دیا گیا تھا، لیکن ساتھ ہی بھیجی برتا سخی کردہ خود گرفتار کرنے کے بجائے ہیل گارڈر اطلاع دے۔ اور گزشتہ دن کے ایک اور میگ دونوں کو بچان یا اور ایئر لائن اپنے ریڈیو سے سارا جیل ٹیکر کو اطلاع دی، بیگلر نے فوراً اس علاقہ میں جوڑ گشتی پولیس کاؤنٹر چار کو کھانسنے کی وارنٹ کی مگر ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ وہ محض بیوک کار کا محتاق کرے اور اگر یہ شک ہو کہ وہ جرموں کی نگاہ میں آجائے تو کو پھانسیا کرے۔

اس رپورٹ کے ملنے کے فوراً بعد بیوک کارادھر سے گزری لیکن وہ گھل کی روشنی میں گھرے ہوئے پہلے آگے نکل گئی اور گشتی کاؤنٹر چار اس کا محتاق نہ کر سکی، چنانچہ اس کا پتہ تین آفسر نے بیگلر کو رپورٹ دی کہ بیوک کار اپنے ہاتھ سے نکل گئی ہے۔

اس بات سے بے خبر وہ پولیس کی نظروں میں آگئے ہیں جبکہ اطمینان سے گاڑی پر گناہا، ایئر لائن ہول میں چاہہ پتہ اور ہول سے کچھ پہلے کارروئی اور میگ سے کہا کہ وہ بوتھ خیر بھی ہے غافلے آئے۔ میگ ہول میں داخل ہوئی اور کسی پریشانی کے بغیر غافلے آئی، جب وہاں سے کیسیسیر ہول کی طرف چلا، وہاں بھی میگ کار سے اتری اور غافلہ لاکر ایک کو دیا۔ ایک نے دوسرا غافلہ می کار کے غلے میں رکھ دیا اور ریوے اسٹیشن کی طرف چل دیا۔

یہاں گشتی پولیس کاؤنٹر چار نے بیوک کو دیکھا، مگر چونکہ کار اس کے محتاق سمیت جاری تھی اور ٹریفک بہت دبا رہا تھا اسلئے وہ بی بیوک کا محتاق کرنے میں ناکام رہی، بیگلر چاہے سائنس شہر کا نقشہ بھلے تھا تھا آگے خفیات ٹرکوں پر تین گشتی کاؤنٹر ایک اور دو خوردار ایک بیوک آئی طرف آ رہی ہے لیکن چونکہ ریوے اسٹیشن پہنچے گئے سائڈ اسٹریٹ اور جوڑی ٹریفک اسٹاپ کر رہا تھا اسلئے یہ دونوں گشتی کاریں بیوک کو دیکھ ہی نہ سکیں۔

ریوے اسٹیشن پر جب کہ کار کھڑی کرنے کی جگہ بدل گئی اس لئے وہ مسلسل چتر لگا رہا، جو چتر چتریں اس سے میگ انتظار کرتی دکھائی دی اور اس نے کار روک کر گئے تھا لیا، میگ یہاں بھی غافلے لے آئی تھی جبکہ نے غور سے ہوتے ہوئے تیسرے غافلے کو بھی کار کے غلے میں رکھا اور گئے گاؤڈرٹس اسٹیشن کی طرف چل دیا، اس کی پولیوڈ ٹریک اور پولیس مین نے بیوک کار کو شہر نداشت کر لیا، اس نے بیگلر کو مطلع کیا بیگلر نے گشتی کاؤنٹر دو خوردار کیا لیکن یہاں بھی ٹریفک کی زیادتی کی وجہ سے بیوک کا مصافحہ عمل نئی۔

گمرے گاؤڈرٹس اسٹیشن پر میگ کار سے اتری، مگر بوتھ خیر چار میں کوئی عورت فون کر رہی تھی، میگ کچھ دیر تک انتظار کرتی رہی مگر جب اس عورت کی باتیں اس کی طرح ختم ہوتے ہی میں نہیں آئیں تو میگ نے بے تابی کے ساتھ بوتھ کا دروازہ کھولا اور اس عورت کی پر راہ نہ کرتے ہوئے فون کے پیچھے سے غافلہ نکال لیا، ایک نے یہ غافلہ بھی کار کے غلے میں رکھ دیا۔ اب اس کے پاس دو ہلڑا لہر گئے تھے، اب انکا اسٹاپ ایئر پورٹ کا تھا جس وقت وہ ایئر پورٹ پہنچا تو ان میں لگا ہوا ڈاکاک بارہ بج رہا تھا، ایک نے بہت سی کاروں کے درمیان اپنی کار روکے ہوئے میگ سے کہا کہ وہ آخری اور پانچواں غافلہ بھی جلدی سے لے کر لے آئے۔ میگ کے جانے کے بعد اس نے کار کے غلے سے چاروں غافلے نکالے اور ان سب کو فٹ کال کر ایک غافلہ میں رکھ دیا پھر اس غافلے کو وہاں غلے میں رکھ دیا، وہ سوچ رہا تھا کہ اگر پانچواں غافلہ بھی لے گیا تو اس کے پاس پانچ ہزار ڈالر ہو جائیگے۔



گیا دیکھتے تک کچھ بھی نہ ہوا تھا اور یہی آگیا کرتے کرتے تنگ آچکا تھا جبکہ اس سے ایک کپ کافی پیئے کے لئے جانے کی اجازت مانگ رہا تھا کہ ریڈیو بیگلر کی گاڑی شہرانی دی، وہ کہہ رہا تھا کہ بیوک کار دیکھ گئی ہے اس میں ایک مرد ایک عورت سوار ہیں لیکن وہ انٹرن نہیں ہیں اور یہاں ہے کہ وہ ایئر پورٹ میں ہوں۔ لیکن یہ نے سننے ہی جبکہ کو لائی میں بھیج دیا اور باقی چار

جاسوسوں کو بھی ہوشیار کر دیا لیکن انہیں مزید ولایت دینے تک انتظار کرنا پڑا۔

پہلے جب کو بی نے میک کو بوٹر بنے جار کی طرف بڑھتے دیکھا اور چنانچہ ایک گھنٹہ میں اسی عورت کی تلاش بھی اُس نے لیسپکس کو اطلاع دی، لیسپکس نے بھی میک کو دیکھ لیا اور اُس نے باقی جاسوسوں کو بھی خبردار کرتے ہوئے ہدایت کی کہ وہ اُسے گھیرے میں نہ لیں بلکہ اُس کا تعاقب کریں، پھر وہ خود بھی کنٹرول آفس سے باہر نکل آیا۔

جیسے ہی میک لغافے کے رہا ہوا آئی اور گیٹ کی طرف چلی لیسپکس نے پہلے بوٹر میں داخل ہو کر اطمینان کیا کہ لغافہ واقعی غائب ہو چکا ہے۔ اُسے یقین ہو گیا کہ لغافہ میکس نے ہی نکالا ہے۔ لیسپکس ریڈیو پر دوسروں کو ہدایت دینے لگا۔

”وہ اب پارکنگ پلاٹ کی جانب بڑھ رہی ہے۔ فیملی تم اپنی کار شمالی گیٹ کی طرف لے جاؤ اور انتظار کرو یہ کہ کار کا نمبر ۵۵۷۱۹ ہے اگر وہ تمہاری طرف آئے تو اس کا تعاقب کرو، اور تم اینڈی جنو بی گیٹ پہنچو“

اتنی دیر میں جب کو بی اپنی کار میں بیٹھ چکا تھا لیسپکس بھی دوڑ کر اُس کی کار میں بیٹھ گیا۔ جب کو بی ریڈیو پر مزید کچھ فحشی کاروں کو ہدایت دے رہا تھا کہ وہ ان پورٹ کے ارڈر دیا کیسٹیل کے اندر اپنا حلقہ قائم کر لیں، اچانک فیملی نے ریڈیو پر اطلاع دی کہ یہ کہ ایک کار شمالی گیٹ سے نکل کر شہر سے باہر جا رہی ہے، میں اُسے تعاقب میں لگا ہوا ہوں۔ ”چلو!“ لیسپکس نے جب کو بی سے کہا اور جب کو بی نے کار اگے بڑھا دی۔



ذی وقت جین جب سونے کیلے لیٹا تھا، تب بھی وہ شرب کے نشے میں تھا اور جب صبح کو اُٹھا تب بھی نشہ پوری طرح انہیں آتا تھا، لیکن اُس صبح کو اُسے اپنی والدہ کو لینے کے لئے ایئر پورٹ جانا تھا جو نیو یارک سے اُسے ملنے کے لئے آئی تھی، اگرچہ ڈیوڈ کو اس وقت اپنی ماں کی آمد پر نہیں بھی لیکن ماں کی شفقت اس کے لئے بہت اہم تھی، خاص طور پر لیسپکس کو اگر اُس کی ماں اُس کی طرف دارنہ ہوتی تو اُس کا روزِ تہی باپ اُسکی حکمت سے دل برداشتہ ہو کر کبھی کا اُسے عاق کر چکا ہوتا، چنانچہ نہ چاہتے ہوئے بھی اُسے ستر سے اٹھنا پڑا۔

اپنی کار میں بیٹھے ہوئے اُس نے۔ کار کے غلنے میں رکھی ہوئی شرب کی بوتل سے مزید چہ گھونٹ چڑھانے اور رسٹ واپ

پہنچا ڈالی جس کے مطابق اُسکی والدہ کا طیارہ آنے میں صرف چند منٹ رہ گئے تھے، شرب کے نشے میں پوری طرح ہلکتے ہوئے اُس نے وقت کی کمی کو ایک منٹ کی طرح محسوس کیا اور انتہائی تیز رفتاری سے ان پورٹ کی طرف چل دیا، تین منٹ عرصہ بہتہ ہوئے تھے۔ جاسپس میں اُس کا اتنا دخل نہیں تھا جتنا دوسری کاروں کے ڈرائیوروں کی ہوشیاری کو۔ ہائی وے پر آگس نے کار کی رفتار ایک سو دس فی گھنٹہ تک بڑھا دی اُس نے ایک مرتبہ پھر اپنی اوپر گارٹ واپ کو دیکھا، سارٹھے بار بجے تھے لیکن اس رفتار کے ساتھ ایک کچھڑ کے لئے بھی ٹرک سے نظریں ہٹانا خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ اور وہ ہوا۔

اُسکی کار ایک بیوک کا سہے ٹکرائی جوا ان پورٹ کی جانب سے آرہی تھی، ٹکرائی زبردستی کی کہ بیوک کار اچھل کر ایک اور آئی ہوئی کار سے ٹکرائی، ڈیوڈ کی کار نے وقتیں فلا بازاں کھائی اور اُسی ہوئی، اُسی وقت آگ سے شعلے چھڑک اُٹے۔ ڈیوڈ جس اُس سے پہلے ہی حتم ہو چکا تھا۔

حک نے اُس کار کو آدھی طوفان کی طرح اپنی طرف آنے دیکھا لیکن وقت اتنا کم تھا کہ وہ کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا، اُس نے ایک زبردست ٹکڑ محسوس کی اور پھر کار کی وینڈ شیلڈ کا شیشہ جھوڑ کر ہو کر اُسکے جسم پر گولیوں کی طرح برس گیا، اُسکی عجیب اتفاق سے بیوک کار کا دروازہ ٹوٹ کر ایک طرف اڑا اور اسے ہی دوسرے اتفاق نے حک کو اچھال کر باہر اڑھن اور غصہ تو لے کے بن ٹرک پر چبھنک دیا۔ اُس نے اپنے چاروں طرف خون بہتے دیکھا جو کسی اور کا نہیں خود اُس کی خون تھا لیکن شدید تکلیف اور غصہ ہینے کے باوجود اُسکے ذہن میں جو خیال آیا وہ اس دولت کے بارے میں آیا جسے اُس نے کار کے غلنے میں رکھ دیا تھا، کسی نہ کسی طرح وہ اٹھ کھڑے ہوئے اُٹھا، تباہ شدہ بیوک کار کے پاس آیا اور لغافہ کھلنے کے لئے ہاتھ بڑھا یا جب تک اُسی وقت جبکہ اُسکی آنکھیاں غلنے کو اپنی گرفت میں لے چکی تھیں، ڈیوڈ کی کار سے بھر پڑے ہوئے ٹرول کی پھوڑا ہو کر پڑی، چپک شعلوں میں گھر گیا دوسرے لمحے بیوک بھی ایک دھماکے سے بھٹ گئی تب کہ اُس دھماکے نے دوبارہ ہوا میں اچھال دیا، اُسکے ٹرول میں آگ لگ گئی اور پھر اُس کا ٹرول بھٹنے سے حتم ٹرک پر آگرا۔

۸

ہی تیسری کار میں بھی آگ لگ جلد گئی اور اس وقت جبکہ لیسپکس اور جب کو بی بڑھتے ہوئے ہجوم میں راستہ بناتے ہوئے آگے

جرم ہے تھے ایک انڈین نے جاتی ہوئی بڑک کار سے میگ کو نکال دیا، میگ وٹز شیلڈ کے ٹکڑوں سے زخمی ہونے سے بچ گئی تھی، مگر اس کو اتنا زبردست دھچکا لگا تھا کہ اس کا دماغ بل کر رہ گیا تھا اور وہ بالکل سستے سے عالم میں تھی، انڈین نے اسے اپنے کندھے پر ڈالا اور پچھلے سے نکال کر لے چلا، آگ کے شعلوں اور پھٹے ہوئے دھواں میں بہت کم لوگوں نے اسے میگ کو لے جاتے دیکھا اور جنہوں نے دیکھا بھی انہوں نے ایک انڈین اور ایک غلیظ بیڑی لڑکی پر کوئی خاص توجہ نہیں دی، وہ سب کاروں کے چلنے کا تماشا دیکھ رہے تھے۔ قبل نے جو شمال کی سمت سے یہ کچھ دیکھ رہا تھا۔ بیگلر کو اس ٹیپے ماڈل کے رپورٹ دی اور بعد از جلد مدد بھیجنے کے لئے کہا، لیکن اسے اور جب کوئی لوگوں کو ملتا ہے تو اسے آگے پہنچ چکے تھے۔ انڈین نے جب کی لاش کو اپنی آنکھوں سے جلتے ہوئے دیکھا۔ جلد ہی رپورٹ کا فائر اس کو اڑھائی گھنٹہ پہنچ گیا۔ بیگلر نے اسے بڑھ کر اپنے ماتحتوں کو بلا دیا، تاکہ وہ آگ بجھانے اور راستہ صاف کرنے کا کام دوسروں کے سپرد کر کے خود ہیگ کو اڑھائی گھنٹہ پہنچا دے۔ وہ انڈین جس نے میگ کو جاتی بڑک سے نکالا تھا اسے لے کر ایک بڑے ٹرک کے پاس پہنچا اور اسے ٹرک میں لٹاتے ہوئے خود اسٹریمنگ ہول سنبھال لیا، انڈین کا نام مینڈل تھا اور وہ مارٹ سے نارتھگول کی پیدائش کے رپورٹ کیا تھا۔ مینڈل نے شادی شدہ اور چار بچوں کا باپ تھا، پوری کرنے کے جرم میں تین سال کی سزا بھی کاٹ چکا تھا، سبیل سے رہا ہونے کے بعد اسے اویٹیل کی کوش سے ٹرک ڈرائیور کا لائسنس مل گیا، اور اب وہ اویٹیل کی کارٹر چلا رہا تھا، ساحلی علاقے کے انڈینوں کے درمیان ایک دوسرے کی سرگرمیاں راز نہیں رہتی تھیں، اسی لئے بہت سے انڈین یہ بات جان چکے تھے کہ پو کی تھوڑے پیراڈاڑ سسٹی کے گوری چمڑی والوں خاص طور سے بعضی کلب کے ممبروں کو غور فزہ کر کے لوٹنے کا ایک پلان تیار ہے اور بڑی کامیابی سے انہیں لوٹ رہے ہیں، اور یہ ایک ایسی بات تھی جو ان میں سے بہت سے خود بھی کرنا چاہتے تھے، مگر ان کے پاس پو کی تھوڑے صیادزین نہیں تھا۔ مینڈل نے جانتا تھا کہ پو کی اوسٹیا اور لوٹس کا (جس کی نازنکیاں وہ ایرپورٹ لے گیا تھا) درست ہے اور اس وجہ سے مینڈل بھی پو کی کو اپنا دوست سمجھتا تھا۔ جب جب ایرپورٹ سے روانہ ہوا تھا تو مینڈل نے پو کی کی بڑک کا پہچان لی تھی، اسے یہ بھی معلوم تھا کہ پو کی دو گوری چمڑی والوں کے ساتھ مل کر کام کر رہا ہے، چنانچہ اس نے اندازہ کر لیا کہ بڑک میں وہی دونوں سوار ہوں گے، وہ اس وقت نارتھگول کی پیدائش

آتارنے کے بعد حال ٹھیک ٹھیک ٹی بی رہا تھا، جیسے ہی اس نے ایک میڈیٹ ہوئے دیکھا، وہ پھرتی سے آگے بڑھا اور میگ کو نکال لایا۔ لیکن آگ کے میگ ٹرک میں ہیوشن پڑی تھی، وہ سوچ رہا تھا کہ کتنے صحیح کیا، یا غلط، ممکن ہے کہ اسے کچھ زیادہ چوٹ آئی ہو اور اس وقت اسے ہسپتال لے جانا ضروری ہو۔

تھوڑی دیر کے بعد جب میگ کو ہوش آیا تو مینڈل نے اس سے پوچھا کہ اسے کہیں چوٹ نہیں آئی، میگ نے جواب دیا کہ وہ ٹھیک ہے اور جب کہ اسے ایسے ہیوشن پوچھا جس پر مینڈل نے اسے بتایا کہ جب جگہ لیا ہے، میگ اس کا تصور کر کے کانٹ کر رہ گئی، مگر وہاں ہی اسے احساس ہوا کہ وہ اب جب کہ اسے آزاد ہو گئی ہے، مینڈل نے میگ کو پہلے سے ساتھ ہی اس کا بیگ بھی اٹھا لیا تھا، وہ اس نے میگ کو دیکھا، اتنی دیر میں طریق چلنا شروع ہو گیا تھا، مینڈل نے بھی اپنا دل آگے بڑھا اور میگ کو بتایا کہ وہ اسے ساحلی علاقے میں پہنچاں جہاں وہ چاہے گی اسے آتارنے گا۔



ماڈل نے کی پوری رپورٹ ٹیل کو دی جا چکی تھی، میگ کو کسی نے بھی اٹھا کر لے جاتے نہیں دیکھا تھا، چنانچہ جب کہ مرنے اور میگ کے قاتل ہونے کے بعد ٹیل محسوس کر رہا تھا کہ اب آخر کار اسے دوسرا طریقہ اختیار کرنا پڑے گا، نیز ہیلے سے مل کر اسے کوئی انعام مقرر کرنے پر آمادہ کرنا ہوگا اور اس کے بعد جو بات اب تک صرف پولیس کے علم میں تھی پرس اور ٹیل دی کے ماسندوں کو بھی بتانا پڑے گی، پو کی تھوڑے گرتاری کی اپنی ہی صورت رہ گئی تھی کہ اس کے مجرم ہونے کا اعلان کر دیا جائے اور پھر ساحلی علاقے کی ناکہ بندی کر کے اسے ایک ایک انڈین کے گھر تلاش کیا جائے۔

لیکن اس وقت جبکہ وہ یہ فیصلہ کر رہی رہا تھا، ایک باجی اس کے دفتر میں داخل ہوا، اس نے ٹیل کو بتایا کہ وہ تمام رپورٹیں دیکھ چکا ہے اور اسے ایک رپورٹ غیر معمولی محسوس ہوتی ہے، یہ وہ رپورٹ ہے جس میں لوٹس نے اپنے کزن کا اپنی دوکان پر ملازم ہونا بیان کیا ہے اور وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ لوٹس کا کوئی کزن نہیں ہے، ٹیل نے لوٹس کے بارے میں پوچھا کہ وہ کون ہے؟ اس پر باجی نے جواب دیا کہ وہ نارتھگول کا رہائشی ہے، اور یہی کزن ہے، کزن کو پو کی کو دیکھا تھا، فوراً دیا گیا، کہ اس کی بیوی کی رول نے بتایا تھا کہ پو کی کی سبیل کہتی ہے کہ اس انڈین کو نارتھگول کے درمیان تلاش کر دیا، اس سے پہلے بھی وہ بتا چکی تھی کہ جرم ایک انڈین ہے، لیکن کو یقین ہو گیا کہ لوٹس نے جس شخص کو اپنا کزن بتایا ہے، وہی وہی تھوڑے ہے۔ لیکن ظاہر تھا کہ وہ اپنے خفیہ کر یہ نہیں

تباہ تھا کہ وہ اسے نیچے پر کیسے پہنچا۔ اس لئے وہ خاموش بیٹھا رہا۔
خود ٹیل نے یہ تجربہ پیش کی کہ وہ نوٹس کی دوکان پر جائے اور دیکھے
اُس نے جس شخص کو اپنا کزن بتایا ہے وہ کوئی ہے مگر یہ ایک نظر ناک
قدیم بھی ہو سکتا تھا، کیونکہ اگر وہ پوکی ہو تو ہوا تو ہوسکتا تھا کہ لیسپسکی کو
دیکھتے ہی گوندے بات کرے یا چل کر کسی جگہ چھپ جائے یا فرار ہو جائے
کہ جہاں پولیس اس تک نہ پہنچ سکے۔

اس امکان کو مثبت نظر رکھ کر ٹیل نے روڈ ٹی بلانڈ سٹریٹ کو
فرز کیا اور اُس سے پوچھا کہ کیا وہ پوکی ہو تو کوئی جگہ بتا دے، روڈ ٹی نے
اثباتی جواب دیا۔ ٹیل نے کہا کہ وہ ایک دکان کو روڈ ٹی کے پاس
بھج رہا ہے، روڈ ٹی اس کے ساتھ نوٹس کی دوکان پر چلائے اور دیکھے
کہ کیا پوکی وہاں موجود ہے، اس بات کا خیال رکھے کہ اگر وہ اسے پہچان لے
تو لیسپسکی اسے غارت کرے یہ ظاہر نہ کرے کہ اُس نے پوکی کو شناخت کر لیا ہے
روڈ ٹی اس پر آمادہ ہو گیا، ٹیل نے روڈ ٹی کے پاس ہانک دیا، اور
لیسپسکی سے کہا کہ وہ بھی باجی کے ساتھ جائے اور روڈ ٹی کی حفاظت
کا خیال رکھے جب تک وہ نوٹس کی دوکان پر نہیں گئے، ٹیل اپنے تمام
آدیں آس پاس کے علاقے میں پھیل چکا ہو گا۔

لیسپسکی

ساحلی علاقے کے بازار میں پہنچا پھر چوب نوٹس کی دوکان کچھ دور
رہ گئی تو وہ اور باجی، روڈ ٹی سے الگ ہو گئے، باجی نے پہلی غلطی
سے کہہ دیا کہ فکر مند نہ ہو لیسپسکی کا ہوں سے اوچل مگر اُسے قریب رہ گیا
اور اُس کی حفاظت کر گیا۔ اس خیال کے ساتھ ہی کہ وہ ایک فٹ تلکی
نشانہ پر کر رہا ہے اور یہ کہ ایسا کہتے ہوئے اس کی زندگی کو زبردست
خطرہ لاحق ہو گیا ہے، روڈ ٹی کا چہرہ بیلا پڑ گیا، مگر اتنی دور آنے کے
بعد وہ پیچھے نہیں ہٹ سکتا تھا، بڑی کوشش سے وہ خود پر قابو پاتے
ہوئے، وہ نوٹس کی دوکان کی طرف بڑھا۔ لیسپسکی ایک دوکان کی آڑ
میں کھڑا ہے دیکھ رہا تھا۔

دوکان میں بیٹھ ہوئے پوکی نے روڈ ٹی کو فوراً پہچان لیا
اُس نے دیکھا کہ روڈ ٹی براہ راست اُس کی طرف دیکھ رہا ہے اور اُس کے
نشانے سے پوکی کو یہ چل گیا کہ وہ اُسے پہچان بھی چکا ہے، اُس نے
دیکھا کہ روڈ ٹی نے جسے رومان نکالا اور پھر نہ پھینکے لگا جیسے
پسینہ خشک کر رہا ہو، پوکی فوراً سمجھ گیا کہ کسی طرح کا اشارہ ہے اور
روڈ ٹی اسے شناخت کر کے نشانہ پر کر رہا ہے، اُس نے جلدی سے
دائیں بائیں دیکھا، باطل اس طرح کسی کو جانے خاطر سے وقت
دیکھتا ہے، اُسے احساس ہو گیا تھا کہ وہیں اس پاس نظر دلوں سے پوشیدہ

پولیس اُس کے اشارے کا غلط کر رہی ہے، نوٹس اس وقت ایک
تھکا مکھ سے بائیں کر رہا تھا۔ لیسپسکی نے روڈ ٹی کا اشارہ دیکھا اور سمجھ
گیا کہ پوکی نے نوٹس کے علاوہ جو نوٹس اپنا کزن کی نظر آ رہا ہے وہی
پوکی ہو تو ہے اور اُس نے فوراً ٹیل کو اطلاع دینے کیلئے ریڈیو کا سوئچ
آن کر دیا جس وقت لیسپسکی نے سوئچ آن کیا اُسی وقت پوکی نے اسٹال سے
پچھے ہٹ کر ڈال کر اپنا چھپا ہوا اشارہ ۳۸ پر کاربو الونز کال کیا، نوٹس
نے پوکی کی آنکھوں میں قاتلانہ چمک دیکھی اور وہ ہم کر ایک طرف ہو گیا۔
لیسپسکی ریڈیو پر کہہ رہا تھا کہ روڈ ٹی نے پوکی کو شناخت
کر لیا ہے۔ دوسری طرف روڈ ٹی سے جو کچھ کرنے کو کہا گیا تھا وہ اُسے انجام
دے کر آگے بڑھ گیا۔ لیکن ابھی وہ چند قدم ہی چلا تھا کہ اشارہ ۳۸
پورے کر رہا اور سے نکل ہوئی ٹوٹی اُس کے سر میں بیڑہ پڑ گئی۔



ٹیل نے کی ہلاکت سننے ہوئے ایک لمحے
لے لیسپسکی کی نظر میں روڈ ٹی سے ہونے لگا، اس نے فائر کا آواز کی چونک کر
نکھا اٹھائی تو روڈ ٹی کو ٹوک کر گرتے دیکھا، دوکان میں نظر ڈالی تو پوکی
غائب تھا لیسپسکی اس کی شکل میں پڑ گیا کہ وہ اس واقعہ پر رپورٹ کرے
یا پوکی کے متعلق میں جائے اُس وقت تک پورے بازار میں ہنگامہ مٹ
پڑ گئی تھی اور اس افراتفری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پوکی نکل چکا تھا۔
لیسپسکی نے سمجھ لیا کہ اس حالت میں اگر اسے پیچھے ہٹ کر پوکی کی طرف گیا
تو بھی وہ اُس کا قاتل نہیں کر سکے گا۔ اُس نے فوراً ٹیل کو اس واقعہ
کی اطلاع دی۔

ٹیل کو رپورٹیں ٹیل اور ہنگامہ لے لیسپسکی کی رپورٹ مٹی اور
ٹیل کا چیرو سفید پڑ گیا۔
”ساحلی علاقے کی ہلاکت کی گئی ہے؟“ اُس نے
ہنگامہ سے پوچھا۔
”جی ہاں۔“

”تم سب میں وہاں جا رہا ہوں۔“ ٹیل نے کہا اور مینز کی دوا
سے ہنار والو نکالا۔
”میں جاتا ہوں چیف، آپ یہاں ٹھہریں! آخر کی کو یہاں بھی
رہنا چاہئے۔“ ہنگامہ لے کر۔
”اس آپریشن کی نگرانی میں کروں گا۔“ ٹیل نے سنجیدگی سے
کہا۔ ”تم یہاں ٹھہرو، میری دھم سے آج میرا ایک دوست موت کا نشانہ
ہو گیا ہے اور اب یہ آپریشن میرا ذاتی معاملہ بن چکا ہے۔“
اور یہ کہہ کر ٹیل اُس سے ہانک لگا گیا۔ ہنگامہ لے کر اُس کے
جائے ہی لیسپسکی کو اطلاع دی کہ چیف خود اس آپریشن کی نگرانی کرنے

آ رہے ہیں اور وہ اس موڑ میں ہیں کہ خود کو ہر خطرے میں مبتلا کر سکتے ہیں اس لئے ذرا اُن کا خیال رکھا جائے۔

00

سروڈ فٹ کے گرتے ہوئی پوکی نیچے دیک گیا اور پولیس کو ایک طرف ہٹاتے ہوئے ایک ترقی کیا تھے کی دکان میں داخل ہو گیا، وہ دکان جس پر بڑھے کا پڑے کی سچی وہ اس سید کا آدمی تھا اور اس کا نام میکوتھا، وہ پوکی اور اس کے پلان سے بھی واقف تھا، وہ پوکی سے باپ کا دوست بھی تھا اگرچہ اسے احساس تھا کہ پوکی کی دوا انکی اس سے طرح انسان کا خون کرا رہی ہے لیکن پوکی پر حال انہیں تھا جس کی حفاظت کرنا اس کا فرض تھا اس نے سوچ لیا کہ وہ پولیس کو پوکی کی آواز سے بارے میں کچھ نہیں بتائے گا۔

پوکی دوکان میں داخل ہوا اور مٹی حصہ میں واقع اس دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا جو بالائی منزل پر ہے جانے والے ایک زینے میں کھلتا تھا۔ پورے ساحلی علاقہ میں انڈینوں کی دوکانوں اور مکانات میں ایسے راستوں کا ایک جال سمجھا جاتا تھا جو بھتیوں یا ہتھیاروں کے ذریعہ کی شخص کو دھڑا دیر میں کہیں سے کہیں پہنچا سکتے تھے اور پوکی ان تمام راستوں سے واقع تھا۔

پوکی کو یقین ہو گیا تھا کہ پولیس یہ سب جان چکی ہے کہ وہی جلائی
اگر بیک وقت کسی کیسی طرح اُس نے بھی حکم کر لیا ہے کہ وہ کسی کو
پر کام کرنا ہے لیکن چوبیس اُسے یہ جانتی نہیں تھی اس لئے اُس نے
روڈ ٹی کے ذریعہ شناخت کا انتظام کیا پوکی کو خوش تھی کہ اُس نے
اپنی نشانہ بندی کرنے والے کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اور اس طرح
گوری چوبیس والے ایک اور دوست کو قتل کرنے لگا دیا۔ اچیت پر سبھی
وہ ایک لمحے کے لئے ٹھٹھا کیا یہ طے کر گئے کہ وہ کسی طرف جائے۔
پھر کچھ سوچ کر اُس نے اس کے پاس جانے کا فیصلہ کر لیا۔ اُس نے
سوچا کہ اب تک جب بھی وہاں تمام افعیٰ وصول کر کے آچکا ہوگا۔

اُس سے شتم وصول کر کے وہ اس شہر کو تیر باد کہنے لگا، اُس کے پاس ڈھائی ہزار ڈالر سے زیادہ ترس ہو گئے۔ ایک ہزار ڈالر بارینا بائرن مل میاچی کے بارین کو کسٹ دے کر وہ نائب بارین کی جگہ لکھ کر لے گیا، بارین نے اُس سے وعدہ کر لیا تھا کہ اگر وہ ایک ہزار ڈالر دے تو وہ اُسے ملازم رکھوا دے گا۔ اور ایسی ملازمت جی میں اعزاز و وسوسہ دار فیہ فیہ محض رٹپ کے ملنے ہوں ایک ہزار ڈالر کی رشوت میں کیا بُری تھی اور یہ سوچتے ہوئے ہوئی کے دلچاس میں یہ بات نہیں آئی کہ فسلو ٹریک کے پورے علاقے میں پولیس کی فکس تلاش شروع کر دی گئی۔ اُس نے یہی سوچا کہ ایک مرتبہ یہ ہزار ڈالر سستی سے بچھلانے کے بعد وہ بائرن مل محفوظ ہو گا۔

اُس نے بیچے باز میں جھانک کر دیکھا، جہاں لوگ گھبرا کر
 ادا دھر ادا دھر بھاگ رہے تھے اور اس ہجوم میں یوں نہ جیک باجی کو دیکھ لیا
 اور دیکھتے ہی اُسے ایک دم احساس ہوا کہ شخص اُسکے لئے سب سے زیادہ
 خطرناک ثابت ہو سکتا ہے، یوں پسینا ایک انٹون ہے اور اسامی علامت
 کو اُس طرح جاننا ہے جس طرح غور و خیر، ایک لمحے کیلئے یوں کی جانچا جائے
 دماغ کا وہ غلیہ جو اسے جہنم اور دیرانگی سے کاموں پر اُکساتا تھا الکیار
 پھر شعلے کی طرح بھڑکا۔ اُس نے باجی کا نشانہ لیا اور ٹرائیگروں کو دہرایا۔

ہا چھے اگر انولیسپکی اُسے نزدیکی ہی عطر
ستھہ فارسی آواز سننے ہی اُس نے چھتوں کی طوط دیکھا اور ایک دوکان
کی چھت پر کوئی حرکت کرتا ہوا نظر آیا لیسپکی نے انتہائی پھرتی سے ریو اور
نکالا اور فکر دیا۔ اُس لمحے ایٹلی ہی دوزما ہوا اُسکے قریب آیا۔
”وہ چھت پر چڑھا ہوا ہے۔“ لیسپکی نے کہا۔ ”میرے
ساتھ آؤ۔“

پھر جب اُسے ذیل نظر آیا تو اُس نے اُس سے ہاجمی دیکھ بھال کرنے کیلئے کہا۔ اور وہ اورا نیٹھی دو نوں می کی دکان کی طرف لپکے۔ لیکن ابھی وہ جدی قدم چلا تھا کہ ایک نازنگو بولے تو کُرسے سے ٹکرا اور گر گیا۔ ایٹری نے جوا کُرسے پھر اُٹھا بچنے کی کوشش کی اور دُرخانی ایک نوکرسے سے ٹکرا، ایسٹینی پڑ پڑا کرتے ہوئے کھڑا ہونے کی کوشش کرنے لگا۔ سکا نشانہ اپنے ہدف پر لپکتے لپکتے رہ گیا۔

گولی لوہی کے سر کے پاس سے سنسنائی ہوئی نکلی اور اُس کے قریب سینٹ کی دیوار میں گھس گئی۔ گولی گھنے سے دیوار کا پلاسٹر ٹوٹا اور اُس کا ایک ٹکڑا لوہی کی بایں آنکھ کے نیچے جا گرا اور خون بہنے لگا، لوہی نے رومال نکال کر چہرے پر رکھا اور جھکا جھکا گے جھانکے ہوئے دکان کے عقبی زینے سے آخر کار ایک تنگ سی گلی میں آ گیا۔ اور پھر وہاں سے کبھی درمیں کبھی بائیں گھومتے اور کبھی کسی دکان یا مکان کی چھت سے گزرتے ہوئے آخر کار وہ اوسٹیل کے بورڈنگ ہاؤس پر پہنچ گیا۔ اُس وقت تک اُس کے چہرے کے زخموں سے خون بہتا نہیں ہو رہا تھا۔ اُس نے خون کا دھبہ تیار ہوا رومال جیب میں رکھ لیا اور اندر داخل ہو گیا۔

احمدیہ ایک ملحق ہوئی آرام گزری پر بیٹھا میناٹے سے بات کر رہا تھا جو ابھی ابھی بچپان تھا، بلوکی نے میناٹے کو پہچانتے ہی اپنا رولڈ اپنی سپلنڈ کی بہ پ پکٹ میں رکھ لیا اور آگے بڑھا۔

”بہنہ! اے لئے ایک مہری خبر ہے پوکی!“ اوسیلہ نے اُسے دیکھتے ہی کہا اور سہر میناٹے کی طرف دیکھا کہ وہ پوکی کو بھی دیکھ رہی ہے۔
بتلائے، جو اُسے سنا چکا ہے، میناٹے نے مختصر الفاظ میں انرلو رٹ پر

جو کچھ کہتا تھا پوکی کو تیار دیا۔

”تو وہ گورا آدمی چپکا ہے؟“ پوکی نے سب کچھ سُننے کے بعد کہا۔ مینا نے نشانات میں سر ہلایا۔

”اور تھکا؟“

”جلی کر تیار ہو چکی ہے!“

”اور وہ مڑی؟“

”میں نے اسے مائل علاقے کے شروع ہوئے ہی

ترک سے اُتار دیا تھا، وہ کسی طرف چلی گئی۔“

پوکی کچھ دیر کھڑا سوچتا رہا، وہ سوچ رہا تھا کہ کیا وہ

رقم بھی بھار کے ساتھ چلی گئی، یا پھر مڑی کے پاس ہے اور یہ سوچتے

ہوئے اُسے پانچ گنہہ آگیا اُس نے مینا نے کی طرف دیکھا۔

”تم چلے جاؤ۔“ اُس نے کہا اور دروازے کی طرف

الٹا ہٹ گیا۔

مینا نے اوسٹیل کی طرف دیکھا اور اوسٹیل آنے

سبھی سر ہلایا۔ مینا نے کمرے سے باہر نکل گیا۔ کچھ دیر تک

خاموش رہی پھر اوسٹیل آنے سے سنجیدگی سے کہا۔

”تم جلد سے طہریاں سے چلے جاؤ پوکی ابھی خاموش

ہے کہ یہ حالات اس طرح ختم ہوا ہے تیار اُتار اُتار اُتار۔“ مگر اس

ایک سیڑھی سے سب کچھ تیار کر دیا۔

”مجھے قسم کی ضرورت ہے!“ پوکی نے غور سے

موٹے انگڑیاں دیکھتے ہوئے کہا۔ ”کمرے کے ایک ہزار ڈالر۔“

اوسٹیل آنے پر جب کہ پوکی کی طرف دیکھا، اُس کے چہرے

کے تاثرات اور آنکھوں میں دیوانگی کی چمک دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ وہ

اس وقت ملک خطر میں صدمت حال سے دوچار ہے، اُسے اس

ریالٹی کا خیال آیا۔ وہ چوہن پانی نیر کی اوری دروازے میں رکھتا تھا لیکن

جیسا کہ وہ چاہتا تھا۔ نیز وہاں سے تقریباً چار گز دور تھی، اور اوسٹیل کو

وقت ایسا احساں ہوا تھا کہ اُس کی زندگی خطرے میں ہے اُسے صدمت

وہاں اُتار دیا۔ ۵۵ روپے کا ریالٹی اور یہی سمجھتا ہے۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ اگر وہ

غریب سے اُس کے ریالٹی کے عوض شے کر لیا تو پوکی اُسے نیز تک پہنچنے

سے پہلے چلے جاتا۔ مگر اس نے اُس نے سوچا کہ اُسے ترکیب سے

کام لینا چاہیے۔

”اگر مسیکر پاس اتنی رقم ہوگی تو یہ بڑی خوشی سے بہتیں

دیں دیں گے۔“ اُس نے کہا۔ ”تیار رہا پھر میرا بہترین دوست ہے۔

مجھے اپنے دوست کے بٹے سے کام آکر سرت ہوگی۔“

”مسیکر باپ کی بات سمجھو۔“ پوکی نے ریالٹی کے

ہوئے کہا۔ ”مجھے قسم دیدو!“

اوسٹیل نے نشانات میں سر ہلایا۔ اور بہت اطمینان کے

انداز میں کرسی سے اُٹھ کر مڑی کی طرف چلا۔ لیکن جن دقت اُس نے پوکی

کی جانب سے پشت کرتے ہوئے دروازہ کھولنی چاہی پوکی کا ریالٹی اور

اُس کی بیچ سے اُٹکا اور اوسٹیل نے پھر لیا کہ اُس کی ترکیب میں چل سکتی

اُس کا ہاتھ پہلی دروازے سے دوسری دروازے کی جانب بڑھا جس میں وہ

نقدی رکھا کرتا تھا۔

”مسیکر پاس صرف اتنی ہی رقم ہے۔“ اُس نے دروازہ کھول کر

ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔ ”تم جتنی رقم چاہو نکال لو۔“

پوکی نے اُسے ایک طرف ہٹایا اور دروازے کا ہاتھ ڈالنے پر

نوٹوں کی ایک موٹی گڈی نکال کر اپنی جیب میں ٹھونس لی۔ اور پھر تیزی

سے دروازے کی طرف چلا۔ اوسٹیل بالآخر حرکت خاموشی سے کھڑا

اُسے دیکھ رہا تھا۔

”یہ بات یاد رکھنا پوکی کہ میں اور تمہارا باپ گہرے دوست

ہیں۔“ اُس نے عجیب سی آواز میں کہا۔

”وہ اوپر والی دروازہ کھولو۔“ پوکی اُس کی طرف دیکھتے ہوئے

بولی۔ ”جلدی کھولو۔“

ایک لمبی لمحے تک وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھتے

ہے۔ اوسٹیل پوکی کی آنکھوں میں دیوانگی کی چمک بڑھتے ہوئے دیکھ

رہا تھا۔ بہت آہستہ آہستہ دھڑکتے دل کے ساتھ اُس نے دروازہ کھولا۔

پوکی نے دوری سے دروازے میں رکھا ہوا بھاری ریالٹی دیکھ لیا۔

”کمرے دوست ہیں۔“ اُس نے طنز پر لہجے میں کہا

اور ٹراپیڈر دبا دیا۔

فائرنگ وار پوری ملنگ میں گونج کر رہ گئی اور باہر بھی دور

دور تک سنائی دی، اوسٹیل دھڑلے سے فرش پر گر گیا پوکی اُس کے بڑھا۔

اور پانچ روپے جواب غائب ہو گیا تھا، ایک طرف پھینکتے ہوئے دروازے

سے اُتار دیا۔ ۵۵ روپے کا بھاری ریالٹی نکال لیا۔

فائرنگ وار میں گونج کر ٹراپیڈر ایک ہارن۔ جو کہ اس علاقے

کی تنگرائی کر رہا تھا، اُس کی گے سے پرنو دار ہو کر اوسٹیل کے جیبی

دروازے کی طرف تباہی مچائی، اُس کی وقت پوکی دروازے سے باہر نکلا۔

ایک ایک غصے کیلئے یہ دیکھ چکا یا کہ حاکم نہیں کہ یہ اندھن پوکی کھولو

ہے یا نہیں۔ لیکن پھر پوکی کے ہاتھ میں ریالٹی اور دیکھ کر اُس نے ریالٹی نکال

لیا لیکن پوکی اُسی ایک لمحے کی چمکی ہٹ سے فائدہ اُٹھا چکا تھا اُس کی

گوئی ایک کے شانے میں گٹھن گئی اور وہ گر پڑا۔ لیکن گرتے گرتے بھی اُس

فائر کر دیا۔ اور اُس کی گولی پوکی کے بازو کو چھیدتی ہوئی چلی گئی، پوکی تیزی

سے عزیز ملک طلب کرنے کی ہدایت کی اور مرد اپنے خیال میں یہ سمجھتے ہوئے کہ پوکی لگی سے باہر بھاگا ہے اسے پیچھے جانے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ میناٹے بول اٹھا۔

”جناب وہ لگی کے آخری مکان میں گیا ہے۔“ اس نے کہا۔
”اور اس مکان میں اس دروازے کے علاوہ باہر نکلنے کا کوئی اور راستہ نہیں ہے۔ میں نے خود وہ مکان دیکھا ہے۔“ اس میں اوسیدہ لگی پوکی مانی رہتی ہے۔“

لیپسکی نے خود سے میناٹے کی طرف دیکھا، وہ سچ رہا تھا کہ کیا وہ اس انڈین پر اعتبار کر سکتا ہے۔ وہ جانتا تھا کہ اس کی علاقے کے تمام انڈین ایک دوسرے کی طرف لڑی کر اپنا پناہ فرض سمجھتے ہیں، اس نے یہ کوئی چال بھی ہو سکتی ہے جس کا مقصد پوکی کو بھانسنے کیلئے مزید وقت فراہم کرنا ہو سکتا ہے۔

”اس نے مسیحا باس کو قتل کر دیا ہے۔“ میناٹے نے یوں کہا جیسے وہ لیپسکی کے خیالات سے باہر ہو گیا تھا۔ وہ پاگل ہے اور دوسروں کے تحفظ کیلئے اس کی گڑ خاری انتہائی مزید ہے۔ وہ اس مکان میں گیا ہے۔“

”تمہیں یقین ہے کہ مکان میں باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے؟“ لیپسکی نے پوچھا۔ میناٹے نے اثبات میں سر ہلایا، اسی وقت دو اور پولیس آفیسر بھی میں داخل ہوئے۔ لیپسکی نے ان سے کہا کہ وہ الیک کو سنبھالیں اور اینڈری کو ساتھ لے کر مکان کے دروازے کی طرف چلاؤ۔ ایک لمبے لمبے کھلے دروازے کے سامنے دسے لیپسکی اس کے چہرے، دروازے میں پوکی کے بازو سے پہنچے والا خون جگر جگہ پوندوں کی شکل میں گرا رہا تھا اور یہ بوندیں ٹیڑھیں بچی موجود تھیں۔ لیپسکی نے پیچھے ہٹتے ہوئے اپنا ریفریکٹ کیا لیپسکی نے اسے رابطہ قائم کرنے ہوئے اب تک کے حالات کی رپورٹ کی اور پوچھا کہ پوکی اس وقت ایک مکان میں چھپا ہوا ہے۔ ”ہم نے تقریباً اسے گھیر لیا ہے۔“ وہ آخری بولا۔ ”میں ادرائینڈی اور چاچا ہے۔“

”کیا وہ کسی طرف سے فرار ہو سکتا ہے؟“ ٹیرل نے پوچھا۔ ”نہیں۔ اس مکان میں کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔“
”تیرل، ابھی تک ہلاؤ۔“ ٹیرل نے کہا۔ ”اور جیسے ہی سننے کا انتظار کرو۔“

لیپسکی کی کیشانی پرل پر گئے، اسے سیکر کا کہنا یاد آگیا۔ جس نے کہا تھا کہ وہ لیپسکی پرل کی گس خطے میں تیرل نے دے، اس نے ٹیرل سے کوئی کہا کہ وہ انتظار کرے گا۔ لیکن ریفریکٹ کا سوچ آن کرے اینڈری کی طرف دیکھا اور دونوں ساتھ ساتھ آگے پیچھے ٹیڑھوں پر

سے گھبرا اور اندھا ڈھنگ میں بھاگ نکلا، بازو کی تعلیم نے اسے بے چین کر دیا، زندگی میں پہلی مرتبہ اس نے سوچا کہ خوف کیا چیز ہوتی ہے اور وہ بکھلا اٹھا۔ وہ لگی کے آخری سرے پر ایک دوسرے مکان میں گھس گیا، اس کے سامنے ایک تنگ سی راہداری تھی جس میں ایک ریزن بھی واقع تھا، وہ دو دو ٹیڑھیاں یہ ایک وقت بھانسنے ہوئے اور چڑھ گیا۔ اس نے دائیں جانب ایک دروازہ تھا، لیکن کوئی نہیں ہوتی تھی پوکی نے سمجھ لیا کہ وہ چھس گیا ہے۔ کوئی چینی بارش دان ہوتا تو وہ چھت پر پہنچ سکتا تھا، اسی وقت دروازہ کھلا، پوکی نے اپنا اور اوسیدہ لگی لیا لیکن دروازے سے نکلنے والی ایک اینڈین لڑکی تھی، وہ پوکی کے ہاتھ میں رہا اور دیکھ کر گھم گئی، وہ دونوں چند لمحوں تک ایک دوسرے کو دیکھتے رہے، خون پوکی کے بازو سے پیار بہہ رہا تھا۔

”اس پر پتی ہلاؤ دو۔“ پوکی نے لڑکی سے کہا۔ ”ہلادی!“ لڑکی نے اثبات میں سر ہلایا اور واپس کمرے میں چلی گئی، پوکی اس کے پیچھے تھا۔

جب پوکی نے میناٹے سے باہر جانے کے لئے کہا تھا تو میناٹے نے اس سے بدتریں نکل گیا تھا، اس نے اپنے باس کے سامنے میں خطرہ محسوس ہوا تھا اس نے وہ دوسرے کمرے میں جا کر بیٹھ گیا، لیکن اس نے فائری آواز سنی تو سمجھ گیا کہ اس کا اندازہ غلط نہیں تھا، وہ دوڑ گیا، اس نے راہداری میں پوکی کو عبثی دروازے کی طرف بھانسنے دیکھا، لڑکی بڑی سے کمرے میں داخل ہوا، لیکن اوسیدہ لگی لاش پڑی دیکھی، فوراً ہی لگی سے دو فائریوں کی آواز سنائی دی، وہ ہلادی سے عبثی دروازے کی طرف دوڑا، میناٹے نے الیک، بارن کو گرتے اور پوکی کو آخری مکان میں گھسے دیکھ لیا، اس نے دیکھا کہ فائری جاسوس کھڑا ہونے کی کوشش کر رہا ہے، اگر اوسیدہ لگی پوکی نے قتل نہ کیا ہوتا تو میناٹے ایک لمبے لمبے چھپا اسے خلاف نہ سوچا لیکن اوسیدہ لگی کو جان سے مارنے کے بعد پوکی نے اس تحفظ کو ختم کر دیا تھا، جو ایک اینڈین دوسرے اینڈین کو دینا اپنا فرض سمجھتا تھا۔

میناٹے بھاگ کر الیک کے پاس پہنچا، اس وقت لیپسکی اور اینڈری لگی میں داخل ہوئے، اینڈری میناٹے کو نشانہ بنانا چاہتا تھا۔ لیپسکی نے یہ کہہ کر اسے روک دیا کہ پوکی نہیں ہے، پھر اس نے میناٹے کو ہلاتے ہوئے الیک کو سنبھالا۔

”کیا تمہیں کوئی گہرا رخم آیا ہے؟“ اس نے پوچھا۔ ”نہیں!“ الیک نے کمزور آواز میں جواب دیا۔
”لیپسکی نے اینڈری سے الیک کی دیکھ بھال کرنے اور ریفریکٹ

چڑھنے لگے۔

انٹرن لڑکی مانی نے پوکی کے بازو پر پٹی باندھ دی جس وقت وہ پٹی باندھ رہی تھی پوکی ستر پر بیٹھا ہوا کمرے کے چاروں طرف دیکھ رہا تھا، کمرے کا دروازہ ابھی تک کھلا تھا، ستر کے ایک جانب دیوار پر بڑی سی صلیب لٹک رہی تھی، پوکی صلیب کی طرف دیکھتا رہا، پھر اس کی نظر پر احساس گناہ کے ساتھ دوسری طرف ہٹ گئیں، اس صلیب نے اسے اپنے باپ کی یاد دلادی اور اسے وہ دن یاد آئے جب وہ اور اس کا باپ حرج جاگروٹال کے پاکیزہ روحانی ماحول میں گھنٹوں کے بل تھک کر عبادت کیا کرتے تھے۔

”تم پوکی تھوڑو؟“ مانی نے کہا۔ ”مسٹر دلاو کے گہرے دوست کے بیٹے کیوں ہے نا؟“ وہ پٹی باندھ کر ایک طرف ہٹ گئی اور پوکی کو خور سے دیکھتے ہوئے پھر بولی۔ ”تم مسٹر دلاو کے پاس چلے جاؤ، وہ تمہیں اس مصیبت سے مزبور کیا ہیں گے۔ وہ کبھی کسی مرد سے گریز نہیں کیا کرتے۔“

”تمہارے دادا؟“ پوکی نے حیرت سے کہا۔ ”اوسٹرا ہتھارا دادا ہے؟“

”ہاں!“ مانی نے اثبات میں سر ہلایا۔ ”تم ان کے پاس جانو، وہ تمہاری مدد کریں گے۔“ پوکی کے دمک چپٹیں مایوسی اور دل پر فزغ کی ہری دھڑ گئی، وہ ایک طویل مدت سے محسوس کر رہا تھا کہ اس کے ذہن میں کوئی نہ کوئی خرابی ضرور ہے، لیکن اس نے یہ یقین کرنے سے انکار کیا تھا کہ وہ خود اپنی قوت ارادی سے اس خرابی کو دور کر دے گا، لیکن اب اسے احساس ہو رہا کہ واقعی ذہنی طور پر بیمار ہے، آخر اس نے اوسٹرا کو قتل کیوں کیا؟ اب اسے اس بات کا احساس ہوا کہ اگر وہ اوسٹرا سے خود کو کہیں چھپانے اور پناہ دینے کیلئے درخواست کرتا تو اوسٹرا ضرور اسے کسی ایسی جگہ پناہ دیتا جہاں وہ بالکل محفوظ ہو جاتا۔ وہ عاشق بن چکا سوچ رہا تھا، اس کے بازو میں درد ہو رہا تھا اور دیوار اور اس کی گونجوں رکھا تھا اور اس طرح بیٹھے ہوئے اسے یہی آپہنسیں ہو گیا تھا کہ کیا اس کے زندگی کے آخری لمحات میں وہ مجبور گیا کہ اب کوئی اس کی کچھ مدد نہیں کر سکتا۔

مکان کے نشیہ کی دوسری سیڑھی بالکل خستہ پور ہی تھی جب پوکی اور دو دوطرفہ جہاں چڑھتا ہوا یا تھا تو اسی وقت سے وہ اس سیڑھی پر چڑھنے سے منع کیا تھا، مانی یہ بات جانتی تھی اور ہمیشہ اس سیڑھی سے بچتا اور اپنی تھی یا اپنے بھائی تھی، لیکن یہ سیڑھی کی بات

معلوم نہیں تھی جیسے ہی اس نے دوسری سیڑھی پر قدم رکھا، سیڑھی اس کے وزن سے ٹوٹ گئی اور اگر کسی کی نے فوراً خشکے کو نہ پکڑ لیا ہوتا تو وہ ضرور گر جاتا، اس نے سمجھ لیا کہ اس شور سے بجا اس کی موجودگی راز نہیں رہی ہوگی، وہ تیزی سے اوپر چڑھا اور دیکھا کہ اس کی داہنی جانب ایک کمرہ واقع ہے جس کا دروازہ کھلا ہوا ہے، اس نے اینٹری کو کھینچ کر اپنے کا اشارہ کیا اور خود دیوار کے ساتھ چپک گیا۔

جس وقت سیڑھی ٹوٹی تو اس کے ٹوٹنے کی آواز نے پوکی کو چڑکا دیا۔ اس نے علیحدگی سے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے اپنا دیوار پر اٹھا لیا، مانی نے اس کی آنکھوں میں گہری مایوسی کی۔ جھلمک دیکھی۔ اور علیحدگی سے ایک طرف ہٹ گئی۔ پوکی نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر نوٹوں کی گڈی نکالی۔

”مجھے افسوس ہے۔“ اس نے لڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”میں بہت بیمار ہوں۔ شاید میرا ذہنی توازن ٹھیک نہیں ہے، اب یہ قسم تمہاری ہے۔ میں نے... میں نے تمہارے دادا کو گول مار دی ہے۔ یہ قسم اس کی تھی، میں نے اسے چھین لیا۔ اب تمہاری ملکیت ہے۔“

دیوار کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے لیسپی کی باتوں کی آواز سنی اور رک کر کان لگائے۔

مانی نے نوٹوں کی مرنی گڈی کی طرف دیکھا، پوکی نے گڈی ستر پر پھیلا دی تھی مانی نے اپنی پوری زندگی میں کسی اتنی رقم نہیں دیکھی تھی اس کی آنکھیں حیرت سے کھلی گئیں۔

”کیا یہ سچی ہے؟“ اس نے پوچھا اس کے ذہن میں یہ شائبہ خیالات ابھر رہے تھے، اگر یہ دولت سچ ہے اسے لمبے تو اس کی نظر کا ایک نیا پیمانہ شروع ہو سکتا ہے۔

”اسے اٹھا لو!“ پوکی بولا۔ ”کیا سچ اٹھا لوں؟“

”میں نے تمہارے دادا کو قتل کر دیا ہے۔“ پوکی نے کہا، مگر اسے احساس تھا کہ مانی اس کی بات نہیں سن رہی ہے، اس کی پوری توجہ نوٹوں پر مرکوز ہے۔ پوکی نے اپنے دل میں نفرت کا مزہ بھرا ہوا ہونے محسوس کیا۔

”اسے اٹھاؤ اور کمرے سے نکل جاؤ۔“ اسے تیزی سے کہا، مانی نے گڈی اٹھا لی اور بھاگتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی، لیسپی نے اسے بڑکھانے کی طرف دھکیل دیا اور اینٹری نے علیحدگی سے مانی کے منہ پر ہاتھ رکھ کر نکلنے والی جگہ کو روک دیا۔ کمرے کے اندر ستر پر بیٹھے ہوئے پوکی نے دروازے



تہولت کی قیمت

تہولت کی قیمت

سابقہ شبہ آلودہ

کی عمر اس وقت پندرہ سال تھی۔ وہ اپنے والد میر محبوب علی خان کے ساتھ پانچ سو روپے فوم کا بلیو دیکھ کر
تھے۔ ان کے ساتھ تین سلطنت ہمارا پر سرگت پر شاہ کے علاوہ دیگر ایک سلطنت اور اسیان دریا بھی ہوئے
تھے۔ قریب ہی ایک عرب سا پاکی مال کا بچہ ہاتھ میں بیل کے ٹکڑے تھا۔ میر علی خان نے بیل دیکھ کر اپنے
بیل کی تربت والد سے فرمائش کی کہ یہ بڑھ ہیس لے دیجئے۔ چنانچہ غلام کشیان نظام نے اس کے بیل کا کوڑا اُس نے دینے سے انکار کر دیا۔ میر
نے ایک سو روپے کا لاٹ دیا، جو بچہ پھر بھی نہ مانا۔ آخر بڑھتے بڑھتے یہ سودا دس ہزار روپے کی گراں قدر قونک چاہی پانچ سو روپے چھتے جس
کے دل میں دس ہزار تو تھا، دنیا کی بادشاہت بھی بیچ تھی، اس قسم خطر کے خوف بھی اس شبہ بال پر کی حفاظت پسند نہ کی۔
عجب اہلکار کا تھوڑا۔ ادھر فرد سال ولی میر سلطنت کی دل کشی کا خیال، ادھر تربت کے ایک معمولی فرد کے ولی تربت کا احترام پر نظر
مرا کر نظام اچھی اس شخص میں تھے کہ ہمارا بچہ پر شاہ کے بڑے اور نہایت ادب و احترام سے حق کی طرف سے کلمہ پڑھ دے، بیل کو روپے کی تربت کا
جانے۔ اس کو کوئی کھانے کی چیز نہ کھانی جائے۔ یہ بچہ کہ ہمارا انگلیسی نے ایک ڈبے سے بکٹ نکال کر تو دیکھا، تھوڑی سی بچہ دیکھ رہا تھا۔ عداوا لہال
نے پوچھا کیا تم بکٹ لوگے؟ بچہ نے نہ تو بکٹ نہ نہایت آہستہ اور شرمیلی آواز میں سر جھکا لیا۔
میں ایک سو دو گرام چھیدہ دیر اپنی عداوا دہانت کے باعث ایک ایسے عمدہ کوئل کرنا تھا جسے دو کوئلے کے قاضی الامانات کا
کانہ نہ تھیں میری عاجز تھا۔ دوسرے لمے میں ہمارا بچہ نے کہا: بہت اچھا، اگر بکٹ لیا ہے تو بیل میں دے دو۔
بچہ نے بچے پیدار کی نظروں سے بیل کی چھٹی ہوئی آنکھوں اور خوبصورت بڑوں کو دیکھ کر دل کی دھڑکی کا بھی جائزہ لیا اور پھر نگاہ اٹھا کر ہاتھ
کشی پر شاہ کے ہاتھ کی طرف دیکھا جس کی دوا انگلیوں کی گرفت میں ایک لڑکے بکٹ تھا۔ بچے کا چہرہ تھا اٹھا۔ وہ بچہ نہیں اور عزیز ہند کی جوانی کے
خیال نے غیر محسوس طور پر اس کی پیشی نکاد کر دی اور ایک قدم آگے بڑھ کر اس نے بکٹ لیا اور لڑتے ہوئے ہوتوں سے ٹکڑو کو مرانا تھا ہمارے
سرکش پر شاہ کی طرف بڑھا دیا۔ بچہ بکٹ کھا رہا تھا، ہمارے اس کی آنکھیں میر عثمان علی خان کے ہاتھ اور اُن کے ہاتھ پر جسے کوڑی جرت سے کب بکٹ
معاذ ختم تھا۔ یہ کوئی جیت ادا کر کے ملو جس میں غریب کی مایگی تھی، جو محض نظام کو رہ کے بولے بچے کا خیال ادا تھا۔
آخر اپنی قریب اہل قاضی اور نظری دھم سے مجبور ہو کر سبیا چوں کے ہاتھ بکٹوں کا ڈنڈا اور دی چوڑو پیدہ اُن کے بچے کو کھجوا دیا۔
جس کے منظر والدین اہل حضرت کی ایک جنٹیل سے اُن کی آن میں دنیاوی تعزوات سے آزاد ہو گئے۔



اس کی تہینے کی بلے تو تھیں جانا ہے۔ لیکن اب اُسے احساس تھا کہ
اس کی موت اچھی آسان نہیں ہوگی۔ ایک دم سے اُس کی نظر لپیک کے
سانے بڑی چمکے کی کھڑکی سے دھوپ آنے کی وجہ سے فرش پر
پڑ رہا تھا۔ لپیک کی اسی کھڑکی سے ٹکے میں داخل ہوا تھا اور اُس نے پلٹتے
نگاہوں سے دیوار پر لپکی ہوئی صلیب کی طرف دیکھتے ہوئے اشارہ
۴۵ پورے کے ریلواریں مال اپنے نہیں میں رکھ کر ٹرانزیکٹر دیا۔

کی طرف مجبور ایگر اس کی نظری جیسے خالی خالی سی نظر آرہی تھیں اس کے ذہن
میں ماضی کی مختلف تصویروں کا کجبر نہیں۔ کلب کی ملازمت —
اس کے والد کی مفلسی — کلب کے دولت مند ممبر — جو غریب انگریزوں
کو شدید نفرت و حقارت کی نگاہوں سے دیکھتے تھے۔
پوکی نے اکثر موت کے بلے میں سوچا تھا اور اُس کے
ذہن میں مرنے کا سب سے اچھا طریقہ تھا جس طرح ایک لپیک جب